



DELHI UNIVERSITY  
LIBRARY

DELHI UNIVERSITY LIBRARY SYSTEM

Cl No 0161,3M14,18

168N20.2

Ac No 313290

Date of release of loan  
29.9.78

This book should be returned on or before the date last stamped below

An overdue charge of 10 NP. will be charged for each day the book is kept  
overdue.

---



# شام جوانی

حصہ ثانی

مسٹر رینالڈس کے ایک دلچسپ ناول کا ترجمہ

جو

لکھنؤ کے مشہور رسالہ خدنگ نظر کے ساتھ شائع ہو کے

ایک غیر معمولی شوق اور دلچسپی کے ساتھ دیکھا گیا

ماہنامہ

کیسری داس پیپر ٹرنڈنٹ

نوٹیکس پریس لکھنؤ میں چھپ کر شائع ہوا

۶۱۹ ۲۰



اطلاوع۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ مسلسل وافر قیمت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے علوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ازلان ہے اس کتاب کے تیغ جو ساوے ہیں ان میں بعض کتب ناول مغرب دل اور دو کے درج کر کے نیک تاکہ جس فن کی یہ کتاب سچاس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو اکاپی حاصل ہو۔

نام کتاب	نام کتاب
شمس و قمر	کتب ناول مغرب دل اور دو
التمش	تسخیر کا عیار
چابک سوار معشوقہ	مارگیرٹ
بادشاہ سلامت	چندر کانتا - ہر چار حصہ
خلق مجسم	غوش نصیب
گنجینہ سراغ رسانی کامل -	لال کپتان
در بار او وعدا دل	ناشاد
راز عشق کا ڈاکو	313290
ماتا	ہم خراب و ہم ثواب
مشورہ قیصری	بنی انیلی
وقایہ نادری	حرمان خانم
ناول زن مرید	طویلہ کی بلبلد کے سر
فسانہ دو جہان	فریب نیرنگ
ہنگالی دلہن - ناول دیوی چودھرائی	طلسم نارنج
بابو نیلم چندر چٹرجی کا ترجمہ مترجمہ	مربع نریسا
نشی جوالا پرشاد صاحب برق بی بی	خوبی صمت
سب جج -	یو ایس
معشوقہ قمرنگ - مولفہ بابو	جوش خون
جوالا پرشاد صاحب -	شام جوانی - ہر دو حصہ



اشعار لکھنے والے کی تاریخ

تاریخ

بیرہ روز

تیر چار دن سے سا ایلوڑن اور میں ان سے  
ان کے ایلوڑن سے

میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ میں کو آپ اپنا نام  
بندھ کر لے کر اپنے لئے لے کر لے کر لے کر

میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ میں کو آپ اپنا نام  
بندھ کر لے کر اپنے لئے لے کر لے کر لے کر

میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ میں کو آپ اپنا نام  
بندھ کر لے کر اپنے لئے لے کر لے کر لے کر

میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ میں کو آپ اپنا نام  
بندھ کر لے کر اپنے لئے لے کر لے کر لے کر

میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ میں کو آپ اپنا نام  
بندھ کر لے کر اپنے لئے لے کر لے کر لے کر

میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ میں کو آپ اپنا نام  
بندھ کر لے کر اپنے لئے لے کر لے کر لے کر

رہتے تھے۔ دروازے پر دستک ہونے سے  
 اموجن اپنے محل خوش کن خواب سے جھکی  
 دوسرے گئی کہ یہ لانسلاٹ کی دستک نہیں ہے  
 میرے اُسے خیال گذرا کہ ٹھیکر کی بھولیوں میں  
 مس لائس ڈنٹن یا سیدنا کس۔ در لائس  
 کے لئے آئی ہو، لیکن جب کسی مرد کی آواز مسموم  
 بھولی توڑنے سے دروازے کی طرف کان لگا دی  
 اور جیسے ہی اجنبی اور خادمہ کی گفتگو اس  
 مقام تک پہنچی جہاں سے ہم چھڑائے  
 ہیں، اموجن نے مکہ کا دروازہ کھول  
 کے فنی سے کہا: ”آج کو اندر تشریف لائیں“  
 اجازت ملنے پر اجنبی مکہ کے میں  
 داخل ہوا، اور تھوڑی دیر کے بعد اسکی نگاہیں  
 نمون کے جگہ گاتے ہوئے چہرے اور نازک  
 سا پر ٹھہریں، اس کے بعد مناسعہ مسموم  
 کی طرف منتقل ہو گئیں جبکی بھولی بھولی حرکتوں  
 سے اسے کوئی خاص دلچسپی معلوم ہوتی تھی  
 بہر کیف اس کے عام ہر تاؤ، اموجن سے کلمہ عقد  
 مودب اور لڑکی سے کلمہ عقد شفقت آئیں  
 سے کوئی اس کے حق میں ایک عمدہ تر  
 پیدا ہوا۔ تھوڑی دیر تک وہ لڑکی کو اس  
 نو بہت سے دیکھتا رہا گو یا مکہ سے میں میرا  
 شخص موجود ہی نہیں، اس کے بعد بیک ایک  
 اموجن کی طرف مخاطب ہونے کے بولا: ”  
 آپ ہی کا نام مس ہارٹلیٹھ ہے؟“

اموجن نے گردن کے اشارے سے  
 اقبال کیا اور اسی وقت اس اجنبی کی  
 نظر اس تصویر کی طرف اٹھ گئی جو دیوار پر  
 لگی ہوئی تھی، اور جس میں اموجن تھیکر کا  
 لباس زیب تن کیے ہوئے بالکل بری  
 معلوم ہوتی تھی۔

اموجن اس اجنبی کو اتنا کہتے ہوئے  
 سن چکی تھی کہ دین کسی ضروری کام سے  
 آیا ہوں، اور جو کہ اس وقت اس کے دل میں لانسلاٹ  
 ہی لانسلاٹ لپسا ہوا تھا لانسلاٹ سے خیال گزرا  
 کہ یہ لانسلاٹ کا کوئی عزیز قریب یا ہمارا  
 دوست ہے جسے اس کے کچھ پیام دینے  
 میرے پاس بھیجے۔

اموجن ”دخاب! کیا میں یہ دریافت کر سکی  
 جرات کر سکتی ہوں کہ آپ نے مجھے کس ضرورت  
 سے سرفراز فرمایا ہے۔“

نوجوان ”مس ہارٹلیٹھ! کیا آپ مجھے  
 نہیں جانتیں؟“

اموجن ”منجوب ہو کر“ ”رچی نہیں تو“  
 نوجوان ”بہتر ہے کہ میں آپ کو بتا دوں آپ  
 ایسی مہلان سے صاف ہی صاف گفتگو  
 مناسب ہے کیا آپ ڈیپرفرٹ آرڈر  
 سے واقف ہیں؟“

اموجن کے چہرے پر ایک ہلکی سی مڑی  
 دوڑ گئی اور اس نے گہرا کہا: ”میں

میں بندھ سکتے تھے، بھلا مجھ ایسی غریب  
ڈیوڑھی آف آرڈر سے کیا تعلق ہے؟

نوجوان تم بہت ہی ہوشیار عورت ہو لہذا

میں تمہاری اس ہوشیاری کا دل سے  
ممنون ہوں۔ اچھا سنو! میں ڈیوڑھی آف آرڈر سے

ہوں !

اموجن (بھمک کے) دو آپ ؟

نوجوان۔ (دسکر کے) دریاں میں ! اور

سوخت میں، اس غرض سے آیا ہوں کہ میری

سیکرٹ کا راز پوشیدہ رکھنے کے لیے جو شرافت اور

ایمانداری تم نے برتی ہے اسکا دلی شکریہ

(اموجن دبات کاٹ کے) آپ کی سیکرٹ کا راز ہے،

نوجوان دو!۔ ڈیوڑھی آف آرڈر سے کاراز ہے،

اموجن۔ آپ سر سے ہوش اڑا کر دیتے

ہیں۔ کیونکہ آپ کو یہ ایسی چال چل چکی ہیں

جو میری سمجھ میں نہیں آتی۔ آپ ان سیکرٹ کا ذکر کرتے

ہیں جن سے میرے فرشتے جو آتھیں نہیں، اور

نود کو اس مرتبے کا نقصان پہنچنے سے روک لیتے ہوں

نوجوان دسکر کے، سوچ واقعی؟ (ایک کلرڈ

کیسی جیسے کھال کے دو ایک کلرڈ۔ اموجن

دیکے) دو! مس بارٹینڈ ایک مرنیہ اور

مجھے اپنے نو، دوک آف آرڈر سے کہنے کی

(اجازت دو!)

اموجن دو خوش۔ ممکن ہے کہ آپ نے

کسی خاص غرض کی انجام دہی کیلئے یہ کارڈ

کیس خفیہ طور پر دستیاب کر لیا ہو۔ درحقیقت

تجرب کی بات ہوگی کہ آپ واقعی ڈیوڑھی آف

آرڈر سے ہیں؟

نوجوان۔ اب تو سیکرٹ یقین کر لو! اور

مجھے اجازت دو کہ میں تمہارا شکریہ ادا کروں؟

اموجن۔ جناب! حضور! آپ غلطی کرنے

ہیں۔ بالفرض آپ ڈیوڑھی آف آرڈر سے

ہی سہی؟ (اموجن دو چیزیں صاحبہ سے بالکل واقف

نہیں ہیں)

ڈیوڑھی دو! مس بارٹینڈ تم مجھے شرافت ہو تمہارا

محض شرف کا بنایا گیا ہے۔ تم جانتی ہو کہ یہ لڑکی

میری سیکرٹ کی اولاد ہے؟

اموجن۔ (انکھیں پھاڑتے) دو! یہی سیکرٹ کی

اولاد ہے واہ! اپنی تو میری اولاد ہے؟

ڈیوڑھی دو! مجھے معلوم ہے کہ تم نے اس وقت کہ

گوارا کر لیا ہے کہ تمہاری اولاد میری ہیں یہ

بھی دانتا ہوں کہ تم اس لڑکی کو بھرتی کرنا

میرا سنی حقیقی مانگی محبت بھی اس کے آگے ترجیح

دے دو جو مجھ سے سب باتیں کہ چکے ہیں؟

اموجن۔ (دیکر کے) ہوسے تیوروں سے

مضمون لکھو یہ دالاکیاں۔ یہ باتیں کہ اپنی

بیاتہابیوں کے شہرت سے خود نکال افسانے

تصنیف فرمائیں۔ اگر آپ ان بیاری سے

ایسے ہی برفاسہ ظاہر ہیں اور اپنا بیچارا

دہاتے ہیں تو مردانہ وار کوئی صاف طریقہ اختیار





بڑی رقم ہاتھ سے بچھانے پر ذرا بھی نہیں ہے  
 ڈیوک۔ دو دن اسے سے بٹ کے اموجن  
 یہ تیسری مرتبہ میں تمھاری خوبوں کا بھرتا  
 کرتا ہوں۔ میں نے تمھارا سخت، ماسخت  
 امتحان لیا اور تم پوری ترین۔ نیرلاب  
 اسے بڑھو! ”  
 اس کے بعد ڈیوک نے ایک  
 خط اموجن کے ہاتھ میں دیا، جسے اُس نے  
 کسی قدر تامل کے بعد لیا، اور کھوکھڑا تو  
 ذیل کی عبارت درج تھی۔  
 ۲۶۔ میں نے تمھارے  
 مبارک اموجن،  
 ”میرے عزیز ڈیوک لائین کے۔ بھائی  
 باتین سلوم ہیں۔ وہ عیسائی ہیں۔ تمھارے  
 ہے کہ ذات ہو، تمھارا شکریہ ادا کریں اور بھائی  
 مسلک بھی ہوں۔ جب میں تم سے آخری  
 مرتبہ ملی ہوں تو ایک ہزار پاؤنڈ تمھاری  
 کرنا چاہتی تھی، مگر تم نے میرے ہاتھ سے کوئی  
 رقم قبول نہیں کی۔ میں امید کرتی ہوں کہ اس  
 شہر کے ساتھ ایسا ہوتاؤ نہ کرو گی۔ کہو نہ کہ اگلی  
 عین مناسبت پر تمھیں اس قبل کر دیں گی۔ یہاں  
 ایسی کی پرورش جس طرح تم لے رہی ہو۔  
 کبھی چاہتا ہے کہ نہ ہو۔  
 وہ تمھاری عمر بھر میں رہے وہی  
 ”میں میری چیز آف اٹھاتا۔“

ڈیوک۔ ”ابو لیون ایک دین سے کتنا بھلا ہے“  
 ”اموجن“ ”جی ہاں“  
 ڈیوک۔ ”اسی دیر ناسخ انکار کیا ہے“  
 ”اموجن“ ”میں سمجھتی تھی کہ اس میں کوئی  
 غریب ہے اور حضور کوئی جلال پھیلاتے ہیں۔“  
 ڈیوک۔ ”مس ہارلیٹ! تمھارے اطوار  
 بہت ہی پسندیدہ ہیں۔ اب مجھے کوئی خوف  
 نہیں، کیونکہ میری سیکم کا از تم ایسی راز دار  
 کے پاس محفوظ ہے۔“  
 ”اموجن“ ”پر جو شش انداز سے“ ”اور میری  
 وجہ سے یہ راز افشا ہو جائے تو میں خود کشتی  
 کر لوں گا!“  
 ڈیوک۔ ”وہ کیا تم اس لڑکی سے بہت باتیں کرتے ہو؟“  
 ”اموجن“ ”بہت! گویا وہ میری حقیقی اولاد ہے۔“  
 ڈیوک۔ ”وہ تو اب لے کے پوچھنے کی بالکل  
 ضرورت نہیں کہ تم سے کسی دوسرے مقام پر  
 ہٹا دینا پسند کرو گی، اور ہر طرح تم کسی بہت سے  
 سبکدوش ہو جاؤ گی؟“  
 ”اموجن“ ”لڑکی پر محبت بھری نگاہ ڈال کے،  
 ”یار! غلام لکڑے کر میں ایسی کو اس نظر سے  
 دیکھو،“  
 ڈیوک۔ ”خیر جب تم اس لڑکی کو اپنے ہی  
 پاس رکھنے پر آمادہ ہو تو کم از کم مجھے اُس  
 حد کے اتفاق کی اجازت دو جو میں دیکھنے سے  
 رنجیدہ ہوں اس قصہ یہ ہے کہ ایک روز

ڈیوگ وہ ہیں، بلکہ بہت اچھے بالکل حقیقت  
میں بھی ایسا ہی تھا،

اموچن یہ لہذا اس سے اچھے کپڑوں کی  
اُسے ضرورت نہیں۔ ہمارا مان غیش بھرت  
ہے کہ وہ اس سے واقف ہی نہ ہونے پائے،  
معمولی راحت و آرام اُسکے لیے اب بھی دیتا  
ہے۔ رہی مین، تو مین بھی موجودہ حالت پر  
قانع ہوں کم از کم اُسوقت تک جب،،  
یہاں تک ہوں گے، اموچن کے چہرے پر  
شرم و حجاب کے آثار دھڑکنے اور وہ  
کھینچنے لگے رک گئی ڈیوگ فوراً تار گیا کہ کسی  
ایسے شخص کے خیال نے اُسے چپ کر دیا  
ہے جو اپنے دل پر غصہ اچھا ہے۔

ڈیوگ - خیر اپنے اور لڑکی کے خیال سے  
نہ سہی کسی اور ہی کے خیال سے یہ رقم قبول  
کر لو جو تمہیں سب سے زیادہ عزیز ہو۔ مان  
اب مجھے خیال آیا! ڈیوگ کہتی تھیں کہ تمہارا ایک  
بھائی بھی ہے جو بحری ملازمت کو گیا ہوا ہے؟  
اموچن - جی ہاں، جو مجھ سے بھی زیادہ  
لا پر زار ہو، اور جو اس امر کو کسیر حق قبول  
نکرے گا جب تک اس سے سارا قصہ عرف  
بھرت بیان نہ کر دیا جائے۔ اور حضور  
ہم نہیں سکتا، کیونکہ مین وہ راز اپنے سکے  
بھائی کے لیے بھی کہنا نہیں چاہتی جس سے  
ڈیوگ صاحبہ کی بدنامی ہو سکتی ہے!،،

انھوں نے مجھ سے مین ہزار پاؤنڈ کا چک طلب  
کیا تھا۔ اسکو کوئی پتہ نہ کہ لڑکا نہ ہوا  
ہو گا۔ لیکن ایک تبریر سے مین نے اُنکی  
اتنی بڑی رقم تلف ہونے سے بچا دی۔ یا  
یہ سمجھ کر وہ اُنہی پر دن سے کھل گئی۔  
اموچن (مستقرانہ تیور دے کر) "وہی؟"  
ڈیوگ - یہ مین ہزار پاؤنڈ ایک ایسی  
مہین جاتے تھے جو نہ بے مرغوب تھی نہ چیز  
کو، اب اس رقم کو ہم لوگ ایسے کام میں صرف  
کرنا چاہتے ہیں جو وہ فون کو بالکل پسند ہے  
لیکن یہ روپیہ تمہاری خریدا جائے گا

اموچن کو ہنوز اس رقم کے قبول  
کر لے مین تامل تھا، اور اگرچہ اُس نے پورا انکار  
نہیں کیا تھا تاہم وہ نیم راضی ہو چکے اُنہاں سے  
گردن ہلا کے چپ ہو رہی۔

ڈیوگ - اب تمہیں یہ رقم قبول کرنا  
چاہیئے۔ یہ بینک کے نوٹ حاضر ہیں،  
کسی کو کانون کاں خبر نہ ہو گی کہ تم نے یہ دولت  
کہاں سے پائی؟ تو کرسی چھوڑ دو، ایک سال  
مکان کو یہ پر لو۔ عیش و عشرت کے سامان  
ہتیا کر، اور اپنی پیاری امینی سے سب سے  
عمرہ عمرہ کپڑے بنواؤ،،

اموچن (نہایت ہی غیورانہ انداز سے)  
"وہ نہیں! مجھے اسکی ضرورت نہیں!  
سیری لڑکی اب بھی بڑے بڑے نہیں ہوتی"





اُس نے ہر کھا لیا، یا کسی قلبی بیماری  
میں ہلاک ہوا جیسا کہ عام خیال ہے!“  
سلو سٹر: ”خوب شد: مجھے اگر  
کچھ ملال ہو تو اس بات کا کہ اس  
گنجت کو اسی وقت مرنا تھا جب -

کیسی: ”بات کا شک: ہاں تب اُسے  
یہ تحریک شروع کی تھی کہ میں بعض شرائط پر  
اپنا وارنٹ منسوخ کرادوں“

سلو سٹر: ”اور کیا آپ راضی ہو گئے تھے؟“  
کیسی: ”بیشک! میں نے اُسے گرفتاری  
اس مرض سے کرایا تھا کہ اُس جو معاش سے  
دستاویز وغیرہ کرا لوں“

سلو سٹر: ”اچھی دستاویز کرائی۔ اس میں  
شک نہیں کہ اگر اُس گنجت کو کوئی قلبی بیماری  
تھی تو یہ پریشانی ہی اسکی ملاکت کا باعث  
ہونی بہر کیف، اب جو کچھ ہونا تھا ہو چکا -  
میں خیال کرتا ہوں کہ آپکی بہت بڑی رقم  
دوب گئی ہے“

کیسی: ”رقم دوب گئی؟ میں خود دوب گیا  
کیا میں نے اُسکے جمل میں ہینکے سے قبل از  
دست آویز روپیہ نہیں دیا تھا؟“

سلو سٹر: ”بہتر ہے کہ میں بھی اپنی ایک غلطی  
آپ سے بیان کر دوں۔ اب اُسکے چھپاؤ  
سے کوئی فائدہ نہیں حقیقت میں بد معاش  
کنگسٹن نے مجھ سے بھی ایک ہندی

لکھوائی تھی -“  
کیسی: ”دیکھنا کہ کیا کیا؟“  
سلو سٹر: ”کیا کیا گیا؟ خدا کی مارت اُس ٹھری  
پر کہ میں نے حماقت سے ایک ہندی پر  
دستخط کرو دیے۔ لیکن وہ ہندی صرف  
ایک ہزاری تھی -“

کیسی: ”دانت پیس کے؟“ ”کم گنجت!  
بیوقوف! پاگل!“

سلو سٹر: ”میں پہلے ہی سے جانتا تھا کہ  
آپ مجھے کچا کھا جائیں گے۔ مجھے اپنی حماقت  
کا اسوقت بھی خیال تھا۔ دوسری اسوقت  
میں بالکل پاگل ہو رہا تھا مجھے خوب یاد ہے  
کہ اسوقت مجھے اسقدر نشہ تھا کہ جب میرے  
اُس ہندی پر دستخط کیے ہیں تو میرا تہ کانپ  
گیا اور وہ دستخط میرے دھندلے دماغ میں جلوہ دیتے  
کیسی: ”انوش ہو گئے؟“ ”نہیں اس کا پورا  
نہیں ہے!“

سلو سٹر: ”بیشک! لیکن آپ مجھے اسقدر  
گھور کیوں رہے ہیں؟“  
کیسی: ”کیا تھیں نہیں ہو جیسا کہ بڑی پریشانی  
سلو سٹر: ”بات کا شک: لیکن اب وہ  
کس بہرہ دہی؟“

کیسی: ”کیا وہ تمہارے دستخط کسی طرح  
نہیں معلوم ہوئے؟“  
سلو سٹر: ”انکہ مانگے کیوں ہی باقی ہے“

کیسی "ان ہی بات یعنی اب یہ ستاون  
بھی اور ستاون کی طرح جلی قرار پائی  
کیون سمجھے؟ تب وہ مہربی گیا۔ اب کیونکر  
اثابت ہو سکتا ہو کہ یہ تھا کہ یہی تختہ بین؟  
سلو مشر "اچھا اشارہ کر کے گیا بالکل  
اسم بگے پان شب  
یہ ایک سلو مشر پہلے ہی کو تھا کہ اس کے  
پہلے روکنا کہ یہ چھا۔ ہاں کیا  
شے لاسند اس سورن سے مواضع دی تھی؟  
سلو مشر "اس در سے یہ ملاقات بین  
دونوں حبین نے آپ سے تھیں بین ملنے  
کا ذکر کیا تھا؟

کیسی "ہاں سلینا بیٹہ جاو میرا کچ  
تیسرا دور در بین نے اس شادی کے  
بارے میں اپنی قطعی رائے ظاہر کر دی  
میں امید کرتا ہوں کہ اس تاریخ کو ہم مشر  
آسیورن کے ساتھ گرجا میں جانیکیا رہو گی؟  
سلینا نے کوئی جواب نہیں دیا۔  
کیسی "مگر تم کوئی جواب نہیں دینا  
کیا اس سے یہ مطلب ہو کہ تم میں نے مجھ نہیں  
سلینا "مشر یہ تیور دن سے آبا جان میں  
ہو تو نہیں تھی؟

کیسی "محبت کا تو جان ذکر بھی نہیں بین  
اسے کہنے ہی ہو تو تینا سے تو عرض نہی  
فی راوی کہ تاجہ سیدہ شہیدہ دین کو  
وہ یہ کی ضرورت ہے کہ وہ کوئی کوثر کی  
کی نہ ورتہ دل طرح ہو گی کہ بین انکی

کیسی "ان ہی بات یعنی اب یہ ستاون  
بھی اور ستاون کی طرح جلی قرار پائی  
کیون سمجھے؟ تب وہ مہربی گیا۔ اب کیونکر  
اثابت ہو سکتا ہو کہ یہ تھا کہ یہی تختہ بین؟  
سلو مشر "اچھا اشارہ کر کے گیا بالکل  
اسم بگے پان شب  
یہ ایک سلو مشر پہلے ہی کو تھا کہ اس کے  
پہلے روکنا کہ یہ چھا۔ ہاں کیا  
شے لاسند اس سورن سے مواضع دی تھی؟  
سلو مشر "اس در سے یہ ملاقات بین  
دونوں حبین نے آپ سے تھیں بین ملنے  
کا ذکر کیا تھا؟

کیسی "میں نے بین دن سے ۱۰۵۰ سال کے  
تورپ بھی نہیں پہنچا کر تھوڑے دن میں آج  
اسے تیار کر دیا اور اس کو کاج ہولے حال لایا  
چھا۔ سلینا کیا کہتی ہے؟  
سلو مشر "مگر وہ کچھ بھی نہیں کہتی۔ ادرچہ کہ  
اس سے ری مانہ کی طرح بھی بین لند میں تیار  
وہ دیکھو سنا ہے یہی پسند نہیں کرتا  
مگر یہ بھی چاری کیون تم سے  
چھا۔ کیسے ہوا؟

سلو مشر "سلینا کہہ رہی تھی کہ میں  
میں نے یہ سنا ہے کہ وہ کچھ بھی نہیں کہتی۔ ادرچہ کہ  
اس سے ری مانہ کی طرح بھی بین لند میں تیار  
وہ دیکھو سنا ہے یہی پسند نہیں کرتا  
مگر یہ بھی چاری کیون تم سے  
چھا۔ کیسے ہوا؟

تمام دستاویزین اور ضمانت نامے واپس کر دوں گا، کل نو گریان اور وارنٹ وغیرہ منسوخ کر دوں گا، اور یہ سب جائداد و تالیف کو سلینا تیرے جو زمین بیا نیکی بیٹیا تجھے خوش اور غور و ہونا چاہیے کہ تیرا باپ ایسا دؤمند شخص ہے۔ یا ابا! سلینا میں جتنا دؤمند ہوں تجھے اتنا کماں بھی نہیں۔

سلینا ”بیٹک ابا آپ بہت بڑے دؤمند ہیں۔ کیا آپ نے لارڈ ٹرنیٹر کو بہت سا روپیہ قرض دیا ہے؟“

کیسی (بے اعتیاد خوشی کے جوش میں) ”ہاں ہاں! میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے اپنے معاملات نہایت کامیابی کے ساتھ انجام دیے۔ کوئی دستاویز سچا اس منہ بندی کی شرح سے ہول لی اور کوئی بل نہیں دیا۔ کے نتائج پر لیکن یہ معاملات نہیں سکتیں، تم بھی کچھ ہو۔“

سلینا ”دیان ابا جان میں بالکل نہیں سمجھ سکتی لیکن ابھی آپ نے کہا تھا کہ مجھے اس قدر جبر پر خوش ہونا چاہیے میں اس سے بھی زیادہ خوش ہوں گی اگر آپ ان سلاٹ اسٹورن کو بلا کر کہہ دیجیے کہ تمہیں کوئی نفس کشی کی ضرورت نہیں۔ اور کاش آکھو یہ خیال پیدا ہو جائے کہ اپنی لڑکی اس شخص! زمین جیسے اس سے محبت نہ کرے۔“

کیسی ”پھر وہی محبت! لاجون لاوہ!“ سلینا ”اچھا اتنا ہی کہہ دیجیے کہ آپ اپنی لڑکی کو اس خاندان میں بیاہنا نہیں چاہتے جہاں اسکی وقعت نہ ہو، بلکہ بے وقعتی بھی ہو چکی ہو۔“

کیسی (غصے سے کھڑے ہو کر) ”بے وقعتی؟“ سلینا ”جی ہاں بے وقعتی! کیا ارنلڈ کے خاندان والے ہلو گون کو حقارت کی نظر سے نہیں دیکھتے؟ کیا لارڈ اور لیڈی ٹرنیٹر یا اس لڑکھن اس روز کے سوا کچھ نہیں آئیں جس روز شادی کی تاریخ مقرر کی گئی؟ کیا ہر لیڈی شپ کے بھی اس مقام پر اپنے قدموں سے زمین دبی ہو گیا ہے؟“ بچہ آپ کے بیٹے کے (اور وہ بھی بہت دوست) کبھی میری وجہ سے ہی ہڈان ٹھوکر لائے ہیں؟ جھلا اس وقت تاب ٹھہریں اور ان لوگوں میں کچھ بھی ربط مضبوط پیدا ہو جائیگا تب تک کی مری ہو کر میری ساس! خسر اور ننھا بیٹیں؟ نہایت ہی جوش سے، ”میں آپ سے کبھی ہوں کہ وہ خاندان میں نہایت ہی ذلیل سمجھتا ہوں اور اب میں آخری مرتبہ آپ سے پوچھتی ہوں کہ کیا آپ اس جاہل بیل بلی بیٹی کو قربان کر دینا پسند کریں گے؟“ کیسی ”دو تھرا را خیال ہے کہ وہ دوسرا کدو ٹیل سمجھتے ہیں؟“ بیٹا ”وہ یہ نہیں سمجھتے۔“

گنجی گھومی۔“

صند وچ کھولتے ہی اس سو دھوار کے منہ سے ایک جھنجھل گئی اور صند وچ ہاتھ سے چوٹ پڑا۔ صند وچ خالی تھا اور دستا ویزین غائب!۔

کیسی (گھبرا کے) ”غضب کیا! لیکن میں شاید یہ کوئی اور صند وچ ہے۔ ہاں ہاں! یہاں ہی ہے یہ لکے پر صند وچ اٹھایا اور جابوظرفٹ گھاگھا کے دیکھا لیکن جب یقین ہو گیا کہ یہ وہی صند وچ ہے جو حسین دستا ویزین بھی

سوئی تھیں تو بڑبڑا کے اسے پھر زمین پر بٹک دیا۔ چہرے پر مرنی جھانپا اور بالواسانہ حالت میں صند وچ کی طرف نگلی بانڈھنے لگا۔

سلینا ایک میز پر ہاتھ پیکے ہوئے قریب ہی کھڑی تھی۔ اس کے ہر یکا رنگت رد تھا اور تیور دھشتی رائل لیکن اپنے باپ کی موجودہ حالت کے دیکھے وہ بھی سر سے پانڈن تک کانپ اٹھی۔

کیسی (ڈگگاتے ہوئے ایک کرسی پر بیٹھنے لگی) ”کس کا مہر؟ کس طرح؟“

اب ستر کیسی کی سانس رکھنے لگی۔ سلینا نے چھٹی بجائی اور قبل اسکے کہ کوئی کمرے میں آئے اس کا باپ بیہوش ہو گیا۔ سلینا نے اس کا سر گود میں لے لیا اور

اسکی قدر خطاب سے زیادہ پورے دم دیکھ لینا کہ خود وہ مغرور کن سلطنت ہمارے سامنے کس طرح ذلیل نظر آتے ہیں! میری بات لکھ رکھو! سلینا یہ ہمیں تم ہو گئے نہیں! قیام و قیاح حاصل ہو گی! مخصوص جب اس کی صبح کو رسم نکل کے بعد میں اس خروخاندان کو اسی ہزار پاونڈ کی دستا ویزین دے دوں گا۔ ہاں اسی ہزار پاونڈ! سلینا کیا تم وہ سارا پونڈ دیکھو گی؟“

سلینا (تاہم ہی خشک بچے میں ”جی نہیں“ کیسی وہ نہیں تھیں) ایک نظر دیکھ لینا چاہیے کم از کم ساٹھ ہزار کی دستا ویزین کو میں اس وقت دیکھتا ہوں، اور میں ہزار کی میرے ذیل کے یہاں رکھی ہوئی ہیں۔ دیکھو سلینا! یہ ساٹھ ہزار جو میں تھیں لکھاتا چاہتا ہوں سب ہاتھ راجہ ہیں!“

یہ کہتا ہوا یہ سو دھوار اٹھا اور ایک الماری کے پاس گیا۔ سلینا بھی اٹھ کھڑی ہوئی مگر اس کے چہرے کا رنگ لپٹ ہو گیا۔ اس کے باپ نے الماری کھولے ایک ٹین کا صند وچ نکالا اور اس کا قفل کھولنے لگا۔ کیسی نے اب دیکھو سلینا ساٹھ ہزار کی دستا ویزین۔ ہر تین تانے اور پونڈ ڈیڑھ جو تیرے جیتے تھیں جسے تم نے نہیں دیا! اس قفل کو کیا ہو گیا؟ ہمیں اب

زار و قطار رونے لگی

## چالیسواں باب

مینڈ وائل اور ملڈرڈ

اپنے قصے کا سلسلہ قائم رکھنے لینیے ہم ناظرین کو دعوت دیتا ہوں۔ مینڈ وائل نے ملڈرڈ اور کونٹ ڈی مینڈ وائل کو کارک اسٹریٹ میں اپنے ساتھ جیٹ راکار پہلے ملڈرڈ کے کمرے سے اپنا الیسی آواز نکلی جس سے کچھ تعجب اور کچھ خوف ظاہر ہوتا تھا، بعد ازاں اس کے چہرے سے ایک فنک غصے کے آثار ظاہر ہوئے اور وہ تیر کی طرح مینڈ وائل کی طرف جھپٹ پڑی اس شاندار میں مینڈ وائل بالکل تجز و تہور دن سے کھڑا رہا۔ اس کے چہرے پر ایک شدید غصہ تھا، اس نے ملڈرڈ پر ایک غلط اشارہ کیا۔ مینڈ وائل کی طرف نظر دوڑائی جو سر پر یاقون کے بھاگی جا رہی تھی اگرچہ کونٹ مینڈ وائل متصل کو دیکھ کے متحیر ہو گیا اور اس سے ملنے کی تمنا اس کے دل کو آجھڑنے لگی، لیکن سوقت اس کے تمام حسیلات کا کام ملڈرڈ کی لہر اس نے غفلت کا تقاضا کرنے سے بچا۔ ملڈرڈ سے ملتا جلتا کرنا زیادہ ضروری خیال کیا۔

ملڈرڈ (قریب چو پندرہ منٹ تک تیور دیتی) ”مردود“

مینڈ وائل ”اگر تم لڑائی پر آمادہ ہو تو بسم اللہ! لیکن انا سمجھ لو کہ مجھ سے بچا بچا لڑائی کے نتائج نہیں بہتر ہے“

ملڈرڈ (نہایت ہی حقارت سے) ”وصلح“ مینڈ وائل ”ان وصلح! کل تم نے اس بوڑھے جٹیلین کو بیچٹ اسٹریٹ میں میرے ساتھ دیکھا تھا؟ تم اسے پھر دیکھ سکتی ہو (ایک طرف اشارہ کر کے) دیکھو وہ اس ٹمپریس میں؟ وہ تو عکس گیا!“

ملڈرڈ (متفکراۓ انداز سے) ”وہ بوڑھا جٹیلین کون ہے؟“ مینڈ وائل ”کونٹ ڈی مینڈ وائل“ جو کسی خاص کارروائی کے لیے بجا گیا ہو“ ملڈرڈ ”وہی کونٹ ڈی مینڈ وائل صاحب مینڈ وائل میں نہیں ہے یا اس پر کیا تھا؟ جبکہ تو۔ تو ملڈرڈ یہ مجھے میرے دشمنوں کے ہاتھ بیچنے کی فکر میں تھا؟“

مینڈ وائل ”مجھے تم ماحق الزام دیتی ہو۔ یہ یقین یا وہ ہو گا کہ میری ہی وجہ سے کونٹ کے مصاحب نے اتنا بندوبست کر دیا کہ تم سیدھے سے جانے کے قابل ہو نہیں“

ملڈرڈ ”کیسے؟“ مینڈ وائل ”میں نے تم ان کے ساتھ کیوں تھے؟“ مینڈ وائل ”دو دن ساتھ رہا تھا بلکہ وہ مجھے تقاضہ ملے۔ اور یہی ہم دونوں کی اصل

کوئی بات جو نے پائی تھی کہ سامنے سے  
 با نظر پر تین  
 ملکہ رافہ اور شیر اچھا بنا بھیجے بغاوتی ہو  
 سینہ وائل مستحقین تو اس وقت ایک  
 ملکہ سے ہو گیا  
 ملکہ رافہ یا نہ ہو تو کون کا نئے آسمان کی  
 معلوم بات نہ تھی نہ صدقہ قریب نہ حق میں  
 جسے شہ سلطان سے نہیں معلوم اب تم میری جان  
 کہہ چکے کیون پر سے سو ۱۹ اور سی نکا  
 میں یہ کوئی میان کیوں کہ نہ ہو سہین ۹  
 سینہ وائل اب میں تیسے عاف صاف  
 کہتا ہوں بعض وجوہ سے میں تھا ہی تلاش  
 میں تھا میں کس ہی تھے لہذا ایک ہی تھیں  
 روٹھنے لگے اس قدر تھے کہ اگر وہ بڑے  
 رہ گیا اور ہر ملک کا سے ملنے کی کوشش  
 کرنے کا غالب ہوا کہ تمزاد پر گھٹیں۔ وقت  
 بھی مجھے تر سے ملاقات پر جانے لگا اسید  
 نہ تھی۔ اور کتنا لونٹ جی کن مایوس کی  
 وہ نہ تھی بلکہ بی ناقہ پر موجود تھے بلکہ میں  
 خود دیکھ لیا کہ وہ لوگوں کو دیکھتے ہی مل گئے  
 ملکہ رافہ (چھوٹے) خیر ابھی صبح جنگ کا  
 ذکر ہے۔  
 صبح ۱۱ بجے ۱۱ بجے ۱۱ بجے ۱۱ بجے  
 ملکہ رافہ کے ساتھ کہنت  
 اور ۱۱ بجے ۱۱ بجے ۱۱ بجے ۱۱ بجے

سینہ وائل ذکر یہ تھا کہ صلح ہوتی ایک  
 اگر تم کرنا چاہتی ہو تو مجھے بھی دشمن سخت  
 بھجھو۔ میں تمھارے ساتھ دشمنی میں کوئی کسر  
 تمھارے رکھو نہ گا۔ روسی حکام کو بھیجے اعتماد ہو  
 اور وہ خوب جانتے ہیں کہ جس امر کی میں  
 اطلاع دیتا ہوں وہ درست ہی ہوتا  
 ہے۔ اگر میں کہنت انوشیر کے کان میں دوں  
 تمھارے خلاف ہوں نہ کہ وہ تو تمھارا خاتمہ  
 ہے۔ تم اس آزادی پسند ملک میں بھی فوراً  
 پکڑ لی جاؤ اور ایک وی جہاز بڑا لے  
 پھر وہی کہنتی دلا سین تمھارے پیش نظر کر دیا  
 اب تم سمجھیں کہ میں نے تمھارے بگڑے ہوئے  
 تیور دیکھے تو ٹالوٹیر کا ذکر کیوں کیا تھا؟  
 ملکہ رافہ سے پاؤں تک کانپ گئی  
 لیکن تمھارے اپنے تیور درست کر کے کہہ  
 دو اچھا اگر میں تم سے صلح کروں تو میرا نفع؟  
 سینہ وائل ہر طرح کا نفع۔ ابھی وہی  
 برس کی بات ہے کہ سینہ وائل زمین میری دھرم سے  
 تھیں کس قدر فائدہ ہوا؟ میں نے انوشیر  
 کو سمجھا دیا کہ اب ملکہ رافہ کی خاطر میں  
 جو دور سی پر انھوں نے بالعموم سختی کے  
 تقاریر سنائے۔ عادت کی تمھارے کی  
 حالت ہو چکی۔ انھوں نے میری معرفت  
 تم پر بھیجا۔ اگر میں کچھ تمھارے خلاف  
 کہہ دیتا تو تمھارے دشمن بہت جلدے رہا ہوتا

سب سے پہلے ہو کہ بیان لندن میں باہمی اتفاق سے کیا کچھ ہو سکتا ہے؟ آج کل تم پھر مفلس معلوم ہوتی ہو اور میں پھر کوئی اور چیز سے لکے کچھ تمہیں دلوں گا۔

ملڈرڈ نے پھر کچھ غور کیا اور ایک تلخ مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔ وہ معلوم ہوتا ہے کہ صلح کو جنگ پر ترجیح دینے میں کچھ ہمتار بھی نفع ہو؟

مینڈوئل نے ذرا شانے پھر کاہ اور سوچوں پر تاؤ دینے لگا۔

ملڈرڈ وہ معلوم نہیں کہ آج کل لندن میں کس کارروائی میں مصروف ہے۔ مجھے بھی نہیں معلوم کہ یہاں کتنے ایذا کیٹا مار ہو رہے ہیں لیکن مختاری نیساہ وضع میں ڈوبے ہوئے کپڑے اور ہمارا لی ڈیوٹیاں

بتا رہی ہیں کہ ہمیں اسکی ضرورت ہے کہ تمہارا گزشتہ حالات سے کوئی واقف نہ ہے اپنے مینڈوئل کو اگر میں تسلیم کریں کہ کھانا

کھانا سب صحیح ہو تو تم کیا کر لو گی؟

ملڈرڈ نے انا تو تمہیں بھی معلوم ہے کہ بیان مجھ میں تمہارے بیٹی والے پائی میں

عوض لینے کی قابلیت موجود ہے۔

مینڈوئل نے ایک بار تڑپ کر دیکھا۔

ہو کے وہی سفر کے مقابلے میں بی حفاظت کی استعارہ کی تو ضرور قبول کیا گیا۔

مینڈوئل نے پھر کچھ غور کیا اور ایک تلخ مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔ وہ معلوم ہوتا ہے کہ صلح کو جنگ پر ترجیح دینے میں کچھ ہمتار بھی نفع ہو؟

مینڈوئل نے ذرا شانے پھر کاہ اور سوچوں پر تاؤ دینے لگا۔

ملڈرڈ وہ معلوم نہیں کہ آج کل لندن میں کس کارروائی میں مصروف ہے۔ مجھے بھی نہیں معلوم کہ یہاں کتنے ایذا کیٹا مار ہو رہے ہیں لیکن مختاری نیساہ وضع میں ڈوبے ہوئے کپڑے اور ہمارا لی ڈیوٹیاں

بتا رہی ہیں کہ ہمیں اسکی ضرورت ہے کہ تمہارا گزشتہ حالات سے کوئی واقف نہ ہے اپنے مینڈوئل کو اگر میں تسلیم کریں کہ کھانا

کھانا سب صحیح ہو تو تم کیا کر لو گی؟

ملڈرڈ نے انا تو تمہیں بھی معلوم ہے کہ بیان مجھ میں تمہارے بیٹی والے پائی میں

عوض لینے کی قابلیت موجود ہے۔

مینڈوئل نے ایک بار تڑپ کر دیکھا۔



رہیں جانتے ہیں۔ اصلی تصدیق پس خدا کا  
فرمان سے کر سکتی ہو یا میرے خراجی سے  
دریافت کر سکتی ہو کہ اس کے بیان میں اس قدر  
رومیہ جمع ہو گا لہذا تم کو کسی کہ میں ایک ہی  
بات میں تمہارا سا با بھلا بچوڑ سکتی ہوں اور  
اس میں شک بھی نہیں لیکن بوجہ تم یہاں کوئی  
اتنا کلمے میں داخل نہ ملدے دیکھو ایک  
محسوس نظر دالی اور پھر کہنا شروع کیا۔  
میں داخل ہوں نہیں تم ایسا نہیں کر سکتے  
کہ مجھے اپنے فحش کا پیا سا بناؤ کیونکہ اس  
حال میں میں کوئی بات نہیں اتنا رکھوں گا۔  
تمہیں ضرور چاہئے کہ یہ بہت ہی اہل سلا  
تھا موجود ہو یعنی اگر میں ڈیوٹا و شاہزادی  
راگزا نا بھی لندن ہی میں دارمیں،  
ملدے روڈ جلدی سے تمہارا شہر میری بیٹی  
ساتھ ہی اپنی ناکامی کے خیال سے ملدے روڈ کا  
دل پائلش ہو گیا  
میں داخل ہوں وہی جو کسی زمانے میں  
تھا اس کو ہر تھا اور وہ بھی جسے تمہیں اپنی  
مان بچھنے کی ممانات ہو۔ البتہ جس سے کہہ گیا  
ہو کہ تمہیں قصہ کہے ہوئے مدت ہوئی،  
ملدے روڈ کا یہاں سے مجھے لندن میں دیکھتا ہوں  
میں داخل ہوں تین چار روز کا عرصہ  
ہو کہ یہ لوگ کوئی انٹرنیٹ پر ایسی ہیں  
لندن آئے ہیں،

ملدے روڈ اور مجھے بھی یہاں آئے ہوئے  
تین ہی چار روز ہوئے ہیں عجیب اتفاق  
ہو! بہر کیف میں اسکا ذکر کیوں چھیڑتا ہوں؟  
میں داخل ہوں اس لیے کہ تمہیں یقین آ جائے  
کہ میں کس طرح تم کو ضرور پہنچا سکتا ہوں۔ اگر  
میں کوئی انٹرنیٹ سے کم دون کہ تم اس مانے  
میں جبکہ اگر میں ڈیوٹا و شاہزادی راگزا  
لندن میں موجود ہوں اس شخص سے آئی  
ہو کہ اپنے فرضی حقوق کی چارہ جوانی  
کر۔ لہذا تمہاری ذات سے اندیشہ ہو،  
تو ملدے روڈ میں سے مل سکتی ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو گا؟  
اب ملدے روڈ کے تمام جسم میں رعشہ پڑ گیا  
اور وہ بولی: کوئی میں نہ، دل مجھے سے  
کوئی مخالفت نہیں!،  
میں داخل ہوں خیر اور اب میں سے وعدہ کیا  
ہوں کہ سفیر روس سے تمہاری صفائی کروا دوں گا  
ملدے روڈ آج کل میں بہت غفلت ہو رہی ہوں  
بہرحال کچھ رویہ دلا دوں گے تو میں فوراً لندن  
سے چلی جاؤ گی،  
میں داخل ہوں میں آج ہی کوئی انٹرنیٹ  
سے ملو گا۔ تم کہاں مقیم ہو؟ میں انکا جواب  
لیکے تمہارے پاس کہاں کہوں؟،  
ملدے روڈ نے چاہا کہ اپنی قیام گاہ کا پتہ  
جگا دے لیکن ساتھ ہی اسے خیال گذرا کہ  
میں داخل کوئی دغا نہ کہہ دیتے لہذا اس نے

کہا۔ ”بہتر ہو گا کہ تم میری قیام گاہ پر نہ لو  
وہ ایک مغز جگہ ہو اور وہاں تمہارے  
آنے سے بڑا خیال پیدا ہو گا۔ کل ٹھیک ۲۲  
کو میں پھر اسی مقام پر ملو گی،  
مینڈو ائل (ملڈرڈ) کا مطلب سمجھ کے  
مغیر بہتر جو تم مناسب جھوٹا لاکھ بھرت  
تم سے کہنا کہ تمہیں کوئی ضرورت نہیں ہو تو کیا جانے  
تو تمہیں میری بات کا یقین کرنا تھا۔ بہترین  
اب یہی بہتر ہو کل دو پہر کو یہیں ملنا اور تمہارا  
خوف نہ کرنا کہ کوئی دن دواؤں تمہیں لہجہ  
ایسے شہر سے پکڑ لیا جائیگا۔ ہاں اگر تمہیں خرچ  
زیادہ ضرورت ہو تو کچھ مجھے لیتی جاؤ۔  
یہ کہتے ہو مینڈو ائل نے اپنی پاٹ  
بک سے کئی ٹوٹ نکالے اور ملڈرڈ کے  
سامنے پیش کیے۔ لیکن ملڈرڈ کے ہر عضو سے  
انکار کی آواز پیدا ہوئی ادا سے کہا ”دھین!  
خدا نخواستہ مجھے کوئی ایسی ضرورت نہیں ہو گی  
مینڈو ائل غور کا کھنٹ پیکر رہ گیا  
کیونکہ وہ سمجھ گیا کہ ملڈرڈ اسکی شرمندہ ہونے  
سے مر جانا بہتر سمجھتی ہو لیکن اسنے اپنا غصہ  
ظاہر کیا اور بات بنا لیکے انداز سے کہا ”ہاں  
ملڈرڈ وہ لیڈی جو ابھی تھا اسے ساتھ لیتی،  
تم سے اس سے کیونکر جان بچاؤ ہوئی؟“  
ملڈرڈ ”دین میں اسے بالکل نہیں جانتی بلکہ خود  
تسے پوچھنے والی تھی کیونکہ تمہیں دیکھ کے اسنے

منہ سے ایک سیجی ہوئی آواز نکل گئی اور خود  
بھاگ کر ہی ہوئی گئی اسکا نام کنسن ہلیم  
مینڈو ائل ”پھر وہ تمہیں کیوں گھبرائے تھی؟“  
ملڈرڈ ”خدا جانے کیوں؟ اسکی تمام باتیں  
پر اسرار تھیں۔ شاید اسے کچھ سی اور کا شہر ہوا  
وہ مجھے ”لیڈی شپ“ کے خطاب سے یاد کرتی  
تھی۔ میری شکل و صورت کے متعلق بھی کچھ کہا۔  
بہت گھبرائی ہوئی اور تعجب معلوم ہوتی تھی  
شاید اسکا دماغ پھرا ہوا ہو بہر کیف تم اسکی  
نسبت کیا جانتے ہو؟“

مینڈو ائل وہ اسکا نام سن کر زبردستی  
دیکھا ہو گا کہ وہ کیسی خوبصورت عورت تھیں  
اس سے ماہ درسم پیدا کر رہی کی کوشش کی تھی  
لیکن نہیں معلوم وہ کچھ کھٹک گئی یا اور کچھ اتفاق  
ہوا کہ وہ جس مقام پر رہتی تھی وہاں سے  
کسک گئی بس مجھے اتنا ہی معلوم ہے  
ملڈرڈ ”تو مجھے اسے ضروری کسی دکھائی  
کیوجہ سے ٹوکا۔ اور تم سے بھی اسے کچھ خوف  
ہی پیدا ہو گا۔ بہر کیف اب بڑا تھوڑا پکڑ لو  
اور یا ور کھو کر کل پھر اسی مقام پر ملنے کا  
 وعدہ ہو چکا ہے،“

کوئٹ مینڈو ائل نے ایسا ہی وعدہ  
کا اقرار کیا اور ایک پرتیاک صاحبہ کے  
کے ساتھ گواہ اور ملڈرڈ و نیما میں بہترین  
ہرین اپنی راہ لی۔ ملڈرڈ اسکی کی تو شک

نیو یارک تک پہنچنے کے لیے بطور زاد راہ دیے  
جائیں اور ایک معقول رقم اس وقت عطا کی جائے  
جب وہ یونائٹڈ اسٹیٹ پہنچ جائے،

کونٹ ہتھاری صلاح بہت مناسب ہو  
غالباً اسے تھیں اپنا پتہ بھی بتایا ہو گا کہ تم  
دوبارہ اس سے مل سکو؟

مینڈ وائل: نہیں حضور بلکہ اسے کل  
ایک خاص مقام پر ملنے کا وعدہ کیا ہے۔

کونٹ: کس مقام پر؟ اور کس وقت؟

مینڈ وائل: کارک اسٹریٹ میں، ٹھیک  
دوپہر کو۔

کونٹ: بہتر!، اب پاس پاؤنڈ کا ایک نوٹ  
پاکٹ پاک سے نکال کے؟ لویر نوٹ اسے دیدینا

اور کہنا کہ اگر وہ یونائٹڈ اسٹیٹ جانا پسند کرے  
تو مجھے کسی ذریعے سے اطلاع دے تاکہ میں اسے

جانے کا مناسب بندوبست کروں لیکن کیسے  
کونٹ مینڈ وائل: آخر اس سے ملنے صرف یہ

نوٹ اور میرا پیام ہو چکا دینا۔ اور اس بات  
کی ہرگز کوشش نہ کرنا کہ اس کا سرخ لگاؤ

یا اسے کچھ دق کروا۔

مینڈ وائل: (سر جھکا کر) بہت خوب!۔  
مجھے تعمیل ارشاد میں غرض نہیں لیکن حضور

میرے ذوقی راز ہے۔

کونٹ: کیا یہ کل تیسے نہیں کہ چکا ہوں  
کہ وہ جتنی رہیں گے؟

دیکھتی رہی۔ اس کے بعد خود اس میں ایک  
جاکے چاروں طرف نظر دوڑائی اور جب اس کا  
اطمینان ہو گیا کہ مینڈ وائل اس کا سراغ نہیں

لیتا تو اپنی قیام گاہ کی طرف واپس ہوئی  
مینڈ وائل نے اُسے بڑھ کے ہانڈ اسٹریٹ میں

ایک دوکان کے سامنے ڈھیر آٹھ آؤٹ کے کچاری  
کھڑی ہوئی دیکھی اور وہ دھیرے دھیرے دوکان سے

برآمد ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ جیسے کہ ساتھ  
اس کے دوست کونٹس اور کونٹ کا ٹنٹن بھی تھے

مینڈ وائل کو دیکھ کے دھیرے دھیرے پاس ہلایا  
اور سب ملے ایک تصویر خانے کی سیر کو پہنچے

اس سیر میں کامل دو گھنٹے صرف ہوئے ہی  
وجہ ہونی کہ مینڈ وائل کونٹ لوٹنے کے پاس

اس قدر دیر کر کے پہنچا کہ لیڈی لینگیورٹ اور  
ایچکل وہاں تھے جا چکی تھیں بروسی سیر کرنے

احتیاطاً اس واقعہ کا کوئی تغذبان لے لیں  
نکالا جی کہ مینڈ وائل نے خود ہی کہا۔

مینڈ وائل: مائی لارڈ! آج مجھے ملے گا  
کونٹ: مجھے معلوم ہو۔ میں نے گلی کی موڑ

سے دیکھا تھا لیکن تم دونوں کی باتوں میں  
حاجہ ہو نامناسب سمجھا اچھا اب کیا بولائے ہو؟

مینڈ وائل: حضور! وہ ہر طرح مضامند ہے۔ اسے  
کسی قدر روپ کی ضرورت ہے اور اس کے بعد

لندن سے فوراً پہلی جاگلی میری ناچہ صلاح  
یہ ہے کہ بالفعل جب پونڈ اسے اور پول در دیاں

یہ ہے کہ بالفعل جب پونڈ اسے اور پول در دیاں

یہ ہے کہ بالفعل جب پونڈ اسے اور پول در دیاں

کی خاص غرض یہ ہو کہ جلد جلد ملین ہو سکے  
مین لندن سے چلی جاؤں چنانچہ اسے اس پر عمل  
کرنے کا حکم ارادہ کر لیا اور جلد جلد نئی قیام گاہ  
کی طرف روانہ ہوئی جو گولڈن سکوائر کے گوشہ فلاح  
مین ایک غیر معروف نگلی مین واقع تھی۔

ملڈرڈ کے پیچھے پیچھے ایک غلبہ لکھال  
شخص جس کے کپڑے بالکل مٹیے پھیلے تھے، اور

جسکی وضع آن درز نوٹس شاپ بھی جو اپنے  
مکان پر سلائی کا کام لے جایا کرتے تین پروردی  
گھڑی سر پر لائے ہوئے چلا جا رہا تھا۔ ملڈرڈ

کی قیام گاہ کو نظر میں نہ چھائے اور مزید اطمینان  
کے لیے سامنے کی ایک دکان پر کچھ دیر قیام کر کے  
وہ شخص واپس ہوا، اور بھاگا بھاگا کراس ٹرن

در اسٹریٹ میں آیا۔ روسی سیکر کے محل میں داخل ہو کر  
اسنے جلدی جلدی اپنی پوشاک اتاری اور دوسرا

لباس پہنے اپنے انسر کی خدمت میں حاضر ہوا۔  
کیونکہ یہ شخص درحقیقت روسی سیکر کا ایک مصاحب

تھا جو ملڈرڈ کا سرغ لگا ٹیکے لیے بھیجا گیا تھا۔  
مصاحب "مختصر یہ پتہ موجود ہے نہ کھلے

اسنے ایک کانڈمیز پر رکھ دیا۔  
کوٹھ ایک عورت سماء لیڈی لینگلیٹ

ایک بچے کے قریب خود آئیگی یا کسی معتبر آدمی  
کو بھیجیگی۔ تم اسے دیکھتے رہنا اور یہ کانڈ

اسکے حوالے کرو دینا۔"  
مصاحب سلام کر کے واپس ہوا۔

مینڈ وائل آداب بجالایا اور نہایت کمال  
کوٹھ الوٹیز نے اسوقت ایک خط لکھی لینگلیٹ

کو لکھا کہ کل ایک بچے تک مین ایک ملڈرڈ کا پتہ  
بتا سکو تھا۔ بشرطیکہ سر لیڈی شپ خود تکلیف

کرین یا کسی معتبر شخص کو بھیج دیں۔ اور یہ خط  
فوراً اسٹڈن کوٹھ کے پتہ سے ڈاک مین کے ذریعہ

کر دیا گیا۔  
دوسرے روز صبح عدہ ملڈرڈ اسی مقام

پر آئی اور مینڈ وائل بھی ٹیکے وقت پر پہونچ گیا۔  
ملڈرڈ "کو کیا خبر ہے"

مینڈ وائل "مین نے اپنا وعدہ پورا کیا!  
لو یہ پاس پاؤنڈ کا نوٹ لو اور چوبیس ٹھنڈے

کے انڈر پول پہونچ جاؤ۔ وہاں پہونچ کے  
کوٹھ الوٹیز کے اطمینان کے لیے ایک چالاک ہو کر

مین یہاں پہونچ گئی ہوں اور نہ صرف ٹائمنڈ اسٹ  
جانے کے لیے جہاں سفر پر روانہ ہوا وہی نیویارک

پہونچنے پر تم روسی کانسٹل سے درخواست کرنا  
اور وہ تمہیں ایک معقول رقم حوالے کر دے گا۔"

ملڈرڈ نوٹ لیکے "اور کچھ ارشاد ہو؟"  
مینڈ وائل "اب مجھے پتہ نہیں کہنا ہے، پتہ

کہ تم روسی سفیری تجاویز پر بلا غدر عمل کرو۔ اور  
اب ملڈرڈ خدا حافظ!"

ملڈرڈ نے کوئی جواب نہیں دیا اور اپنی راہ  
چلی گئی۔ اب اسے یقین ہو گیا کہ میرے ساتھ کوئی

دغا نہیں منظور ہو، بلکہ الوٹیز اور مینڈ وائل

دروازے کا پتہ لھو لہ یا پتہ کھلنے پر ایک  
بالکل معمولی طور پر راستہ کر کے میں ایک کرسی  
پر گہرے خیالات میں بیٹھ بیٹھ رہا تھا وہ عورت نظر نہ تھی  
جسکی آستے تلاش تھی یعنی ملڈ ڈو! وہی ملڈ ڈو جسے  
اسے ایک روز پیشینہ کارک اسٹریٹ میں عجیب  
اور غریب انداز سے ڈوکا تھا۔

## اکتالیسواں باب

ملڈ ڈو

ہاں۔ ملڈ ڈو ایک بڑی سی آرام کرسی پر کھڑی  
تھی۔ وہ درختی، اور یہ ادا کی گئی تھی  
تصویر سے بہت مشابہت تھی جو انکی والدہ لیڈی  
لینکپورٹ کے ادا میں محفوظ تھی۔ تھیں سمجھتی  
تھی کہ اب ملڈ ڈو اکتالیس سال کی دھڑکتی ہوئی  
ہوئی، اور اب اس تصویر کو کھینچے ہوئے اس  
برس کا زرا، سوچا کہ اس کے عنوان شباب کی  
یا وہ گار، جو لیکن فی الحقیقت ملڈ ڈو کا مقدور سن ہوا  
نہیں معلوم ہوتی تھی، اور اس تصویر سے انکی  
موجودہ شبہات میں کوئی غم کا فرق کسی طرح  
نہیں پایا جاتا تھا۔ بالخصوص ان مصائب اور  
تخلیقات کا اندازہ کر کے جو آئندہ خوفناک سفر  
اور جہاں بی بی حالت میں برداشت کیے تھے وہ ایک  
اسی بہت معلوم ہوتی تھی جو اس سن پر ایک  
مستحقہ درجہ میں تھی۔ اس آئی، اس میں ایک  
ایک پتہ و رنگ تھا، وہی تھی جس میں ایک

ایک بجے سے چند منٹ پیشتر سفیر کے  
محل میں ایک گاڑی پہنچی اور صاحب نے  
جلدی سے گاڑی کے پاس آنے کی ہدایت کیا۔  
صاحب نے گاڑی میں بیٹھ کر پوچھا کہ  
ایکھل دو گاڑی میں سوا بھی آجی نہیں  
ہر لینڈی شپ خود میں سکین بلکہ مجھے بھیجا  
صاحب نے آپ کس غرض سے آئی ہیں؟  
ایکھل نے ایک خاص پتہ لینے کی غرض سے  
آپ یہ ترو ترو کیجیے میرا نام ملڈ ڈو ہے اور  
کونٹ الونینہ خیمہ جانتے ہیں؟

صاحب نے بلا غدر پتہ دیدیا اور سدا فیک  
گاڑی کے پاس سے چلا آیا۔ ایکھل نے گاڑی کو  
گولڈن اسلیم پر جانے کا حکم دیا، وہاں پہنچے  
وہ گاڑی سے تر بڑی اور پایا وہ اس مکان  
کے ایک پہنچنے کے بعد ایک غلامین فرخ تھا۔ دروازہ  
پر دستک دینے سے ملڈ ڈو یا بہر حال اور ایکھل نے  
ملڈ ڈو کو اس نام سے جواز سے قرب دروازہ میں  
مشہور کیا تھا اور جو سفیر روس کے صاحب کو  
دوکان پر پوچھنے سے معلوم ہوا تھا، دریافت کیا  
ایکھل نے کیا منتر، اوشنڈھ مکان میں جو بین  
مکانہ انداز میں بیٹھ، تکلیف کر کے اور والے  
سب میں بیٹھ جائیے۔

ایکھل نے ایک پتہ میں بیٹھ اور دروازہ  
تھ۔ یہ ایک پتہ تھا، وہاں ایک پتہ تھا، وہاں  
اور وہ ایک پتہ تھا، وہاں ایک پتہ تھا، وہاں

(جلدی سے) ہاں یہ بتاؤ کہ تمہیں میرا پتہ کیونکر معلوم ہوا؟

ایٹھیل: ”یہ میں سمجھتا ہوں، پہلے مجھے بہت سی ضروری باتیں عرض کرنا ہیں۔“

ملڈرڈ: ”تمہارے دل والے اٹلانڈیری کو میں نے آئے، کیا تمہیں مجھے کسی اور کا دھوکا ہوا؟“

ایٹھیل: ”ہاں پہلے مجھے ضرور دھوکا ہوا۔“

ملڈرڈ: ”اور اسی وجہ سے تم نے مجھے لیڈی ٹیپ کا خطاب دیا تھا؟“ آخر تمہیں مجھ پر کسا دھوکا ہوا؟

ایٹھیل: ”انہیں کا جن سے اب ہمیشہ پرین، ملڈرڈ دھوکا دینے پر تیار تھے، اچھی لگال ٹیڈی پاپ

کیا جس لیڈی کا تمہیں مجھ پر دھوکا ہوا؟ اسے ایسے ہی چھیننے پرانے کپڑے نصیب ہیں؟“

ایٹھیل: ”نہیں بلکہ وہ بہت ہی نفیس لباس پہنتی ہیں۔“

ملڈرڈ: ”آخر وہ کون لیڈی ہیں؟“

ایٹھیل: ”ان کا نام لیڈی لینکپورٹ ہے۔“

ملڈرڈ: ”میں نے کبھی ان کا ذکر نہ کیا تھا، میں سنا۔“

ایٹھیل: ”وہ ان دنوں ہوکا بیچک رہتا ہوگا۔“

لیکن مجھے آپ پر لیڈی لینکپورٹ کا شہرہ ٹھہری

ہی دیر نہ۔ اس کے بانی شہادت سے مجھے ایک اور شخص کا خیال پیدا ہوا۔“

ملڈرڈ: ”وہ سیان اللہ! ایک زبردست دشمن

برہ و سر کو تو نہیں؟“

ایٹھیل: ”میں نے ایک رئیس کا قصور۔“

صاف دشمن۔ بالوں میں وہی چمک، دمک اور سراپا میں وہی حیرت انگیز ناز کی موجودگی

جو تصویر میں پائی جاتی تھی گلے میں ایک تنگ و چست جاکٹ تھی جس سے اس کا سینہ

اُبھرا اُبھرا اور سائے میں ڈھلا ہوا معلوم ہوتا تھا جتنی کہ اگر وہ اپنی اصلی عمر سے اپنے کو سیدھا

زیادہ کسٹ لکھا تھا جتنی تو اس کو نہایت آسانی سے انجام دے سکتی تھی۔ علی الخصوص

جب ہنسنے میں اس کے خوبصورت دانت چمک جاتے تھے تو موتیوں کی ایسا سلسلہ قطا

نظر آتی تھی۔

الغرض جب ایٹھیل نے دروازہ کھولا تو ملڈرڈ گہرے خیالات میں غرق ہوئی تھی۔ ایٹھیل

نے چند منٹ پہلے کر کے اسے بخوبی دیکھا اور اس کے بعد آگے بڑھی۔ اب ملڈرڈ بھی چونک پڑی

اور ایٹھیل پر نگاہ ڈالنے لگی۔

ملڈرڈ: ”اٹھارہ سو تریس تو تم پھر؟“

ایٹھیل: ”وہ شاید ایک سو تریس نام بھی معلوم ہو گیا۔“

ملڈرڈ: ”ہاں کل کوئی سینہ دوسل سے معلوم ہوا

ایٹھیل: ”خفیہ ہو کے؟“ کیا وہ کچھ براؤن کر

تے تھے؟“

ملڈرڈ: ”ہاں میڈم لینکپورٹ کی تباری

وقت سے پہلے میں نے ان سے دو تین بار ملاقات کی تھی۔“

ایٹھیل: ”میں نے ان سے ایک بار ملاقات کی تھی۔“

میں نے بہت دُنیا دیکھی ہو میں ایسے لوگوں سے ناواقف نہیں ہوں جو اپنی مرضی سے رو سکتے ہیں۔ میں پھر کہتی ہوں کہ تم مقررہ مسئلہ کے ساتھ دل میں ہوا در نہ نہیں میرے حالات کیونکہ معلوم ہو سکتے ہیں؟“

ایٹھل نے اپنا دل قابو میں کیا، اور ملڈرڈ کا غصہ فرو کرنے کے لیے نرمی سے بولی یہ ایک بہت جلد معلوم ہو جائیگا کہ آپ کا خیال میری نسبت کس قدر غلط ہو۔ کیا مینڈا دل کو بھی ان تصویروں کے متعلق کچھ آگاہی ہے؟“

ملڈرڈ (کچھ سوچے) میں نہیں جانتی (اُسے تیسور و نشہ پرستوارِ حشرت پر لہجہ میٹھی) ایٹھل ”بڑی تصویر سوچ لیگی تھی جیسا آپ انیس برس کی تھیں، اور اُسکے نیچے ملڈرڈ لکھا ہوا ہے“

ملڈرڈ (بیشک) لیکن جسے وہ تصویر لکھی تھی ایٹھل ”ایک البم میں، وہی البم میں وہ اُس زمانہ میں لگائی گئی تھی“

ملڈرڈ (لیکن سینٹ پیٹر برگ کی بات ہے) ایٹھل (مجھے معلوم ہے لیکن اب وہ البم کسٹن میں ہے۔ اور اسکی بہت بڑی حفاظت ہوتی ہے) ملڈرڈ ”وہ تصویر میری ماں کے پاس تھی۔ حکم ہے کہ یہاں اُنکا کوئی رشتہ دار نہ ہو۔ کسی دوست کے ذریعے سے یہاں پہنچی ہو؟“ ایٹھل ”وہ مضمین لیڈی کی اینگلو پورٹ کے پاس ہے

ملڈرڈ (بات کا شک، تصویر؟ آغاہ! کبھی میری دو تصویریں بنی تھیں جب میرا بھی زندگی میں شمار تھا“

ایٹھل ”ہاں دو دنوں تک۔ ایک البم کے پیانے کے برابر۔ دوسری اُس سے کسی قدر چھوٹی جو ایک خوبصورت فرم میں لگی ہوئی ہے“ ملڈرڈ (دقتہ لکھنے کے اور ایٹھل پر شکوک نظر ڈالنے) سنٹر پور اہم کیونکہ ان باتوں سے واقف ہو میں؟ یہ کوئی تازہ فریب معلوم ہوتا ہے۔ کوئی نیا جال ہے جو میرے بھانسنے کیلئے بچھا لیا ہے؟ ایٹھل ”خدا گواہ ہے کہ مجھے ان شرارتوں سے کوئی تعلق نہیں میں چاہتی ہوں کہ آپسے البم والی تصویر کا ذکر کروں“

ملڈرڈ (کسی قدر اشتیاق سے) اچھا کہو کیا کہتی ہو؟ آغاہ! شاید تم باتوں کے اندر میں کوئی دور کا مطلب نکالنا چاہتی ہو میں بہت دُنیا دیکھی ہو۔“

ایٹھل ”ہاں میں جانتی ہوں میں آپ کی ساری داستان سن چکی ہوں“

ملڈرڈ ”وہ تم؟ تم؟“ (غضبناک تیور و نشہ) بہر کیف تم مینڈا دل سے ضرور سازش کرتی ہو! ایٹھل (کچھ کے کارنگت تغیر ہو گیا) انکھوں میں آنسو دینا پڑے۔ اور اس شک نے جو شکل طرف سے پیدا ہوا تھا اُسے بے چہری ذبح کر دیا۔ ملڈرڈ ”وہ تم کہنے ہی نہ ہو سکتے کیوں نہ بھاؤ، مگر

خبردار میں نے ابھی آپ سے ذکر کیا،  
ملڈرڈ وہ وہی جنگو غمگنتی ہو کہ میں اُن سے  
مشابہ ہوں؟“

اتھیل ”ہاں وہی“  
ملڈرڈ وہ آخر ان سب باتوں کا حاصل کیا ہے؟  
اتھیل ”وہی دور کا مطلب نکالنا جیسا کہ  
ابھی آپ کہ چکی ہیں“

ملڈرڈ ”اچھا تو جلدی کو ایڈیڈی لینڈ پورٹ  
کون ہیں انھوں نے وہ اب کم کیلئے حاصل کیا  
میری انی اس قدر مشابہت کی کیا وجہ ہے؟ اور  
تھیں یہ باتیں کیونکر معلوم ہوئیں؟“  
اتھیل ”اس کے لیے حصہ ۱۸ء کی طرف خیال  
رجوع کرنا چاہیے“  
ملڈرڈ ”اور حصہ ۱۸ء؟“

اتھیل ”ہاں اور دریا سے نیوے وائے  
حادثہ پر نظر کرنا چاہیے“

ملڈرڈ ”اچھا اس سے تھارا کیا مطلب؟“  
اتھیل ”آپ کی والدہ“

ملڈرڈ ”ہاں اُس حادثے میں میری والدہ  
ہلاک ہوئیں۔ پس؟“ تھیں ہی قدر لگتا تھا؟  
اسی لیے یہ روم اس قدر پریشان کیا گیا؟ مجھے  
سرت سے علوم پر نیمبر میں اخبار میں یہ بھی  
واپس اور بھی؟“ اس کے ساتھ ساتھ  
میں سنہ دہانہم، لوگوں کی فہرست میں لکھا  
تھا کہ اس منجوس ”وٹھون ملڈرڈ“

پس سنٹر ٹورورم سمجھ سکتی ہو کہ تھاری اس قدر  
کہو اس شخص فضول تھی؟

ملڈرڈ کے کتبے سے اپنی ماں کے  
متعلق ایک قسم کی ایسی بے پروائی، بلکہ سنگدلی  
ٹپکتی تھی جیسا اتھیل پر بہت برا اثر ہوا اور اس پر  
سخت حیرت چھا گئی۔

ملڈرڈ وہ پس نہ سمجھ سکتی ہو کہ اگر تم نے محض  
اس لیے تکلیف کی ہے کہ تھیری والدہ کی دفعتاً  
مطلع کرو تو تمہیں قحاش ہی رہنا مناسب ہوگا  
ہاں یہ ادبات ہو کر اگر تم نے انی ہو کہ میری والدہ  
بقیہ حیات ہیں، دریا سے قحاش میں نہ دوں  
اور اخبارات نے محض کتبے اڑا دی تھی“

اتھیل ”اسی کری سے تنبیہ دیور وٹھے سار  
اسی اور بولی“ ہاں میں ہی کہنے لگی ہوں؟“  
اب ملڈرڈ پر ایک سیرت چھا گئی۔

اتھیل ”ہاں میں ہی غرض سے عافیت ہوئی ہوں  
آپ کی والدہ تھو کی برکت جانے نہیں لگتیں  
وہ زندہ ہیں، اور آپ کی سہرا غوشی کی منتظر۔ وہ وہی  
لیدی لینڈ پورٹ ہیں جن میں نے آپ سے ذکر کیا“

ملڈرڈ نے مرقط حیرت سے کرسی پر ٹکیا لگا لیا  
اور دم بچو درگئی۔ تھو سی حیرت بکایا کہ اسے  
ایک خیال پیدا ہوا اور اسے سمجھ گئی کہ کیا تم پر  
ہو کہ میں تھو والدہ سے پاس ہوں؟“

اتھیل ”جی ہاں“  
ملڈرڈ ”اور انکار کا ان لہذاں سے باہر ہو؟“



ایٹھل ”وچند ہی میل فاصلے پر“  
ملڈرڈ ”اور شاید تم گاڑی بھی لیتی ہو گی؟“  
ایٹھل ”جی ہاں۔ وہ قریب ہی کٹری ہو۔“  
آئیے دیر نہ کیجیے!“

ملڈرڈ ”میں تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں لیکن  
اب مجھ سے ایسی حماقت نہ کی جائے کہ میں تم  
میرے کمرے سے تشریف لجاؤ اور جلدی سے اپنی  
گاڑی پر سوار ہو لو!“

ایٹھل کو سخت تعجب ہوا حیرت سے اس کے  
پانوں زمین میں گر گئے۔ اور وہ ملڈرڈ کو بہت  
دیکھنے لگی۔

ملڈرڈ دھڑکے ”تمہارا وارغالی کیا تمہارا فقہ  
مجھ پر نہیں چلا میں اس قبل میں بیٹھنے والی نہیں  
ایٹھل ”جیل؟ جیل؟“ اور اب ایٹھل ناز ناز  
رہنے لگی۔

ملڈرڈ ”مجھے سے پانوں ٹپکے جاتی ہو نہیں؟“  
ایٹھل ”دیا امتد! آپ نے مجھے کیا سمجھا؟“

ملڈرڈ ”جو تم واقعی ہو! پسے ناز دغا باز اور سیلو  
کی جاسوس! الوینز کی ہو! خواہ پتہ بڑے خوش نامہ  
دیکھنے میں ہو! بھائی! اور دل حد کا سیاہ؟“

ایٹھل ”میں جانتی ہوں کہ اس وقت آپ غصے  
میں بھری ہوئی ہیں، اور مجھے آپ کی بدگمانی کا  
بھی اندازہ ہے، اس لیے کوئی شک قائم کرنے میں  
آپ قابلِ حماقت نہیں ہیں۔ میں پھر آپ کے ساتھ  
نہی کرتی ہوں بیٹھنے والی والدہ زندہ ہیں۔

انھوں نے لاڈلینگ پورٹ سے دوسری شادی  
کی تھی، مگر اب پھر سوہ میں۔ وہ بہت بڑی ٹھنڈ  
ہیں۔ انکا مکان ہنڈن میں ہے۔ جو لندن سے  
چند میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ آپ کی بقول ایک  
انگلیسہ میں محفوظ ہے۔ کل تک وہ آپ کو اسی طرح  
مروہ سمجھتی تھیں جس طرح آج آپ انھیں،  
اب ملڈرڈ کے چہرے سے غصے کی علامتیں  
دور ہونے لگیں۔ تھوڑی دیر تک وہ کچھ غور  
کرتی رہی اس کے بعد بولی۔ ”لیکن میرا بہتر  
تعمین کیونکر معلوم ہوا؟“

ایٹھل ”اگر میں اس سوال کا جواب دوں  
تو آپ کے شکوک پھر تازہ ہو جائیں گے۔“  
ملڈرڈ ”تو یہ مجھے تم تشریف لجاؤ! اسی  
میں خیریت ہے؟ درمیان میں ہی طرح پیش آئی  
میرا مزاج بہت خراب ہے۔“

ایٹھل ”میں آپ کا غصہ برداشت کرونگی،  
لیکن صرف اسے ٹھنڈا کرنے کی امید پر میں  
پھر درخواست کرتی ہوں کہ ذرا غصے سے اپنے  
آپ کی والدہ اور ویسی سہیل سے ملاقات ہوئی ہے  
میں بھی ان سے مل چکی ہوں، انکی عین خواہش ہے  
کہ آپ اپنی والدہ کے پاس رہیں اور بیٹھیں  
اس آوارہ گری اور امید و بیم کی حالت میں  
رہنے کے انکے عمل میں اطمینان و آسائش کے  
ساتھ بسر کیجیے۔ یہی وجہ ہے کہ کونٹ الوینز نے  
آپ کا پتہ دریافت کرنے میں ہتھ دھر کر رہی ہے۔

ملڈرڈ "عجب ہو کہ ان لوگوں نے مجھے نفرت  
دا کر اہ کی تعلیم نہیں دی!"

اتھیل "ذرا ٹھہرے اور مجھے سب زیادہ ضروری  
بات دہاقت کرنے کی اجازت دیجیے کیا اب آپ کا  
اطمینان ہو گیا کہ آپ کے ساتھ کوئی دغا بازی نہیں  
منصور ہو؟ بلکہ نسبت دہرا باقی؟"

ملڈرڈ "اگر تلو میری طرح دنیا کی دغا بازیوں  
اور تجربہ یوں سے سابقہ ہوا ہوتا تو تم بھی میری طرح  
ہمیشہ بدگمان رہتیں، اور اب تک اتھارا پورا اطمینان  
نہوتا۔ خصوصاً صاحب وہ دغا بازی رو میوں کی  
جانب سے سچ جکا تا میری لباس نہایت ہی عمدہ  
اور باطن میں ایک سخت خطرناک فوج پیک تھا جو"  
اتھیل "مجھے یہی بات سے واقفے گزر چکے ہیں،  
تاہم تب قدر ثبوت بن نے آپ کے سامنے پیش  
کیا آپ نہیں کہیں کہ میں نے جو گئی ہوئی"  
ملڈرڈ "مگر مجھے اب اطمینان نہیں۔ تاہم  
میں تمہارے ساتھ چلوں گی،"

یہ کہے ملڈرڈ نے کپڑے پہنے اور اتھیل  
کے ہمراہ رہنے سے نیچے اتاری۔ دونوں ایک ہی  
ساتھ مکان سے باہر نکلیں اور اتھیل ملڈرڈ  
کو گولڈن اسکوئر میں لے چلی۔

اتھیل دو آگے ٹاڑی کھڑی ہو اور آپ  
لو جہان سے دریافت کیے، اپنا اطمینان کر لیتی ہیں  
ملڈرڈ "جسٹ تمہارے لگا کے کیا تم خیال  
کرتی ہو کہ اگر وہی دغا کرنے پر آمین تو وہ مجھ کو

کام لیا تاکہ آپ کی والدہ آپ سے نامہ پیا کر سکیں  
میں نیدی لنگیورٹ کے ساتھ رہتی ہوں اور میری  
بھریاں بلکہ محسن ہیں۔ اور میں یہاں یہی غرض  
سے حاضر ہوتی ہوں کہ آپ کو مناسک آپ کی والدہ  
کے پاس لیاؤں جو آپ کی راہ دیکھ رہی ہیں۔  
ایک مرتبہ ملڈرڈ نے یہ غور و خفا سے  
کام لیا اور اس کے بعد کسی قدر فریج میں بولی۔  
ابھی اتنے دو تصویروں کا ذکر کیا تھا؟"

اتھیل "ہاں ایک تو میں نے اپنی والدہ ہی  
کے البم میں دیکھی ہے، اور دوسری۔  
ملڈرڈ "اباات کاٹے؟" دوسری وہی جیسی قدر  
چھوٹے پیمانے کی ہے؟"

اتھیل "میں نہیں سمجھتی کہ یہ راز بھی مجھے بتا دینا  
چاہیے۔"

ملڈرڈ "جلدی تا فوراً میرے بھائی کے ہاتھ پر تازہ  
ہو جائیگے؟"

اتھیل "ایک ناکہ اس قدر جاننے کا حق بھی  
ہو کہ اسی بیٹی اکثر اس کا خیال کیا کرتی ہو۔  
ملڈرڈ "اس کا کیا مطلب؟"

اتھیل "وہ سب کل میں نے وہ تصویر دیکھی تھی  
شاہزادی راکر انا کے پاس دیکھی تھی؟"

ملڈرڈ "بشاش ہو کے ہاں ہاں ٹھیک ہے!  
پوری دیر نے اپنا قول پورا کیا۔ ایک قدر تمہارے  
نہیں میری بیٹی کہ تو سکھا دیا گیا ہو کہ میں مدد  
اتھیل "لیکن رہا اپنی انکی نشانی خیر نہ تھی۔"

کو یہ نہیں سکھا سکتے ہیں کہ جو پتہ بتانا منظور ہو  
وہی بتائے؟

اتنے میں دونوں کا رُئی تک چٹکیں  
اور کوجبان وغیرہ ملے نہ ہو دیکھ کر تعجب نہ انداز  
سے کہہ کر اٹھے۔

اتھیل دو اٹھین بھی اُسی شاہت پر تعجب ہوا  
ملہڑو مکس جی لین اسکی تصدیق بہت جلد ہو گئی  
یہ کہتی ہوئی ملہڑو کا رُئی میں گئی اتھیل  
بھی ملہڑو کے پہلو میں بیٹھی اور کوجبان کی طریت  
دیکھنے لگی۔ ہونی۔ مکان ۱۱

کا رُئی تیزی سے رہا۔ ہونی اور ملہڑو  
اتھیل کو مٹا طے کر کے کہا۔ ”مسٹر ریور! اگر آپ  
باتیں صحیح نکلیں اور پتہ کار کنا مشک ہو تو میں تمام  
زندگی تمہاری جہانمند ہونگی لیکن بخلاف اسے  
اگر میرے ساتھ پھر وہی دغا ہوئی تو مجھے اپنا خونخوار  
دشمن سمجھنا۔ دغا کا حال کھلتے ہی میں پھر شریکی طرح  
جھپٹ پڑوں گی اور اگر دونوں نہیں تو ایک سنگھ  
مذہب ہی نکال لوں گی۔ اس طرح زندگی بھر کے لیے  
کانا کر دوں گی اور تمہاری جی جان بچاؤ نہ ہو جائیگا  
اتھیل کو تکلیف کہ۔ ”خدا نہ کرے۔“

ملہڑو۔ ”کانی شہر الہ میں آ کر جاؤں۔“

ملہڑو۔ ”اے بیٹے! اگر تیری کوئی تربت ہو تو  
تصدیق آخری موقع مل سکتا ہے۔ ابھی مجھے صاف  
صاف کہہ دو اور مجھے جانے دو۔ امین تمہاری دورت

پر ترس کھا کے تھیں چھوڑ دو گئی۔“  
اتھیل ”میں سناپ سے کوئی غلط بات نہیں  
کہی۔ نہ ایسی خوفناک دھمکیاں نہ دیکھے۔“  
ملہڑو۔ ”اگر تھیں ایک چھوڑ دو مرتبہ لو باسک  
میں جلا وطن کیا گیا ہوتا اور تم دونوں مرتبہ  
وہاں سے اپنی ماں کے بھائی جوتین یا تھیں  
اُن شیطان سیرت انسانوں سے سابقہ ہوا ہوتا  
جن سے مجھے متواتر سابقہ پاتا تو تم بھی اسی قدر بدگمان  
ہوتیں اور ایسی ہی دھمکیاں استعمال کرنے پر  
مجبور ہو جاتین۔“

اتھیل ”دوہا! آپ کتنا بہت بجا رہے۔“  
اسکے بعد ایک طولانی خاموشی چھا گئی مسٹر ریور  
نے گاڑی سے نکل کر لیا لیکن ملہڑو ہنوز  
بے چین اور بدگمان تھی اسکی نظر بھی جمالی کے  
باہر جاتی تھی اتھیل کے چہرے کی طرف اسکے دل کا  
حال دریافت کرنے کے لیے پلٹ جاتی۔ اسی حالت میں  
تھوڑا وقت گزرا اور لندن کی آبادی ختم ہوئی۔  
اب ملہڑو اور زیادہ کشمکش سے چاروں طرف  
نظر دوڑانے لگا لیکن جب وہ اتھیل کے چہرے پر  
نگاہ ڈالتا ہے۔ ”تو اب بکائی ہوئی ہو۔“  
آخر کار وہ پالتے ہوئے آ رہا ہے اب کو رہا ہوئی  
تھی وہ ملہڑو پہنچی۔ بہت ہی ہنستا ہنستا  
اتھیل ”میں یہ سب ہی پڑھاؤں تو میں کچھ نہ  
ملہڑو۔ ”اسے کیا کہتے ہیں؟“  
اتھیل ”بہت دن کو رہا۔“



سے کام نہیں لیا اور ہستی سے بولیں ۲۲ ملڈرڈ  
مجھے سے بہت سی باتیں کہنا ہیں جن تم سے اپنی  
شامت اعمال دہر ہو وہ حرکتوں کی حقیقت بیان  
کر دوں گی۔

ملڈرڈ (بغور دیکھ کے) "آمان! میں آپ کا مطلب  
نہیں سمجھتی۔"

لیڈی لیننگپورٹ وہ چلو اور ڈرائنگ روم  
میں چلو اور ان کیلے میں باتیں ہو گئی۔

ملڈرڈ وہ دیر کان باہر سے بہت ہی بدنام معلوم  
ہوتا ہے، حالانکہ اندر سے لیس قدر بادہ خوش خلق ہے۔  
لیڈی لیننگپورٹ "یا ایشہ! کیا اتنی مدت کے  
بعد ملنے پر میں کوئی تاریک قمر غارتھی بہت  
معلوم ہونا چاہیے؟ او چلاری ملڈرڈ ایک  
مرتبہ پھر میرے گلے لگ جاؤ!"

اب ملڈرڈ اپنی ماں سے بھی زیادہ شکایت  
کے ساتھ بغلیں ہوئی! اسے اپنے کسی زمانہ کے  
نہیں ظاہر ہونے کی سالگہ جذبات پھر عود کر گئے۔  
پوسٹ کی بجوار ہوئی، خوب جی کو لے بغلیں کی کا حق  
ادا کیا گیا۔ تاہم ملڈرڈ کو اپنی ماں کی جوان صورت  
عجب میں ڈال رہی تھی اور وہ رفیع عجب کی  
معرض سے کوٹنے کی طرف روانہ ہوئی۔

انقرض دونوں ڈرائنگ روم میں پہنچیں  
اور ملڈرڈ اسے دیکھتے ہی بول اٹھی "ماں! بدلتے  
کوئی چیز ہے! ان میں ایک مذاق کی طرح رونق  
ہوئی! بیان بیشک مجھے فرست ہوئی رہ کر بہت

میں بیان آکے خوش ہوئی۔"  
لیڈی لیننگپورٹ "کیوں؟ کیا تمہیں بیان  
آنے میں کچھ تامل تھا؟ کیا تمہیں اپنی ماں سے  
بھی ملنے کی آرزو نہ تھی؟"

ملڈرڈ وہ بیشک تامل تھا! اس قدر تامل کہ میں  
کسی طرح نہیں آتی تھی؟ "یہ کیلے ملڈرڈ نے اپنی  
کریم خوردہ شالہ دے پڑی تو پتی آثار کے ایک  
کنارے رکھی اور ایک محل سے منڈھی ہوئی  
آرام کر سی رہی تھی اسے دماغ ہو گئی جس طرح تھیل  
نے آئے کہ اسے کمرے کا مکان میں پایا تھا۔

یاد رہے کہ یہ وہی آدمی جو اس، الہوالی  
نصویر میں کھائی گئی تھی! اور لیڈی لیننگپورٹ اس  
اور پر نور اچھوتی ہوئیں۔ انہیں معلوم ہوا کہ گویا انہی  
بیٹی اب بھی وہی ہی رہی ہیں بائیس برس شہر تھی،  
اور گویا وہ تصویر اچھوتی گئی ہو، ان خیال الہوالی  
محو ہو گئے وہ ملڈرڈ کے سامنے ایک کمرے پر پہنچیں  
اور دروازے سے بغور دیکھتی رہیں۔ ملڈرڈ اس  
شان سے تھیلی ہوئی تھی کہ گویا بجائے گھٹون کے  
برسوں سے اسی محل میں رہتی ہو۔ صرف ایک چیز  
چٹائی کھاتی تھی اور وہ تنکی ذلیل بوٹھاک ملی۔  
لیڈی لیننگپورٹ "ماں! واقعی تمہیں بیان  
آنے میں تامل تھا؟"

ملڈرڈ "بیشک! آمان! میں سو اس قدر قریب  
کے اور کیا تپاس کر سکتی تھی؟"

لیڈی لیننگپورٹ "قریب! تو بہ! کیا میری

اتھیل کے بھولے بھولے تیور دن نے بھی  
اتھیل یقین نہیں دلایا

ملڈرڈ (تمہارے لگا کے) ”بھولے تیور بیشک!

کیا میں ایسی احمق ہوں کہ کسی کے بھولے بھولے

تیور دن پر دھوکا کھا جاؤں؟ بہر کیف چونکہ

اب کوئی فریب نہیں معلوم ہوتا لہذا اگلی آٹھ

کے دانت اور آٹھ عین سلامتی گئیں ورنہ

میں دو دن کی حیثیت بگاڑ دیتی!“

اس گفتگو سے لیڈی لینگیورٹ لرز گئیں

لیکن اپنی بیٹی کے گزشتہ واقعات یاد کر کے

بولیں: ”ہا! بیٹی تمہارے صیغے میں

جسکا اثر اتنا بکواسی ہو۔“

ملڈرڈ ”ابھی آپ مجھ ترس کھانے کو رہے

ویسے اچھے یہ بتائیے کہ وہ کونسا سوچ بچی

بدولت آپ بجائے ساتھ برس کے چالیس برس

کی معلوم ہوتی ہیں؟“

لیڈی لینگیورٹ ملڈرڈ! مجھے ذلیل نکلا

میرا خیال تھا کہ یہ قصہ خود ہی بیان کر دئی

لیکن اب مجھ میں اتنی طاقت نہیں۔“

ملڈرڈ بات کاٹ کے ”ذلیل کرنی بھی ایک

ہی ہوتی! سبحان اللہ! میں تو آپ کی تعریف“

لیڈی لینگیورٹ ”ملڈرڈ! ملڈرڈ!“

ملڈرڈ ”اتان یہ کیا حاکم ہے؟ میں چاہتی

ہوں کہ آپ اپنا راز مجھے بیان کیجئے تاکہ جب

میں بوڑھی ہوں تو یہ باتیں میرے بھی کام آئیں!

آپ کے بال بال سیاہ ہیں۔ اور لطیفہ کہ انہر

خضاب کارنگا نہیں معلوم ہوتا۔“

لیڈی لینگیورٹ ”ملڈرڈ!

ملڈرڈ ”نہیں۔ بلکہ انہیں قدرتی چمک ہے جو ہر

آپ کے دانت بھی میری طرح سفید اور میداغ ہیں“

اپنے دانتوں کی سفیدی اور مضبوطی دکھانے

لے ہنسے ”اور آپ کی رنگت بھی خوب کھڑی ہوئی جو“

لیڈی لینگیورٹ ”ملڈرڈ!“

ملڈرڈ ”آپ ناک ننگ سے بھی خوب دوست

ہیں۔ ماضی اللہ آپ کے ہاتھ پاؤں بھی خوب

بھرے بھرے ہیں، اور ذیل ڈول ایک پلیس ل

نگین مزاج سیوہ سے مشابہ ہے۔“

لیڈی لینگیورٹ ”ملڈرڈ تم میرے بھوپان

بھونک رہی ہو!“

ملڈرڈ ”ہنسے سبحان اللہ! کیا تعریف بھی گناہ

ہے؟ ادھر! اتان اگر قدرت آپ پر ایسی ہی

مہربان ہو اور اُن سے آپ کے جادو میں ایسا ہی اثر

بخشا ہو تو آپ کو جاسے برا ماننے کے مالک نہ پائے!“

اس مرتبہ لیڈی لینگیورٹ کے منہ سے زیادہ

سخنی کے ساتھ ”ملڈرڈ! ملڈرڈ! ملڈرڈ! اور پھر مدنی سی

جھاگتی بھڑکی دیر کے بعد اپنی حالت نبھانے

وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئیں اور پیار سے اپنی

بیٹی کے گال تھپ تھپانے کے بولیں: ”میل تھیل

کو بھیجی ہوں وہ سنے ساری حقیقت بیان کر دئی

یہ لکے وہ کرے سے علی گئیں! اور اب

ملڈر ڈیپر اپنی کرسی پر روا تو ہو کے دل ہی دل میں  
کہنے لگی۔ خدا دعا یہ کیا اسرار ہے؟ کچھ عقل  
نہیں کام کرتی! صرف اتنی بات سے سنکین ہوتی  
ہو کر مجھے بیٹھنے کا ٹھکانا مل گیا۔ اگر میرے روی  
دشمن بھی مجھے جیل سے بیٹھنے دیں یا

## بیالیمون باب

ملڈر ڈیپر میں

اس پریشانی اور الجھن کو مٹانے کی غرض  
سے ملڈر ڈیپر اپنی کرسی سے اٹھ کر ڈانگ روم  
کے کمرے کی سر کرنے لگی جو فاسٹ خوشنما میز  
اپنا جواب نہیں کہنے تھے کہ میں خوشنما تو رہتا ہوں اور  
خوبصورت کھلونے رکھے ہوئے تھے کہ میں نفس دوستی  
پہلو لٹان چھنے ہوئے تھے کہ میں نا اور نا یا بظرف  
عمرہ عمرہ آتش دان کو بجھنے والی چیزیں قدر آدم  
آئینے قیمتی جھارنہ نوں ریشمی جیسے اعلیٰ  
صناعیوں کے نمونے اور ہر قسم کی بیش بہا چیزیں ان  
کمرے کی آرائش و خوبصورتی میں حصہ لے رہی  
تھیں بعض چیزوں پر متعدد دکاندارین رکھی ہوئی  
تھیں جنکی جلد میں نہایت ہی خوبصورت تھیں۔  
انہیں جلدوں میں ان کی لمبی کتاب ہی نہ آئی  
جو چند سال پیش پیر کے خطاب یافتہ لوگوں کی خدمت  
تھی اس کتاب میں ملڈر نے لیٹنگورٹ کا  
نام تلاش کیا اور بالآخر اسے معلوم ہوا کہ اس میں

مس میلکم سے شادی کی چراؤ ڈو ویلکم اسکور  
متوفی سوداگر سینٹ پیٹر برگ لندن کی ڈھکری  
ملڈر ڈیپر اپنے دل سے دوغراؤ ڈو ویلکم اسکور  
میں ہوئی! وہ ایک بوہنکی جیسے سا تھوڑا سا  
کا نکل حسوا! غلطی کیونکر واقع ہوئی؟ یا نہ ہو کا  
کس طرح دیا گیا؟ اور یہ کونسی کارروائی ہوئی کہ میری  
والدہ کا دریاغیہ تو اس میں ڈوب جانا شہر کر دیا گیا؟  
ابھی ملڈر ڈیپر اس حیرت و تعجب میں غرق  
تھی کہ بکایک دروازہ کھلا اور اسے داخل کر کے  
داخل ہوئی۔

ملڈر ڈیپر اسے داخل کی طرف دیکھ کر مستحضر ہوا  
میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تمہارا بیان صحیح ہوگا  
اور سب باتیں ٹھیک نکلیں تو میں تمہاری قبول  
سے شکریہ ادا کروں گا۔ خدا کو اہو کہ اس وقت میرے  
پاس کوئی چیز تمہارا بدلہ دے کے لائے نہیں ہو۔  
حالانکہ مجھے یقین ہو کہ میری ان کی توجہ سے  
میری یہ حالت نہ رہے گی۔

اسے داخل ہو کر آپ نے میرا شکریہ ادا کر کے مجھے سب کچھ  
دیا۔ میں نے آپ کو کوئی فریب نہیں۔  
ملڈر ڈیپر بات کاٹ لے "کیا انہوں نے اس وقت  
دوسروں کے خوف سے میری اس بات کو بھی جی  
اجبی مان لے؟ اس نے میں بھی جیسے ملنے کی باب  
بالکل امید سے میرے رونے کے طے سے جاری تھے۔  
اسے مالیشان محل میں ہو چکے تھے مجھے سہ قدر  
اطمینان نہیں ہوا کہ کچھ ایک گھری کے بعد

دوسری گھڑی بھی چین سے گزرتی ہو۔

اتھیل کو آپ کوٹ الاؤٹن کی طرف سے  
اطمینان رکھیے تاکہ والدہ نے بھی تجھے تاکید  
کر دی ہو کہ کوٹ کی طرف سے آپ کو مطمئن کر دیں  
اور یقین لادوں کہ انکی عین مرضی ہو کہ آپ اس  
محل میں باسائش کریں اور اس حالت میں  
وہ بجائے ضرر پہنچانے کے حتی الامکان سلوک و  
مراعات سے پیش آئیگی۔

ملڈرڈ نے یہ سنا تو نہیں سہی۔ بلکہ تجھے اسکا یقین ہو۔  
میں یہ جو حکم بھی اٹھا لوں گی اور اُنک رو میں  
چاروں طرف نظر دوڑا کے ہر طور پر جگہ ایسی  
نہیں کہ جلد چھوڑ دی جائے۔

اتھیل دو میں یقین دلاتی ہوں کہ انکی والدہ کو  
آپکا بہت بڑا خیال ہو وہ آپکی خوشی کے لیے کوئی  
بات اٹھا نہیں دیں گی یہ اٹھاؤ گی مکان ہو  
اور اب اسے آپ اپنا گھر بھیجے وہ روٹھیں اور آپ  
انکی دولت میں جھٹکار اپنے بعد بھی وہ آپکو دھمکند  
چھوڑ جائیں گی یہ کہ بہت شفقہ نہ ہو باقی کہہ سکتے ہیں۔

ملڈرڈ نے بات کاٹ کر کہا: "ہاں، اب کوئی شرف  
ہو نا چاہیے۔" اتنے ہی دیر میں وہ چلے گئے۔  
یہاں تا با با و ماں یہی بر لالہ ہو گئے تھے۔  
یہاں تا میں گزرتی رہی۔ کوٹ سے پاکہ چین ہو  
شاید بھلا رہے۔ تا میں سے ہی سے کوئی ضرر ہو  
ہو گی۔ اتنی وہ متاثر نہ ہو کہ اسے اسے اور اب ملڈرڈ  
کا کہنا تھا کہ وہ دن میں سوچ اٹھا۔

ان باتوں سے اتھیل کو سخت ملال ہوا۔  
اور اسنے ارادہ کیا کہ ایسی عورت کے پاس سے  
چلی جائے جسکا مزاج خراب ہو لیکن ملڈرڈ کی  
سرگزشت یاد کر کے اسنے طرح ہی دنیا مناسب سمجھا  
اور سنجیدگی سے بولی: "ہاں یہاں تو ایسی ہی  
بات ہو جسے بے پروائی کی محبت کتنا چاہیے۔  
قریب قریب ایسی بات جیسے بے غرض دوستی!"

ملڈرڈ کا ملازم تھوڑے سے "ہر گز نہ ٹر لو" کا  
تم بعض نامعلوم باتیں بیان کرنے کے لیے بھیجی  
خبر کا معلوم ہو ہوا۔ دوسری ہو۔ تم جانتی ہو کہ کیا  
معتہ ہو؟ اور اب اتھیل نے وہ یادداشت والی  
کتاب کھولے دکھائی جسکا ذکر پہلے آچکا ہو۔

اتھیل "سب باتیں آپ سے کہہ چکا ہوں آپکی  
والدہ خود ہی بیان کرتیں لیکن کچھ ایسی باتیں  
چھڑ گئیں کہ وہ خاموش ہو رہیں۔ آپکو ابھی  
معلوم ہو جائیگا کہ ایک ماں کے لیے اپنی بیٹی کی  
زندگی میں ایسی باتیں حقیقت ایک قسم کی  
ذلت تھیں کہ نہیں۔ اور یہ کہ مجھے ان باتوں کی  
دکھت کس قدر چاہی ہو۔"

ملڈرڈ نے اسکا شک سے ڈیواری مسٹر ٹر لو  
پتھ کھانا۔ لیکن اسے کہہ دیا کہ تم جانتی ہو کہ مجھے  
جمیدواروں سے کسی نفرت ہو اور ایسی باتوں  
کو میں ہمیشہ قریب ہی لیا کرتا ہوں۔  
اتھیل نے جب آپ میری محبت سے واقف ہو گئے  
تو میری نسبت انکی دیوانہ پن سے نہیں بہتر



ایٹھل "آب کچھ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔  
میری دانست میں آپ سب باتیں سمجھ گئے؟"  
ملڈرڈ کو سکستہ سا ہنوا گیا، اور تھوڑی دیر بعد  
وہ گہرے خیالات میں ڈوبی رہی۔ بعد ازاں  
کلکھلا کر ہنس پڑی اور بولی "چھوٹے بیٹے!  
اجھا تاڑا ہوا! ایسی کہانی میں نے بھی کبھی  
سنی تھی!" اور اب پھر ملڈرڈ کا قصہ تمام  
کمر و ن میں گونجنے لگا۔

ایٹھل (جرات کر کے) "میڈم! یاد رکھیے کہ یہ آپ کی  
والدہ ہیں چہرہ آپ معذرت کر رہی ہیں۔"  
ملڈرڈ "یہ اس بات کا بخیرین ثبوت ہے کہ میں  
انہی جالاکوں پر نا اطمینان نہیں ہوں کیا واقعی  
وہ مجھے مردہ سمجھ کر میری قتل کر رہی تھیں؟ کیوں  
تم تو میری ماں کی طرف سے مجھے کھینچ کر نکال  
رہی ہو۔ یہ کیفیت مجھے اتنا پوچھنے کی اجازت  
ملنا چاہیے۔ کہ آیا میں انہی ماں سے قلبی محبت  
کی امید رکھوں یا نہیں؟"

ایٹھل کو اس سوال کا کوئی جواب نہ  
بن پڑا اور خاموش رہ گئی۔

ملڈرڈ "ابچہ! مجھے معلوم ہو گیا کہ میری ماں  
نے میرا ناخدا و عیسٰی قتل کر کے عزت حاصل کی  
ہے لہذا میں اس راز کو جگہ فاش نہیں کروں گی  
بلکہ میں خوشنودی کے ساتھ تبدیل سیاست کے  
راز سے مجھے بھی آگاہی ہو گی۔"

ایٹھل "میں احتجاج کرتی ہوں کہ آپ اس میں

اگر آپ کو ایسی ہی جلدی ہو تو نیچے آپ کی والدہ  
لیڈی لیننگپورٹ سا سالہا سال تک نیا میں رہتی  
اصلی عمر سے بہت زیادہ کم عمر معلوم ہونے کی  
عادی رہی ہیں۔"

ملڈرڈ "اتنا تو میں خود بھی تجھاس کر سکتی ہوں  
لیکن حسین کوئی نقصان نہیں۔"

ایٹھل "انہوں نے بیوہ سلیم کی حیثیت سے  
لارڈ لیننگپورٹ سے شادی نہیں کی۔"

ملڈرڈ اس سے بھی کچھ غصہ میں نہ ہونے  
شادی کرنے اور جائداد پر قبضہ پانے کی وقت سے  
کوئی نام اختیار کیا۔"

ایٹھل "یہ انکی ذاتی جائداد ہے چہرہ قابل  
ہیں۔ لارڈ لیننگپورٹ کے پاس اس چھوٹے سے  
علاقہ ہنڈن کورٹ کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ لیکن  
آدم بریئر ملڈرڈ "آپ کی والدہ نے لارڈ لیننگپورٹ  
سے جینیت بیوہ سلیم شادی نہیں کی بلکہ سلیم  
کی حیثیت سے یعنی جینیت بیٹی کے وجود میں  
مان کے۔"

ملڈرڈ (مطلب سمجھ کر) "آہ! اب مجھے خیال آیا  
میری ماں کا نام ان لوگوں میں دکھایا گیا تھا  
جو دریائے نیوا میں ہلاک ہوئے۔"

ایٹھل "ہاں۔ اور اسی روز سے آپ بھی  
منفقوہ و اخیر ہو گئیں۔"

ملڈرڈ "ہاں۔ اور اب ملڈرڈ "میں انہوں  
سے باطل پرزدہ اٹھ گیا۔"

اچھا سن کر یوں سنوا سر دست میری مان کو  
ایک سین ملگسی۔“  
ایچھل ”ہن“ اس خیال پر پہلے اچھل کے  
چہرے سے دلی اطمینان کے آثار ظاہر ہوئے۔  
مگر فوراً ہی وہ متفکر نظر آنے لگی۔

ملڈرڈو انور دیکھے؟ کہ اس طرح سی سی پیس؟  
ایچھل ”کچھ نہیں، لیکن بیخیال کر کے کہیں  
صریحی جھوٹ بولا اچھل کے چہرے پر شرم و مذمت  
کی ہلکی سرخی دوڑ گئی۔

ملڈرڈو نہیں کچھ تو کو! اس وقت صاف صاف  
باتیں ہونا چاہئیں،

ایچھل (منوران تیورون سے) ”اگر آپ میری  
راست گوئی کا امتحان لیتی ہیں تو بسم اللہ“

ملڈرڈو ”ہی تو میں چاہتی ہوں ابھی تم خوش  
معلوم ہو میں ابھی ناخوش۔ آخر اس کا کیا سبب؟“

ایچھل (دخوش تو میں اسلئے ہوئی کہ جو بڑا بڑا  
آپ نے بیش کی اس سے آپ کی ”تکارا (ٹشٹا بڑا)“

نہیں ہوتے پائیکا۔ (او ناخوش یا متفکر اس لیے  
کہ بیان آپ کی موجودگی بجائے اس کے کیا یہ غریب

کا خاتمہ کرے اسے اور بھی واضح کر دیگی،  
ملڈرڈو ”تاہم اچھل تم اس راز کو پوشیدہ رکھو گی

اور اگر کو نہ۔ (وٹنٹر کے دل میں کوئی بڑائی نہیں  
تو وہ بھی جھپٹائینگے، لیکن ایک شخص سے نسبتہ

نہج ہے۔“  
ایچھل ”وہ کون؟ (تھپاس دوڑا کے شاید

میں دخل نہ دیجیے۔ آج کا دن خود ہی گوارا نہ کرے گا  
ملڈرڈو ”ہاں ناگوار تو ضرور ہے! خیر سے میں اپنی

مان سے طر کر لوں گی۔ اب اس بارے میں تمھاری  
کیا صلاح ہے؟ میں بیان پٹی کس صفحہ سے

ہن سنتی ہوں جب میری اور مان جان کی عمر  
میں کوئی فرق نہیں! علاوہ ہرین اس

اجتناب ضرور کو دینا کیا کہے گی؟  
ایچھل ”میں بات تو قائم غم۔ جی۔ ہی عرض

سے میں نے آپ سے کہا تھا کہ نوکروں کے سامنے  
کچھ نہ کیے۔ اس لحاظ سے میں نے عرض کیا تھا

کہ نہیں معلوم ایک حاملہ خاص میں آپ کی  
والدہ کو کونسی صورت اختیار کر سکی گی۔“

ملڈرڈو ”کیا نوکروں کو کوئی بات نہیں معلوم؟“  
ایچھل ”بالکل نہیں۔“

ملڈرڈو ”کیا کسی کو اس کا گمان بھی نہیں کہ میری  
مان کی ایک زندگی نہ ہو جو وہ؟“

ایچھل ”حقیقت حال سے کوئی بھی توقع نہیں  
ملڈرڈو ”لیکن میری مان کا سن تو تمھارے

سوا اور لوگ بھی جانتے ہو گئے ہمنگوا کی وہ  
ایچھل ”میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔“

ملڈرڈو ”خدا صمد یہ کہ پیاری ستر پر صرف  
معتقدین کی راز دار ہو؟“

ایچھل ”جو ہی؟“  
ملڈرڈو ”بہت پسند زیادہ شکل میں رہا۔

دو ہی چالیفٹوں میں اس کی پوری تصویر ہوتی ہے۔“

مینڈروا مل ۹

ملڈروا مل ۹ لیکن بعض وجہ سے مجھے اس سے کوئی خوف نہیں میری طبیعت کھونا اُسے لیے خود متفرج ہو لیکن اگر اُس سے کوئی تھان نہ لجاوے تو مجھے خوفِ انعام نہ مل سکتا ہے میرے لیے اچھی دہشتی اسی وقت تک بخود ہی جو صواب رہی اُسے شہر دیتے ہیں لیکن اگر یہ سچ ہو کر رہی ہے آئندہ ستا تا نہیں چاہتے تو مینڈروا مل یا تہذیب سنانپ سے زیادہ حقیقت نہیں کہتا اس حالت میں جو تہذیب میں سے پیش کی ہو اس میں کوئی نقصان نہیں معلوم ہوتا۔ لہذا یہ کہ میری زبان کو ایک ہر ہر کی باز یاد سے زیادہ یہ کہ لیدی لینڈ پورٹ بودہ تہذیب کسی جیسے رہے۔ تو اس سے مراد ہے جسے عقیدہ سبطہ میں بھی میں ملے رہی میری بات نہ کاؤ اگر کوئی پوچھے کہ تو کیا جاسکتا ہے کہ مسٹر ملکہ اور مسودا اگر سیمینٹ بریڈ سبرگ جیٹا اسی شہر میں ملے گا۔ میں انتقال ہوا وہ مینیاں چھوڑ کے گئے تھے۔ اور چونکہ اب بہت زمانہ گزر چکا لہذا کوئی شخص ایسا بھی نظر نہیں آتا جو زیادہ چھان بٹانا اسے بل کر جلاوا اور میری زبان سے کہہ دو کہ سب تو کچھ آٹھام ہو گیا۔ اور جی رہی باتیں تو کروں کہ سچی دیکھا میں اور اب زیادہ تشویش کی ضرورت نہیں۔

اجمل آہستہ آہستہ کمرے سے باہر نکلے اور قبل اس کے کہ وہ مینڈی لینڈ پورٹ کے پاس جاسے تنہائی کی غرض سے ایک سو اور کمرے میں پہنچے

جہاں ایک کمری پر بیٹھنے پناچہ دو دنوں پہلے سے چھپا لیا اور رو کر کہنے لگی۔ "خدا اوڈا لیا لیا اندھیر ہو گیا کسی مکاریوں کا چال بچھا لیا پتہ آف افس اس قدر غلاف ظلم امان مٹی کو مٹی نہیں کہ کھلی مٹی اپنی غارت سے پرچھوڑ ہو اگر ایسا نمو تو کام ہی نہیں چل سکتا یہ کہتے مجھے اس سے چند ان بحث نہیں، میرے لیے وہ ایک بات قابلِ غور ہے اور وہ یہ کہ کیا میں میں اب اس جگہ زیادہ ٹھہر سکتی ہوں؟ کیا میں عزت بدگھڑی ٹھہری ایسا ناقابلِ قبول سنتی ہوں کہ یہ دونوں جہتیں بد ہیں۔"

اب قبل کی جھلی سیدھی سے وہ غلطو موٹی طرز پر پیش کی۔ ان میں سے اس کا راز مشکل ہے اور سبکی روح ان مکاریوں سے پامال ہو جائے گی۔ تاہم اسے اس حد سے کامی خیال آیا جو لیدی لینڈ پر پٹانے آئندہ کیلئے کیا تھا۔ اور اسے خیال لیا کہ میں یہ ہے۔ کی سلاستی کے لیے ہر طرح کی جہریوں میں کوئی مہم جوں اور ہر قسم کی پتہ بازی سے کام لینے کی تدبیر ہے۔ اب اسے آئندہ پوچھو ڈانے حواس پرست کیے اور قصد کر لیا کہ بغیر دیکھتے ہی کہ م نہ کر بیٹھوں گی۔ ان خیالات سے سادہ لیدی لینڈ پورٹ کے کمرے کی طرف جا رہی تھی کہ وہ پتہ بازی سے پہلے ملے۔ تھیں۔ اور چھپائی کے لئے لکھنے والی لکھنے والی تھیں۔

نہیں کہتا: "دیکھو مجھے بوجھے،" فی بات نہ کرنا چاہیے  
 لیڈی لینکسپورٹ سے ہنسے: "اسٹیل نے ملکہ کے  
 کی تجویز میں شرح بیان کر دی۔ یہی بات ہندی کی  
 کے دل میں بھی تھی، جس سے زیادہ جیسے تجویز  
 موجودہ معاملات میں نا ممکن تھی لطف یہ کہ ایک ہی  
 روز پشیم رومی سفیر کے سامنے وہ دعویٰ کما حقہ  
 کہہ چکی تھیں کہ آج سے تمام ملک ریون کا خاتمہ  
 ہو جائیگا اور پشیم ریون کا تعلق قسطنطنیہ سے  
 اٹلی زبان سے ایسے کلمے نکلا دیے تھے لیکن قدرت  
 واطینان کے وقت وہ اپنی جان سے زیادہ غریب  
 شوقینی کو ایسی جلد ترک کر دی تھی لیکن یہ کہتے  
 مگر انصاف سے دیکھا جائے لیونکہ بہت سی باتیں  
 انہیں قابل ترقی بھی تھیں، تو وہ اس بیٹی سے  
 دست بردا ہونے سے بھی زیادہ کسی قربانی کو قبول  
 نہیں جانتی تھی کہ بعد از مدہ ملی تھی۔ مادرا اسکے  
 انہیں کافی امید تھی کہ اس سے کوئی فراموشی نہ  
 ہوگی، اور کوئی دولت و رسوائی بھی نہیں تصور نہ  
 یہی وجہ تھی کہ جب اسٹیل نے اسے ملکہ کے پاس  
 کی تو اپنی حالت اس مجرم کی طرح ہو گئی جس کو ملکہ  
 سے دے کر دیا گیا ہو کیونکہ ملکہ اسے اپنی بیٹی کہ  
 بغیر کسی غصہ تھی اسے اپنے پاس نہ سنبھالیں اور  
 انکی داسا کو پاروں پہلائے تھے انھیں چاہیے  
 نقاب اٹھانے کی بھی ضرورت نہ تھی!  
 لیڈی لینکسپورٹ اسٹیل اب اس میں تھاری  
 نظر میں بہت ہی حقیر معلوم ہو گئی، کیونکہ تم

میری دل کی بات سمجھ سکتی ہو۔ شاید تم خیال کرنا  
 ہو گی کہ چونکہ اب یہ حالہ اتفاقاً انجام پا جانے سے  
 مجھے دنیا میں کوئی کھٹکانہ نہیں رہا، اور اب میرا  
 بہرہ بالکل نکل جائیگا۔"  
 اسٹیل نے یہ آپ جانیں اور آپ کا کام،  
 لیڈی لینکسپورٹ "کیونکہ تم کھڑی کھڑی  
 باتیں کر رہی ہو؟ گویا میں تمہاری دوستی سے  
 محروم ہونے والی ہوں! افواہ! شاید تم خیال  
 کرتی ہو کہ چونکہ اب میری بیٹی انکی ہندو مجھے تھاری  
 خبر گیری میں بہت کم کسی بہ سبب کی  
 اسٹیل نے اس سوچا کہ "آپ نے مجھے اس قدر  
 اور مجھ اور خود عرض کیونکہ خیال کیا؟"  
 کہنے کو تو اسٹیل یہ فقرہ کہ گوری کہ ساتھ ہی  
 اس کے چہرے پر شرم و مذمت کی کیفیت سی رہی  
 دیکھ گئی۔ کیونکہ اسے خیال ہوا کہ میں خود عرضی  
 سے پاک نہیں، اور وہ تمام منصوبے جو چند ہی  
 یہ جیسے تھے اس سے تھے غرض خود غرضی پر ہی  
 عام اس سے کہ وہ منصوبے پسند اس کے ذاتی  
 معاملات میں نہ تھے، نوار انگریز سے زیادہ تعلق ہونا  
 لیڈی لینکسپورٹ اسٹیل کی دلی حالت  
 نہ سمجھتی تھی، "جیسے اسوس ہر کہہ رہی باتوں سے  
 کہہ رہی تھیں وہ چوچا۔ ملکہ معاف کرو اور اپنا دل  
 باتوں ہی اور جانے دو میں تمہاری حسانت نہ ہوں  
 کرتے اتنی ہی ہم سر کر کہ میری بیٹی کو مجھے  
 ملا دیا اب اتنی اور میرا ہی ہو کہ نوکر ہوں سبھی

اطلاع کر دو کہ میری بہن ایک مدت کے بعد مجھے آگلی ہو۔

ایٹھل (جلدی سے) ”اچھا اب آپ انہیں پہن جائیے۔ ابھی آپ کو ملڈرڈ سے بہت سی باتیں کہنا سننا ہیں۔“

لیڈی لیننگپورٹ ”لیکن پیاری ایٹھل تھے میری بات کا کوئی اطمینان بخش جواب نہ دیا۔“  
ایٹھل ”ارے! یہ تو ملڈرڈ کی آواز معلوم ہوتی ہے! شاید وہ مجھے جوچہ رہی بہن میرا کمرہ دریافت کر رہی ہیں۔“

لیڈی لیننگپورٹ ”جاؤ جاؤ ایٹھل جلدی جاؤ! دیکھو وہ کیا کہتی ہیں کس چیز کی ضرورت ہے۔ لیکن خیال رکھو پیاری ایٹھل خوب خیال رکھو (ڈرنگ روم کی طرف دیکھ کر) ان باتوں کا ملڈرڈ کو حیران نہ لگنے پائے!“

ایٹھل نے کوئی جواب نہیں دیا اور جلدی سے چلی گئی۔

”مسٹر ٹریور کمان ہیں؟ انکا کونسا کمرہ ہے؟ کوئی مجھے بتا سکتا ہے؟“ ملڈرڈ کی یہ صدا آئینن شیرھون پر سے آ رہی تھیں۔

ایک خادومہ (دور کے جی بان میڈم میں بتائے دیتی ہوں۔“

ملڈرڈ (بگڑ کر) ”میں نے ڈرنگ روم کی گھنٹی بجائی اور کسی نے جواب نہیں دیا۔“

خادومہ (مؤدب لہجے میں گھنٹی کی آواز افاقہ

نہیں سنائی دی میں نے صرف آپ کو بچا رہے تھا۔“  
ملڈرڈ ”خیر کچھ مضائقہ نہیں، وہ کمان ایٹھل سٹرکچر خود ہی لگائیں! ایٹھل کیا ہی ہتھکڑا کر رہے ہے؟“  
ایٹھل ”جی نہیں یہ ہر لیڈی شپ کا کمرہ ہے۔“  
ملڈرڈ ”خادومہ کو جاننے کے لیے؟ میری بہن کمان باجی کا ایٹھل ہتھکڑا کو کمان کر رہے ہے؟“  
میرے ساتھ آئیے!“ ایٹھل ملڈرڈ کو اپنے کمرے میں لگئی۔

ملڈرڈ ”ایک بات کمون؟ (ایک قدمہ لگا کر) جو ایٹھل کو سخت ناگوار گذرا تم دیکھتی ہو کہ میرے کمرے ایک عالیشان ڈرنگ روم میں بیٹھنے کے قابل نہیں۔ قدمہ لگا کے لہذا تم میری ما — تو یہ میں سے ایک جوڑا مسوقت ہلکے کے لیے عاریتاً لا دو جب تک میرے کمرے میں تیار ہوں میری بہن یا تو واقعی مجھے تیار کریں یا اور کسی وجہ سے تیار معلوم ہوتی ہیں، تاہم اسوقت انکا ایک جوڑا میں اپنے موافق ٹھیک کر لوں گی پس تم جاؤ اور میں نہیں ہتھکڑی منتظر ہوں۔ یا جو کمرہ میرے لیے تجویز کیا گیا ہو وہ بتاؤ۔“

ایٹھل ”دو مین دریافت کر لوں۔“

ملڈرڈ ”چاروں طرف غور ڈالو“ (ہتھکڑا کر) ”وہست اچھا ہے۔ یہ اندر والا دروازہ ہے۔“

ایٹھل (جلدی سے) ”یہ ایک فرنگ روم کا راستہ ہے۔ آئیے میں آپ کا کمرہ بتا دوں۔“

ملڈرڈ ”وہ تم کو پوچھنے جاتی تھیں۔ جاؤ پوچھو۔“

میں بہن ٹھہری ہوں۔“

ایٹھل کو خیال آیا کہ ڈرنگ روم کا دروازہ اندر سے قفل ہو۔ اور اگر وہی قفل ہوگا تو ہر لینڈی شب کی تبدیلی سہولت کے سامان الماری وغیرہ میں بند ہیں۔ اس خیال سے اس نے ملڈرڈ کو وہن چھوڑ دیا اور اپ لینڈی ہینگپورٹ کے پاس چلی گئی۔

ملڈرڈ کا پیغام سننے لینڈی ہینگپورٹ نے فوراً اجازت دیدی کہ جو کچھ اسے مناسب سمجھو لیجاؤ۔ ایٹھل نے تعمیل پر رضا کی اور ملڈرڈ کے قیام کا کردہ دریافت کر کے اٹنے پانوں واپس آئی۔ ایٹھل ”اب اگر آپ میرے ساتھ تشریف لے جائیں تو میں بتا دوں کہ آپ کہاں اس راحت فرمائیگی۔“ ملڈرڈ ایٹھل کے ہمراہ روانہ ہوئی اور اپنے کمرے میں قدم دھتے ہی بول اٹھی ”واہ یہ بھارے کمرے کو نہیں پہنچتا۔ نہ یہ ویسا سجا ہوا ہے نہ بہن وہ بفرج ہو سکتی ہو۔ بلکہ اس میں کوئی ڈرنگ روم بھی نہیں!“

ایٹھل ”میں ہمد کرتی ہوں کہ آپ ہی کمرے پر کتنا گریگی۔“ اس میں کوئی میری ذاتی غرض نہیں۔“ ملڈرڈ ”یہ ساری اٹھل میں چاہتی ہوں کہ وہ اپنا کمرہ مجھے بدل لو یہی بات ہے کہ وہ کر اپنے دل میں خیال کریں گے کہ میں تجھے کہہ رہی ہوں کہ“

”میرے میں بھی گئی“

ایٹھل ”نہیں یہ خیال کسی نہیں پیدا ہو سکتا“

تا وقتیکہ آپ مجھے بھی اونچے درجے کے نوکروں میں نہ شمار کریں۔“

ملڈرڈ ”تو یہ میرا مطلب نہیں تھا میں نے یہی درخواست پر غور کرنا چاہیے۔“

ایٹھل ”میں اسے نہیں منظور کر سکتی۔“

ملڈرڈ ”کیوں؟ کیوں؟ آغاہ اب اس کی کیا“

ایٹھل ”کیا سمجھیں؟“

ملڈرڈ ”میں خیال کرتی ہوں کہ جو کچھ میں نے یہاں سے آگاہی ہو لہذا تمہارا پاپہ زبردست رہنا چاہیے“

ایٹھل ”میرا یہ شیوہ نہیں کسی کا بلکہ افتخار کی“

پہرہ“

ملڈرڈ ”تو یہی کہ ایک اٹھل کو غور دیکھتی“

رہی کہ اس بیان میں کس قدر صداقت ہو“

اس کے بعد بولی ”پیارے ایٹھل میں تجھے لڑنا“

نہیں چاہتی۔ لیکن تجھے مجھے سچا آرزو کیا ہے“

ایٹھل ”میں نے آپ کو آرزو کیا؟“

ملڈرڈ ”ہاں بیشک ایک کمرہ بدلتے سے نکلتی ہیں“

”جھنڈا چاہیے تھا کہ اب ہنڈن کورٹ کے دو“

”نک میں“

ایٹھل ”وہ مالک؟“

ملڈرڈ ”اس میں کیا شک۔ کیا یہاں وہ بہن“

نہیں ہیں؟“ اور تھقہ لگا کے لینڈی ہینگپورٹ“

اور بس سلیم؟ لیکن میری یہ عرض نہیں کہ یہاں“

حکومت جتنا کون اور مالکانہ حقوق کی خواہشمند“

ہوں۔ ایٹھل تھا کہ اگر یہ نہیں مٹا رک رہے۔“

میں اسی میں گزر کر لوگی۔ آقا خاتمتو میں چار چوڑے لائی ہو۔ کیوں؟“  
 اتھیل ”ابھی آپ کے کپڑے تیار ہونے میں کئی روز صرف ہونگے۔“

ملڈرڈ ”اوہ! میں انھیں دن رات پہنوں گی۔ میں ایسی باتوں میں روپیہ بردار نہیں چاہتی۔ یہ تو اور طرح۔ علاوہ بریں مجھے یہاں بہت سی چیزوں میں تبدیلی کی ضرورت محسوس ہوتی ہو خدا جانے ایسے خوشامد ڈرائنگ روم ایسے بدنامہ جوں کیا۔“

آؤ میں کیوں پوشیدہ رکھے لئے ہیں! ایسا عالیشان محل چاہتا ہو کہ اسکی روکائی ہو اور خوبصورت چور یا مین جڑھائی بائیں بہر کیف میں جلد ظاہر کر دوں گی کہ اس بار میں میرا مذاق تو اتھیل نے کوئی جواب نہیں دیا اور دروازے کی طرف چلی۔

ملڈرڈ ”آواز دیکھے۔“ ایک منٹ اور شہر جاؤ اور مجھے دیکھ لینے دو کہ یہ کپڑے یہے ٹھیک ہوتے ہیں یا نہیں میں چاہتی ہوں کہ بناؤ سنگا میں اپنی بہن کی تقلید کروں۔ اتھیل! میرے دل میں بہت سی باتیں ہیں یقیناً جانو کہ تم انھیں سنکے دو گئے جاؤ گی! مثلاً یہ کہ میں جیٹس میں ملکر اگر کنگھی چوٹی کپڑے لئے سے درست ہوں تو کوالی سے بہر کر دوں۔ اعلیٰ سوسائٹی میں آمد رفت کیوں اور ایسی بصورت بھی نہیں ہوں کہ کوئی نہ پوچھے تو کیا یہ ممکن نہیں کہ کسی بوڑھے والدہ کو بھی اپنے

اوپر ذہنیت لاکر ہوں؟ عام اس سے کہ وہ کتنا ہی بوڑھا کیوں نہ ہو مگر مجھے اس سے کوئی غرض نہیں! مجھے صرف خطاب اور مرتبہ درکار ہو۔ اتھیل تم میرا مطلب سمجھیں؟ میری ادھی عمر مصیبت دارہ گردی میں بسر ہوئی اور اب بقیہ زندگی عیش و آرام سے بسر کرنا چاہتی ہوں۔ اور کیوں ایسا نہ کروں؟ جو موقع اتفاق سے ہاتھ آگیا ہو اسے ضائع کرنا حماقت ہے۔ کیا تم میری رائے سے شفق نہیں؟“

اتھیل ”اس بارے میں میں تم کو کوئی رائے دینے کی قابلیت نہیں کہتی۔“

ملڈرڈ ”بیوقوف! اپنے دل میں تو کامل ہو گئی ہو گی کہ میرا خیال صحیح ہو۔ کیا سچ مجھے تم ہی ہمیشہ کے ہندے میں نہیں چنیں؟ بہر کیف میں سے یہ پوچھنا سوجھ بوجھ کی کو واقعی تم سیوہ ہو یا تمھارا شوہر زندہ ہوا ورنہ میں آئین نا اتفاقی ہو گئی ہو۔“

اتھیل کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اسنے بہت ضبط کر کے جواب دیا ”میں واقعی سیوہ ہوں۔“ ملڈرڈ اس حالت میں تمھارے لیے سب سے بہتر یہ بات ہو کہ دوسری شادی کر لو۔ ابھی میں نہیں گیا کیا ہو۔ اشارہ اللہ بخیر و برکت بھی ہو تو ان اتھیل ربات کا حکم ”مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ اس وقت آپ کو کسی خوشحال نہیں ہے۔“ ملڈرڈ ”نہیں ایک جو اسحب کر گیا اور اتھیل فوراً یہ عقد کر کے چلی ہو گی کہ میں ایک جو اسحب

کو بھیجتی ہوں جو آپ کو پڑے بنادو گی ۛ

## تینتا لیوان باب

ملڈرڈ اور ایتھل

جب ملڈرڈ بن ٹھمن کے تیار ہو چکی تو پھر ڈرائنگ روم میں آئی، جہاں لیڈی لینکپورٹ بھی وجود تھیں۔ ہر لیڈی شپ نے ایک محبت بھری نگاہ والی دراپے بیٹی کے ٹھاٹھ کیلے دل ہی دل میں خوش ہوئے لیکن۔

ملڈرڈ ڈاؤننگ آرام کرسی پر بیٹھتے ہوئے، واہ جناب ابھی سے آپ کی طرف سے میرے ساتھ ساتھ بڑا برتاؤ شروع ہو گئے ۛ

لیڈی لینکپورٹ (جبرائیل) نے کہا: "ملڈرڈ دو کیو ای، ٹامیشک، ایسے اپنی جیت بچھو کہ تو اپنے ہی مقابلے کا ایک عمدہ نمونہ بن جاؤ گے۔ مجھے ایک نہایت سی دلیل یہ بتا دین چھو کہ وہاں لیڈی لینکپورٹ ملڈرڈ کو کتنا پسند ہے ملاست کرو؟ ابھی تھیں کہتے دیکھو، اب اسے شباہات پیدا ہوتے عرصہ"

ملڈرڈ جو بہت دل میں آیا اسے کہ دیا: "لیڈی لینکپورٹ" اپنے افسوس کو کرتا رہا، لیکن اس نے کہا: "میں نے یہ سنا ہے کہ اسے اس کے اپنے بچے کی زندگی جانی ہے۔ ملڈرڈ نے یہ پورے ہی ہنسی بات کہی کہ ایک

بغیر کہ بھی کر سکتی تھی لیکن جب مجھے شہسہ پہنا بھی منظور ہو۔  
لیڈی لینکپورٹ "وہ میرے اور ایتھل کے کمرے کے بعد سب سے اچھا کمرہ ہے"  
ملڈرڈ "ایتھل کے کمرے کے بعد، لیکن میرے خیال میں میرے کمرے کو ایتھل کے کمرے پر فوقیت ہو چکا ہے"

لیڈی لینکپورٹ "میں ایسی باتیں نہ کروں ایتھل کے لیے جو نظام کر دیا گیا ہو اسے ہم پر عمل کرنا مناسب نہیں۔ مجھے اس سے دلی محبت ہے اور اس سے میرے بہت سے کام نکلتے ہیں۔ علاوہ برین وہ ہمارے زبانی ہی وقف ہے۔ ملڈرڈ "کچھ اپنی ایتھل کے حالات مجھے بیان کیجیے۔ معصوم ہوتا، اگر آپ کو اس پر اعتبار ہے۔ لیڈی لینکپورٹ "اور وہ اسلی مستحق بھی ہے۔ وہ ہر کام نہایت مستعدی اور ہوشیاری سے انجام دیتی ہے"

ملڈرڈ "وہ اپنے پاس کب سے ہے؟"  
لیڈی لینکپورٹ "بہت تھوڑے دنوں سے۔ صرف چند ہفتے ہیں، وہ جوئے۔ ملڈرڈ "ٹھیک ہے، شاید مجھے بھی اسے یہ کہا تھا۔ لیکن آپ اسے سترے نمونہ درجاتی ہوئی؟"  
لیڈی لینکپورٹ "بالکل نہیں۔"  
ملڈرڈ "تو اسی سفارش آچکا ہو گی؟"  
لیڈی لینکپورٹ "میں نے اسے بلا سفارش



نوکر رکھا۔ مین اسے دیکھتے ہی گریہ ہو گئی  
دیکھو اسکی صورت پر کس قدر بھولا پن برتاؤ۔  
اسکی آنکھوں سے کس قدر نیک چمکتی ہو گیا سنئے  
ابھی تک اسکا معصوم بچہ نہیں دیکھا؟  
ملڈرڈ ”جی نہیں“

لیڈی لینکپورٹ ”وہ بہت ہی بصورت  
بچہ ہی۔ گیارہ تینے کی عمر ہوگی۔ مجھے یقین ہے  
کہ تم بھی اسے پسند کرو گی“

ملڈرڈ ”مین! گیارہ جینے کا بچہ اور اب وہ؟  
لیکن بیوی کا کوئی نشان نہیں؟ میرے خیال  
میں یہاں انگلستان کی رسم کے موافق ہو ہیں  
وہ برس تک سوگ رکھتی ہیں؟“

لیڈی لینکپورٹ ”ملڈرڈ بس حبیبو!  
ان باتوں کی زیادہ چھان بیان چھٹی نہیں۔  
تم مجھے دیکھ کیا رہی ہو؟ مین تیسے صاف عطا  
کرتی ہوں کہ مجھے تحلیل کے ذاتی معاملات سے  
مطلق آگاہی نہیں! ممکن ہے کہ وہ اپنے خاوند  
سے علیحدہ ہو گئی ہو! اور واقعات نے اسے یہ  
بیان کرنے پر مجبور کیا ہو کہ وہ مر گیا ہو یا!  
ملڈرڈ ”یا اور تو نسی بات قرین تھیں اس پر؟  
اسکے کہ وہ بھی کوئی شہر ہی نہیں بھرتی تھی“

لیڈی لینکپورٹ ”سچ ہوں۔ مجھے بھی  
گمان ہے کہ بیماری تحلیل کسی بد متاثر کے قریب  
میں نہیں گئی۔ ایسے مین نے اس سے ہنس سکا  
کوئی سوال نہیں لیا۔ بلکہ اسکی ذاتی خوبیاں پر

اسے نوکر رکھ لیا۔ مین نے خیال کیا کہ اگر میرا گمان  
صحیح ہو تو وہ ہر وقت میرا دباؤ دکھاتی رہے گی اور چونکہ  
چونکہ مین جانتی تھی کہ وہ میرے کام کی عورت  
ہی لہذا مین نے اسی بلالہنفا کی سب ملڈرڈ تم  
سمجھ سکتی ہو کہ وہ میری ہر طرح طبع پسند اور جن باتوں کا  
اس پر بھروسہ کیا تھا تو انھیں فاش نہیں کر سکتی،  
ملڈرڈ ”بشک نہیں کر سکتی جو وہ اپنے بیان  
کے اسے مجھے کوئی شک نہیں کہ وہ انہی موجودہ  
حالت پر قانع رہے گی اور اس میں خلل نہیں آئے گی“  
اسنے مین تحلیل بھی ڈرنا شک روم میں گئی،  
اور اسکے بعد ہی خود نگارنے حاضر ہوئے اطلاع  
دی کہ خاصہ تیار ہو تینوں لیڈیان بچے آ رہی  
وہ ستر خان مقررہ نعمت خانے میں نہیں آیا تھا بلکہ  
اس کے مین جو معمولی طور پر کھانا کھانے کے لیے  
استعمال ہوتا تھا۔ اسطرح ملڈرڈ کی نظر سے وہ تصویر  
نہیں نظر میں جو بڑے نعمت خانے میں ملتی ہوئی تھیں؟  
کھانا کھاتے مین تحلیل ایک سخت خدا بین  
قبل رہی۔ ملڈرڈ کے انداز و حرکت سے اسے  
سخت میں رہہ پوچھا رہا۔ وہ انہی مان کو اس  
طرز سے بار بار ”بہن سہن“ کیلک بھارتی تھی جو  
خواہ مخواہ ناگوار ہو کر جن پر اس نے انداز سے  
خدا مت بنائی تھی گویا مردوں سے اس خلل کی  
مانک ہو کر۔ ملڈرڈ اس قدر ناگوار و شہین تھی  
تندیب! خلل کے تمام پہلو نظر آ رہے تھے۔ تحلیل  
ابھی ملا رہی تھی نفرت لیسوں پر اب اسے بھرتی

نشرین کے اتر جاتی تھیں وہ ملڈرڈ کے وہ اوارک  
تھے جنہے اسکے چاچا ایلن پروف آتا تھا لیڈی لینگیوٹ  
ان باتوں کو منسی مذاق یا ملڈرڈ کی نادانی پر محمول  
کرتی رہیں یا زیادہ سے زیادہ وہ یہ سمجھتی رہیں نہ  
بہت سی مصیبتیں اٹھانے کی وجہ سے ملڈرڈ کا  
دماغ صحیح نہیں رہا۔

بہر کیف یہ محبت برخواست ہوئی اور ب  
لیڈیان آرام کرنے کے لیے روانہ ہوئیں جب  
اتھیل حسب معمول لیڈی لینگیوٹ کے پاس  
ڈیننگ روم میں آئی تو اسے معلوم ہوا کہ  
ہر لیڈی شپ ادا اس اوچپ چپ ہیں اور یہ کہ  
اسنے اپنا دلی طال چھپانے کی ہمدردی کو شش  
کی تھی وہ سب فضول و بیکار تھی۔

لیڈی لینگیوٹ پیاری اٹھل! میں امید  
کرتی ہوں کہ ملڈرڈ اسے ناراض نہ ہوگی  
اتھیل دیکھن نہیں کہ میں اپنی طرف سے کوئی  
چھپر کر دوں۔

لیڈی لینگیوٹ دیکھا تھا ایلن کی طرف سے  
وہ خود تم سے چھپر کر رہی تھیں ہرگز نہیں!  
علاوہ برین تھا! اخراج اس قدر سیدھا ہے کہ ذہن  
میں بڑھ نہیں سکتا خرید بران پیاری اٹھل! تھیں  
میرا منہ دیکھنا چاہیے پیاری بی بی تھیں! میری خاطر  
سے محمول سے زیادہ حلیم اور ہر وہاں ہونا چاہیے  
اتھیل! بھولے ہن سے وہ آپ خاطر جمع رہیے  
لیڈی لینگیوٹ! کچھ دیر اس کے دوہن

تسلیم کرتی ہوں کہ ملڈرڈ میں بھی باتیں ایسی  
ہیں جنہیں میرے سوا دوسرا نہیں برداشت کر سکتا۔  
اسلئے میں تمہاری نیکی اور حلیم طبیعت کو  
بھروسہ کر کے امید کرتی ہوں کہ تم اسے جس کو  
قابل معافی سمجھو گی جس پر ہمدردی میں نے  
اتھیل نے تسلی بخش وعدہ کیا اور اسے ہی  
اپنے پٹنگ پر آئی اپنے بچے کو چھاتی سے لگا کر راز  
راز روئے لگی! اور نہایت ہی غم انگیز لمحے میں  
کہنے لگی: ہائے معصوم! آہ معصوم! امین میری طبیعت  
کے لیے کتنے مصیبتوں میں گھری ہوئی ہوں!  
دوسرے روز ملڈرڈ بہت سویرے اٹھی اور  
بغیر ناشتے کا انتظار کیے ہوئے گاڑی کو سوار کیے  
سیدھی لندن روانہ ہو گئی رات کو باتوں باتوں  
میں اسے دریافت کر لیا تھا کہ لیڈی لینگیوٹ  
کس کس طرح وکانوں سے خرید فروخت کیا کرتی ہیں اور  
وہ بھی اٹھیں وکانوں میں ہو چکی! ایک بجے کے  
قریب وہ کثیر التعداد کاغذ کے کمنزل دروازے پر کھڑ  
ہوئے ہوئے ہنسنے لڑی اور اسے دیر لگا  
بڑا دن! کمان فروشان! جو ہر یون! عطاروں!  
اور دوسرے سوداگروں کے ساتھ عظیم نشان  
فیاضی سے کام لیا تھا۔ لیڈی لینگیوٹ نے اسے  
خبر دے پیشانی سے ہاتھوں کا تھو لیا اور ملڈرڈ نے  
ایک نیز کے قریب بیٹھنے سے قوی غذا میں شرباب کے  
متعدد گھونٹ کے سہارے حالت کے نیچے آتا رہا۔  
اسکے بعد ملڈرڈ نے پوشاک بدلی اور نو خرید

نہایت سے اگر استہوک باغ کی طرف نکلتا  
کے لیے روانہ ہوئی۔ چلتے وقت اسے ایک ناول  
اٹھایا اور اٹھائے گفتگو میں آدھ فٹہ تک  
اسکی نظر ناول کے صفحوں پر جمی رہی۔ اس کے بعد  
اسنے کتاب ہاتھ سے گھڑی اور اپنے لیے ایک  
گھڑی تیار کرنے کی غرض سے چولہے جلنے لگی۔  
ابھی وہ چولہے جلتا تھا کہ پھر پھر پھر  
اور کسی کے پاؤں نے اسکی پیٹ پر ہونے پر  
منٹ بعد اسکی نفرات پر پر پڑی جو نہ لگی کی طرف  
سے باغ میں آئی تھی۔ اس کے اسکاٹن بھی ہوتا  
کہ بیان اس سے سامنا ہو جائے گا جسے اسنے جیالاک  
ایک عیسو اسٹان سے پرتھ پائی تھا اور حقیقت  
اسوقت اسکیل ملڈ کی طرف سے کچھ اس قدر  
برخاستہ خاطر ہو رہی تھی کہ اسے دیکھ ہی دیر  
قم بھیجے پٹ گئی اور وہ ان سے پٹنے پر لوتھی کہ ملڈ  
بکار لٹھی ہے اخلا ستر لپور۔ اٹھیں؟  
اٹھیں وہ معاف کیجئے مجھے کیا آپ میرا آئینہ  
رکھتی ہیں؟ آج آپ سے ملاقت ہی نہیں ہوئی۔  
آپ بہت سویرے چلی نہیں  
ملڈ ڈھان مجھے کچھ لینا تھا۔ اور اب میرے  
نیال میں میری پوٹالک میں نہ رہو۔ کیجئے میں  
اسی پر شاہ سے کہہ دیتی ہوں۔ رہا وہ خوب حال آیا  
میرے کہ وہ دوبارہ مجھے کی تجویز پر نہ آئیں  
کرتی ہوں کہ اس میں منوال وقت اور وہ چھوٹا  
ہوگا کہ وہ اس سے متعلق کوئی ڈسٹکے دو نہیں

اور مجھے اسکی سخت ضرورت نہ رہے اس میں کوئی حاش  
ہو اور میرے لیے ایک حوصلہ ہر وقت تیار رہنا  
چاہیے۔ میرے کہ ایک مرتبہ میں اس سے درخواست  
کرتی ہوں کہ اپنا کمرہ مجھے بدل لو۔  
اٹھیں وہ میرا بیانی کر کے اس بات پر اصرار نہ کیجئے  
کچھ بات نہیں کہ میں اپنی طرف سے رضا نہیں  
ملڈ ڈھان وہ غیر جانے دو۔  
اٹھیں وہ چنکر میرا کہہ دیتا ہے کہ اسکی پورٹ کے  
میں سے ملتی ہو اور ہر سیدی شب مجھے اپنے  
قرب رہنا پسند کرتی ہیں۔ اس لیے میں اس  
کرتی ہوں کہ آپ زیادہ مصروف ہو گئی۔  
ملڈ ڈھان اخلا شاید دونوں کمرے اندر سے  
لیے ہوئے ہیں؟  
پتہ اٹھیں کسی قدر سچائی اس کے بعد اس  
میں کافی سے جو دیا۔ مجھے ہاں ملے گی۔  
ملڈ ڈھان وہ اور میرا بیانی کرتی ہوں کہ ڈسٹکے  
میں وہ دیر کے تمام اسرار کا مرکز قرار دیتی ہے  
تو یہ تو بہتر ہی میں کہ وہ اسکا مرکز  
اٹھیں کہ کسی قدر بوجھ سے یہ تو میں نے  
کہا۔  
ملڈ ڈھان وہ نہیں کہ میں اپنی ہر وہ بات  
اٹھیں صحت۔ کیا بات اور وہ میں اس کے  
میں وہ بوجھ میں۔ کیا بات اور وہ میں اس کے  
کا استعمال کرتی ہیں جو اس کا یہ مجھے نہیں  
کہہ رہا اسکا وہ اس کا یہ مجھے نہیں کہہ رہا

دو اُمیں لائی ہوں لیکن نہیں معلوم کرجہ ہے کی  
جھڑیان مٹانے کے لیے کوئی دوا کسیر ہو۔ اس لیے  
تم سے بچتی ہوں،

ایٹھل "خدا کے لیے مجھے ایسی باتیں نہ کیجیے  
یقین جانیے رخواہ کوئی بات چھپانے کی ہو یا  
ظاہر کر دینے کی مگر مجھے ایسی دغا بازی نہ ہو،"  
ملدرو "بھلا کے" ایٹھل تم نہایت شکی اور بیودہ  
ایٹھل "میں شریف اور آبرودار ہوں،"  
ملدرو "اٹھل سے تمہارے کئے؟ اس سے تمہارا کیا  
مطلب ہو؟ کیا تمہیں یہ حق ہے کہ میں آبرودار ہوں؟"

ایٹھل "میرے کہنے کی یہ غرض نہیں،"  
ملدرو "بہر کیف میرے تمہارے درمیان میں ایک  
فیصلہ ہو جانا چاہیے۔ تم اس طرح دون کی لیا کرتی  
ہو جس سے میری توہین ہوتی ہو۔ تم اپنی راستبازی  
کا حیلہ کر کے مجھے سخت صدمہ دیا کرتی ہو۔ ایٹھل مجھے  
ان باتوں کا بالکل یقین نہیں۔ یہ سب ٹوٹ ہو یا  
اس لیے میں چاہتی ہوں کہ تم میرے سوالات کا شکم  
تھیک جواب دیا کرو اور جس مرتبہ میں تمہاری  
امداد چاہوں تم اس سے انکار نہ کرو۔ میں اسے  
واضح طور پر بیان کرتی ہوں۔ میرا مطلب یہ ہے  
کہ جب میں ان چوٹی چوٹی باتوں کے متعلق تم سے  
دریافت کروں تو تم اپنی راستبازی کا حیلہ کرنا  
اسے مائل نہ دو اور یہ نہ کہو کہ میں شریف ہوں  
مجھے دغا بازی نہیں ہو سکتی۔ صرف اسی قدر  
نہیں! بلکہ جب اتنا شکوک میں میری زبان

سے کوئی مذاقہ فقہ نہ نکلی جائے تو تم منہ نہ بناؤ۔  
میری زبان جب میں عورات کے حقوق پر اٹھتی ہوں  
ظاہر کر کے لگوں تو تم منفر اور غم نہ دکھائی دو گے  
ایٹھل "جسرا اگر ایسی برقیہ لے کر نکلتی ہو گی  
لمحوہ رکھنا چاہیے۔ لہذا پہلے آپ یہ سوال کریں  
کہ میں کس طبیعت کی آدمی ہوں؟"

ملدرو "اٹھل سے؟" "اٹھل آپ کس طبیعت کی آدمی ہیں؟"  
"نہایت سخت طحال ہوا اور تھوڑی دیر  
کے لیے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ لیکن مٹاؤ طبیعت  
کو قابو میں کر کے مغرورانہ انداز سے مسلمانوں  
کو بی۔ یہ آپ اچھی طرح سے ذہن نشین کریں  
کہ میں ایسی نہیں ہوں کہ جن پوشیدہ باتوں  
کا غیبا عنما دیا جائے میں انہیں ظاہر کر دوں  
میں نہیں ہوں جو بیودہ یا تو نہ ہر قسم کے ظالمین یا  
کرید کرید کے دل دکھانے والی باتیں کریں،"

ملدرو "دوسرا کے" "میں شریف اور آبرودار ہوں  
یہ بات۔ تم سمجھ رہا میں ہوں لیکن اس بات  
پہ میں جان جان رہتی ہوں کہ تم اپنی شادی  
کی سند نہیں پیش کر سکتیں،"

ایٹھل "برفرونی جھانکی، اور وہ چہرہ جو ابھی  
میں غیبت سے سرخ ہو رہا تھا بلدی سے نکلا وہ نہ  
پڑ گیا۔ وہ میری شے کا پختہ لگی کیونکہ شادی کی  
سند کے ذکر نے وہ تمام حد سے یا دولا لیا جو اس نے  
ڈر لیا۔ اس نے بی نظیر اور ناسزا اور تحسین  
میں برداشت کیے تھے۔ ملدرو نے وہی کہہ کر اٹھا

تم پر پہلے ہی سے مبذول ہو اور اب میں دوسرے کی طرف ہی مہی کس نکال دوں گی میری ٹیکہ بندی کا یہ کافی ثبوت ہے۔ اور تم نے میرے سوال کا جواب یا اور تم اسکی مستحق ہو گئیں، میرے سوال ان بنوں سے تعلق رکھتا ہے جو میری جن اشغال کرتی ہیں؟

ایچمل نے ملڈرڈ پر ایک اثر اندازنگاہ ڈالی اور کہا میں ان باتوں کے متعلق میں کسی سوال کا جواب نہیں دوں گی۔ مجھے ایسی جو کچھ میں بڑا گوارا نہیں میں نے اپنے لبوں پر غرضائوشی لگائی ہے؟

ملڈرڈ نے غصے سے منہ پھیر لیا۔ بعد ازاں ایک حقارت آمیز تہقکہ لگا یا۔ ایچمل کچھ اور کہنے کو بھی لیکن کچھ خیال کر کے پلٹ پڑی اور سیدھی قل میں چلی گئی۔

پہلے اسکا ارادہ ہوا کہ لیڈی لینڈپورٹ کے پاس جا کے ساری حقیقت بیان کر دے اور اسے کہے کہ ان باتوں پر ملڈرڈ کے ساتھ میرا کدرا شکل ہو لیکن معاف سے یا وہ گھبرا کر جلد باندھی سے کام لیتا چاہیے۔ اس خیال کے ساتھ وہ اپنے کمرے کی طرف متوجہ ہوئی اور ایک کرسی پر بیٹھ کر غور و فکر میں مستغرق ہو گئی۔ اس کے دماغ میں کسی طرح کیسوں کی نہیں پیدا ہوتی تھی۔ کیونکہ اس کے خیالات اگر الفاظ کے ذریعے سے ظاہر کیے جائیں تو انکی تصویر جب بل گنچ سکتی ہو :

دو میں ہر لیڈی شپ لو اس میں نے بربہ سے بڑی بڑی کچھ دھوون جوانی جانی دشمن معلوم ہوتی ہے؟

تھک بیٹھا اور ایچمل کی نسبت جو میرا گمان تھا وہ صحیح ہے۔ اسکا کوئی شوہر نہیں جسے وہ اپنے بیچے کا باپ کہ سکے۔ اب اسکی بزدلی نے اور ابھی زور پکڑا اور تھوڑی دیر کے لیے اس کے لبوں پر فحشہ انداز تبسم نکسلیاں کرنے لگا۔

ملڈرڈ اب ہم دونوں پیشتر سے زیادہ ایک دوسرے سے وقف ہو گئے۔ اس سے بھی زیادہ جسکی تینے بہادیت کی تھی اب اسے یوں ہی رہنے دو۔ میں تمھاری دشمن اور بدخواہ نہیں تھے تمھارا راز معلوم ہو گیا لیکن اگر تم سیدھی زمین تو اسے کبھی ظاہر نہیں کر دے گی اب یہ غور و اندازہ چھوڑ دو جو تیر نہیں بھگتے۔ اب اس دون کی لینے سے باز آؤ جسکی تم سزاوائے میں میری نصیحت پر عمل کرو اور اس کے بعد کوئی شک نہیں کہ ہم میں تم میں گہری دوستی ہو جائیگی۔

ایچمل نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اپنی طبیعت کو سنبھالتی اور منتشر خیالات کو جمع کرتی رہی۔ اور اس خیال سے کچھ کچھ اسکی دلچسپی اور سکین ہوئی کہ ملڈرڈ کو اس کے ذاتی حالات میں معلوم ہیں بلکہ شبہات قیاسی ہیں جن پر عمل کر کے اس نے وہ چنگاری چھوڑ دی جس نے ایچمل کے خرمیں مہر و زار کو خاک سیاہ کر ڈالا۔

ملڈرڈ اور اب ہم دونوں میں ایک مناسب صورت قائم ہو جانا چاہیے۔ یاد رکھو کہ ہڈوں کو ٹٹا میں ۱۱ لک ہیں ایک کی غصات دوسری جانی

بٹی کو بھی اس نظر سے دیکھا کہ یہ باہر آگیا ہی لیکن  
 اُنکا تعجب بے نقاب ہوا اور دونوں کی موجودگی میں  
 کچھ پوچھنا بھی مناسب نہ جانا۔ اس طرح جو بھی دوسرے  
 وقت ہر لیدی شپ اور آئین کے لیے غائب تھی  
 بد مذہبی میں گزر گیا۔ لیکن ملڈرڈ بہت ہی خوش  
 معلوم ہوتی تھی۔ اور اسکی دانت میں گویا کوئی  
 ایسی بات تھی نہیں ہوتی تھی جس سے وہ تمام  
 محل کے لیے ایک عذاب ہو گئی تھی۔

دس بجے کے قریب ملڈرڈ اپنی کرسی سے  
 اٹھ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی۔ اب میں سونے  
 جاتی ہوں۔ آج میں بہت سویرے اٹھی تھی اور  
 کل بھی سویرے اٹھنا ہی۔ اس لیے اب میں آپ  
 دونوں سے نصرت چاہتی ہوں۔  
 اسکے بعد وہ کمرے سے روانہ ہوئی۔ اور  
 اتنی دیر کی صحبت میں ”دونوں“ کے لفظ سے  
 آنا اشارہ پایا گیا کہ ملڈرڈ آئین کی موجودگی  
 ناپسند نہیں کرتی۔

جب ملڈرڈ چل گئی اور کمرے کا دروازہ  
 بند کر دیا گیا تو لیدی لیننگورٹ آئین سے  
 پوچھنے لگیں۔ ”پیری آئین کیا واقعہ ہے؟“  
 ”دونوں کے درمیان کشیدگی کا کیا باعث ہے؟“  
 ”آئین نے بور لیدی شپ سے وعدہ  
 کیا تھا کہ میں ملڈرڈ کے بارے میں جتنی اقدور  
 محفل سے ہم لوگی اور میں نے ایسا ہی کیا۔  
 انھوں نے مجھے دوا میٹھی اختیار کر لی ہے۔“

اور اسکی موجودگی میں ہر لیدی شپ کا ساتھ  
 اُن مصیبتوں میں سطح دے سکتی ہوں جو یقیناً اپنے  
 آئینوں میں ہیں؟ اگر میں انھیں چھوڑ کے چلی جاؤں  
 اور کیا واقعی میرا آپ کا نہ اٹھ گیا؟ تو میرا اور میرے  
 مصدوم الفریڈ کا کیا حشر ہوگا؟ کیا مجھے اپنے بچے  
 کی سلامتی کے لیے سب باتیں صبر و تحمل سے برداشت  
 کرنا چاہئیں؟ کیا اب بھی ملڈرڈ کو میری مخوری  
 بُردباری۔ اور عیسائی محفل پر شرم نہ آئی ہوگی؟  
 کون کہہ سکتا ہو کہ میں نے صبر و تحمل سے کاغذیں لیاہ  
 بہ صورت میری مشرف اور یا نگاری بالکل بیکار  
 لیدی لیننگورٹ کو بغیر اطلاع اور کافی ہمت  
 دینے کے چھوڑ رکھی جاؤں۔ علاوہ بریں جب تک میری  
 جگہ پر کوئی دوسرا نہ آئے اس وقت تک میں اُنکے ساتھ  
 رہنے کی پابند ہو چکی ہوں۔ نظر نکالات مجھے  
 چاہیے کہ ایک مناسب موقع پر لیدی لیننگورٹ  
 سے ان باتوں کا ذکر کروں۔“

ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ آئین نے کیا مذہب  
 ہو رہی تھی، اور اس طرح بغیر کسی ارادے بڑھا کر ہونے  
 کے کھانے کا وقت آگیا۔ کھانا کھانے میں وہ بالکل  
 جُپ چاپ اور جھجھکی ہوئی بیٹھی رہی۔ نہ اسنے  
 کوئی بات کی نہ آئین بات کرنے کی طاقت تھی۔  
 ملڈرڈ نے بھی اسے بالکل نہیں چھوڑا بلکہ اشارہ  
 بھی اسکی نسبت کوئی کاغذ نہیں کیا۔ یہ رنگ دیکھتے  
 لیدی لیننگورٹ سمجھ گئی کہ کچھ دال میں کالوا  
 انھوں نے کئی بار آئین پر متغیر نظر ڈالا۔ اپنی

لیکن اسکے بارے میں ابھی میں کچھ نہیں کہوں گی اب آپ بھی بہت خستہ اور تھک چکے ہو ہیں کیونکہ آج کی صحبت بہت بے لطفی میں گزری۔ لیڈی لینکپورٹ آج بھی بہت ہی شیکت ہو تھیں میرا تب تک خیال ہوا کہ ملڈرڈ ہتھاری آزدگی کا باعث ہوئی یہ بھی بات نہیں میں منت کرتی ہوں کہ جو واقعہ ملڈرڈ ہتھاری کا بیان کرو۔

آج کل جو جی نہیں ابھی میں آپ سے کچھ نہیں کہوں گی۔ دیکھوں ملڈرڈ کے برتاؤ میرے ساتھ کیا رہتے ہیں۔

لیڈی لینکپورٹ "اچھا اچھا ابھی ابھی تھیں بہت مناسب موقع ملا تو کل میں بھی ملڈرڈ سے شکایت کر دینی لیکن اسکے تو انداز ہی نرالی ہیں! آج کل تم دیکھتی ہو کہ وہ مجھے بھی غلط باتیں لاتی ہے۔

اتنا کہے وہ آٹھ سو لاکھ میں اور ٹپ ٹپ دو چار قطرے آنسو سے ٹپکے لیکن میں رومال سے آنسو پونچھ دالے اور دلگیر آواز میں بولیں۔ "جدا ہوتا ہے آپ آرام کریں۔ دونوں لیڈیاں کو تھکے ہوئے ہیں اور کھڑکی کے لیے اپنے اپنے کمرے کی طرف چلی گئیں۔ میں نے صبر سے اپنے کمرے دروازہ پر ہتھکیا کہ آیا وہ دروازہ ہمیں جانے سے قائل بنے بستر کے سر پہنچ گئے تھے۔ انھیں تو پیارا رشتہ کی۔ سن رہا تھا

میں لیڈی لینکپورٹ بھی اپنے کمرے میں قفل لگا کر غسل خانے کی دروازے پر گئے وہم میں قفل سے علیحدہ اب ہر لیڈی شپ کی شب خوابی کی پوشاک بدل جانے لگی جس کا ذکر پہلے ہم اس صحنہ کے ساتھ کر چکے ہیں کہ اب ان مکروہ اور نفرت انگیز باتوں کا اعادہ لازمی نہیں ضرور نا اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ جب سب چیزیں اتار کے الگ کھڑکی میں اور تمام رشتہ داروں کو چھوڑا دیا گیا تو وہ پھر بے ستور پاک کھینٹ اور پوپی برصیا نکل آئیں جس کی ہر ہر حرکت پر مجھ کے نیچے سے بلا تکلف دکھائی دیتی تھی!

دفعہ لیڈی لینکپورٹ اور تھیلر دونوں کے کان میں دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔

لیڈی لینکپورٹ (خوف زدہ ہو کر) ارے یہ کیا ہے؟

آج کل وہ خود معلوم کیا آپ نے اپنے کمرے کے دروازے میں قفل دیدیا تھا؟

لیڈی لینکپورٹ "ہاں! لیکن تھیلر نے؟"

آج کل مجھے خوب یاد ہو کہ میں اچھی طرح قفل لگا کر آئی ہوں۔ دروازہ کھینچا ہے یہ آواز تو غسل خانے کی طرف سے آئی تو؟

جیسے ہی آج کل غسل خانے کی طرف بڑھی وہ فٹہ ملڈرڈ ڈولبریر برآمد ہوئی۔ "خدا ہند! اس وقت جو سنا اس کے پیش نظر ہمارے یہ کیلئے وہ ششدر اور خوف زدہ رہ گئی۔

ایٹھل کے منہ سے ایک سہمی ہوئی آواز نکلی اور لیڈی لینگیپورٹ چنچ مار کے بیٹھیں ہوئیں۔

## چوالیسواں باب

مکار

ایٹھل نے ملڈرڈ کو بہت ہی کڑوے تیوروں سے دیکھا؛ اور لیڈی لینگیپورٹ کہ بچوں کی طرح زمین سے اٹھاکے کوچ پر لیگنی۔ بعد ازاں خاموش بین لائے کی نظر گرے لی اور جیسے ہی لیڈی لینگیپورٹ کچھ پوش پہنیں وہ ملڈرڈ سے جو خواب بگاڑنے کے لیے تھی، بولی۔ ”مناسب ہے کہ اس وقت آپ لٹ جائیں، جیسی کر کے دیکھنی والدہ کو پوش میں آلیئے دیجیے، ملڈرڈ اب گھر کے لیے تھاری دانست میں میری موجودگی میری مان کے لیے ضرر ہوگی؟“

ایٹھل ”میری دانست سے آپ کو کوئی واسطہ نہیں لیکن اگر آپ کچھ بھی خیال رکھتی ہیں تو اس وقت پہلی جائیے! یہاں میرا بیٹا تشریف لے چکا ہے، اگر نا۔“ لڑائی دولت ملتی جیسی یہ کام جیسے ہوتا جواب سے سرزد ہوا۔

ملڈرڈ ”یہ مناسب تھا کہ آپ قصور سے“

ایٹھل ”یہ“ ”تھوڑا“

خواب گاہ کی بڑی کھنڈ والی الماری میں چھپ ہوں“ ایٹھل ”خدا کے لیے اس وقت جھگڑا کرنا“ میں آپ سے التجا کرتی ہوں کہ اس گھر سے جلی جائیے! کل جو آپ کا جی جا رہا ہے کہ لیجیے گا! اب لیڈی لینگیپورٹ کی کچھ کچھ آواز نہ نکلنے لگی اور انھوں نے پوچھا۔ ”ایٹھل کیا ہے کوئی خواب تھا۔ کوئی خواب؟“

ایٹھل نے ملدی سے ملڈرڈ کو بھیج دیا اور بولی۔ ”آپ گھر پر نہیں ہیں ذرا اپنی طبیعت کو سنبھالیے“

لیڈی لینگیپورٹ (اپنے حواس درست کر کے) ”ہاں کوئی خواب میں ہی ملڈرڈ تو نہیں جاتیں! ایسی تم نہیں جانتیں! انھیں میں نہیں سمجھائے دیتی ہوں۔ میں حکم دیتی ہوں!“ ملڈرڈ (غصے سے) ”ہم یہ بہت سخت لفظ سنا لیڈی لینگیپورٹ“ لیکن اتنا سخت نہیں جس قدر اس موقع کے لیے ضروری ہے۔ برکیت ملڈرڈ سنو! اس وقت تم سے وہ حرکت سرزد ہوئی جیسے، ایسے عمر بھر جیتاؤ گی! یہ ایسی حرکت نہیں جس سے پھر پوشی کی جاسکے تم نے خود ہی بچے بھالے اپنے سر پر سوت لی!“

ایٹھل ”اس“ ”ات سے“ ”غصے کی وجہ سے“ لیڈی لینگیپورٹ نے حالت پھر نہ بگڑ جائے ”اللہ جائے“ ”لیجیے! میں بات کر رہی ہوں۔“ لیڈی لینگیپورٹ ”یہاں ہی ایٹھل اس وقت



تھا اور حوصلہ پورا ہو گیا! اب تکھیل اپنی مان کی حقیقت معلوم ہو گئی! بسنے اسکی مراد حالت یکہ لی! آہ! ابھی سحر و جادو گری کا زمانہ ختم نہیں ہو گیا اور یہ تنہا رہتے ہیں! مدعا کر کے چھوڑے گا! تجھاری ملکیت کے وسیلے اور مینائی غارت ہو کے رہی گی!

اتھیل وہ لٹا ہوا چپ رہیے۔ اپنی حالت دیکھیے! اپنی طبیعت سمجھائیے۔

ملڈر وہ اگر میری مان اپنی بیٹی سے گھر کی تمام چیزیں پوشیدہ رکھتا جا رہی ہیں تو وہ جو چاہیں! لیڈی لیننگپورٹ نے بجائے اس کے کہ تم مجھے خندہ کرتی ہیں اور عاجزی سے پیش آتی ہیں! اٹھو! مجھے کو قائل کر رہی ہو!

ملڈر وہ آپ اگر دلوانی ہو گئی ہیں تو سو!

لیڈی لیننگپورٹ (روٹے ہوئے) خداوند! میری بیٹی اور مجھے ایسی باتیں کہے! بیٹی بھی وہ جو بد توں کے بعد ابھی ملی ہو! وہ بیٹی جس سے مجھے ہمیشہ گفت رہی اور جس سے مرنے و دم کرنے کی محبت کرنے کو تیار تھی!

اتھیل (چپکے سے) "مذہب جائے خدا کے لیے اس وقت چلی جائے!"

ملڈر وہ دیکھ! انگیز تیوروں سے لیکن اس قدر آہستہ کہ لیڈی لیننگپورٹ نے سن سکیں! "تم خود چلی جاؤ جو میری مان کو مجھے بدلتی کرتی ہو! اتھیل اس محبت سے ڈر گئی اور اس طرح خوف کھا کے پیچھے ہٹ گئی گویا کوئی سانپ

کچھ نہ کہو! اس حرکت سے میرے تمام خیالات بد گئے! یہ وہ حرکت ہے جو بے ادبی کی حد سے گزر گئی! ملڈر نے اپنی مان کا دل دکھایا۔ اور کھائے لیے میرے منہ سے یہ دعا نکلتی ہے!

ملڈر وہ جو کسی قدر خوف زدہ یا اپنی حرکت پر تادم معلوم ہوتی تھی! "اچھا! اتان اب جانے دیکھیے مجھے خط!"

لیڈی لیننگپورٹ "بس بس! ہمارے اس جو کچھ میں کہوں اسے غور سے سنو!"

یہ ایک خوفناک سین تھا کہ پوری عورت شب خوانی کے لباس میں کچھ پریشانی ہوئی تھی۔

اس کا سینہ سامنے سے کھلا ہوا تھا جسکی ہڈیاں آسانی سے شکاری ہاسکی تھیں! وہ جسے من اس طرح حرکت ہوتی تھی گویا کسی حرفے کی گھٹری کے آئینے

سے استن! آواز دانی تھی! یہاں وہ حرکت کر رہی تھی لیڈی لیننگپورٹ (اگرچہ منہ میں باطنی دانت دھتے تھے) تاہم آواز میں ایک خوفناک تیزی

اور صفائی تھی! "سنو! ملڈر! جب تم یہاں آئیں تو تمہاری مان نے تمہیں خندہ پیشانی کے ساتھ بھائی

سے لگا لیں! تنے اسکی بحث مہربانی کی تا غلغلہ اڑا کر

کی تم جا رہی تھیں کہ وہ ایک راز کو پوشیدہ رکھتا

جاتی ہو! اور تم خواہ مخواہ اسکی آمد میری مان پر

بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جن میں محبت، ملاقات بلکہ غریب داری تک ترک ہو جاتی ہے! تجھاری بہتر

بھی انھیں باتوں میں سے ہو! غیر خدا! مبارک کہہ!

پھر اٹھائے اُسکی طرنت علا آتا ہے۔

ملڈرڈ اخصیہ میں آئیوں؟ کیا میں جھوٹ  
کہتی ہوں؟ تمھارے کاٹے کا دستہ نہیں اچھاؤ  
اب تم خود بیان سے جاؤ میری جگہ پر:

اٹھیل برائیک خوف اور وحشت کا عالم داری  
ہو گیا، اور اس کے تیر زمان حال سے کہنے لگے:

مر آیا ملڈرڈ اس کے کہنے پر مطالبہ بھیجی یا نہیں:

لیڈی لینگیورٹ برستورسٹ پوٹ کے درجہ

تھیں، اور اُنکی سسکیوں کی آواز ان باتوں

پر غالب تھی، اور اٹھیل اور ملڈرڈ میں مورچہ

ملڈرڈ اپنی مان پر طرفت نکال کے، "اُن کی پکوتو

اتنی ہی شکایت ہو کر میں نے آپ سے معافی میں

مانگی لیکن یاد رہے کہ آپ نے مجھے جیسا کہ اس الاء

لیڈی لینگیورٹ اٹھارے ہونے پر دوسرے

"میں نے؟" "اُن؟" "میں نے تمھیں کوسا؟ میرے

منہ سے تمھارے لیے بدعا نکلی؟" "ہاں ہاں مجھے

یاد آگیا! خداوند! اسوقت میں ہوش و حواس

درست نہ تھے! میں دیوانی ہو گئی تھی!"

ملڈرڈ نے جھپکے، "خدا کے لیے دعا خلیہ کیے۔"

مجھ بہت ضروری باتیں کہنا ہیں۔"

لیڈی لینگیورٹ نے چٹا اچھا اٹھیل بیماری

اٹھیل اکتوڑی ہو کر کے لیے چل جاؤ!"

اٹھیل نے جب کہ دربان کو بدعات دینی کے وقت

میں چہوڑتے ہوئے خوف تھا کہ کوئی حملہ کرے گی!

دوبارہ پری۔ یہ آپ نے جیسی طرح سمجھ لیا ہے؟

کیا آپ خود خواہش کرتی ہیں۔

لیڈی لینگیورٹ "ہاں پاری اٹھیل!"

میری خود خواہش ہے۔"

مسٹر ٹریور بلا غدریل کھڑی ہوئی اور

غسل خانے کی راہ سے ڈیڑھ دو من بعد

اپنے کمرے میں ہو گئی۔ ملڈرڈ بھی اُس کے

گئی، اور جیسے ہی اٹھیل نے بلٹ کے اپنے کمرے

دروازہ بند کرنا چاہا اُس عورت سے اٹھیل

اسوقت اُسکی بانی دُشمن بنی ہوئی سیلڈرڈ نے

اُس پر خود از نگاہ دالی اور جیسے ہی اٹھیل

دروازہ بند کیا اُسے دوسری طرف سے قتل

اٹھیل ایک بے اختیارانہ جوش میں آئی

مسہری کے پاس بیٹھ گئی، اور کہنے لگی "یار کما"

ایسی یہودہ کرکٹیں میرے خواب خیال میں

نہیں آسکتیں! ایسی ناپاک خود خواہشوں کی

میں کبھی زیادتی نہیں ہوتی! انہیں اچاہے

معدوم کیے! میں تیری خاطر سے جی لڑی

اتین گوارا نہیں کر سکتی! چراس بد نفس عورت کو

جیسے راضی ہو سکیں!"

میں اب ہم یہ ملڈرڈ کا ذکر کرتے ہیں؟

دروازہ سے قتل لگائے وہ سبھی اپنی مان کے

کمرے میں گئی اور کون بے قیوم ایک گھر بنے ہوئے

انہیں سے پیوئی اُسے اپنے بچے میں بھی ایک خوف

اور غمبارہ ہو گیا کہ اُن کی اور کہنے لگی "ان!

معاف کیجئے! میری خطا معاف کیجئے!"

لیڈی لینکپورٹ بیٹی میں پہلے ہی دھت  
کر چکی ہوں۔“

ملڈرڈ: ”لیکسن وہ بد دعا؟ وہ سخت بد دعا؟“

لیڈی لینکپورٹ: ”وہ بھی میری بیٹی پر نازل کرنے والا“

خدا و خدا! جو عذاب تو میری بیٹی پر نازل کر لے والا“

ہو وہ خود بھی پر نازل کر! اس وقت میں بالکل

دیوانی ہو رہی تھی! میرے حواس بالکل بجا رہے“

ملڈرڈ: ”آہ! اتان آپ نہیں جانتیں کہ میرے ساتھ“

کس قدر انصافی ہوئی۔ آپ کو یہ معلوم کر کے کہیں“

ہوگا کہ میری نسبت آپ کا خیال کس قدر غلط تھا“

لیڈی لینکپورٹ: ”مجھ کو تو ہوسا! آخر مجھ سے“

کیونکر غلطی ہوئی؟ اس کے بعد تبصیر معلوم ہو جائیگا“

کہ میں کس حد تک غیبت سے اس کا کفارہ دینے کو“

تیار ہوں۔ پیاری ملڈرڈ! شک کیا ہو!“

ملڈرڈ: ”مجھے معلوم ہو گا کہ یہ ان کوئی دھڑلہ ہے۔“

اصل میں کچھ آپ کی باتوں سے اشارہ پایا گیا“

کچھ دوسرے قرائن سے اس کی تصدیق ہو گئی اس

حالت میں میں نے دیکھا کہ اتھیل آپ کی ضرورت“

پر عادی ہے۔ پیاری اماں آپ یہ نہ خیال کیجیگا“

کہ مجھے اتھیل سے کوئی بغض ہے۔“

لیڈی لینکپورٹ: ”نہیں نہیں! تم کہے جاؤ!“

ملڈرڈ: ”بغیر اتھیل سے کسی خاص شخص دوست کے“

میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ میری اماں کو“

اتھیل ایسی جوان جہاں عورتوں کو اپنا ہمارا بنانے“

کی اسی وقت تک ضرورت تھی جب تک کہ بیٹی اپنے“

پاس نہ تھی، یا وہ اسے مدد دیتی تھیں لیکن جب وہ“

بیٹی یعنی میں اپنی اماں کے پاس آگئی تو میرا فرق تھا“

کہ انہی سچ کی ضروریات اپنے ساتھ سے انجام دوں۔“

ایک ماں کے پاس اسکی بچے کا مون کے لیے کسے حاضر“

رہنا چاہیے؟ بیٹی کو! ان کا مون کا سب سے زیادہ کون“

مستحق ہے؟ بیٹی! میں تو یہ تمام آپ ہی سمجھے ہوئے تھی“

لیڈی لینکپورٹ: ”غلطی طور پر غلطی جارج اور دو“

یقیناً تھیں“ سچ؟ واقعی ملڈرڈ؟“

ملڈرڈ: ”بیشک! اور اسوجہ سے اس خیال کو سکتی“

میں کہ مجھے یہ دیکھنے کے سوا سب کچھ ہوا ہوگا کہ اتھیل“

آپ کی ناک کا بال ہوا۔ میں انک انک الگ الگ رہی“

جاؤں۔ جو کام مجھے سپرد ہوتا چاہیے تھا وہ ایک“

راہ چلنے اور انجان شخص کے سپرد ہوا، اسوجہ سے“

بغض سخت کلمے میری زبان سے نکل گئے۔“

لیڈی لینکپورٹ: ”مجھے بھی خیال پیدا ہوا“

تھا کہ میں غلطی پر ہوں لیکن اتھیل کا بھولا پن“

ملڈرڈ: ”میں اتھیل کے خلاف بہت کچھ کہہ چکی ہوں“

مگر کیا قائمہ! مجھے تو اس سے عرض ہو کر آپ کی“

وہ بدگمانی دور کر دوں جو اس راز جوئی کے متعلق“

پیدا ہو گئی تھی۔ میری نسبت میں نہ کسی قوت کوئی“

بدی بھی نہ اب ہے۔ اماں آج سے میں آپ کی“

تمام خدمتیں خود ہی انجام دیا کروں گی۔ آج سے وہ“

قرائن میں ادا کروں گی جو موجودہ معاملہ میں“

خاص کر ایک بیٹی سے تعلق رکھتے ہیں آج سے آپ“

مجھے اپنی خواص اپنی خدمت بلکہ نوٹ دی دیجیے!“

اور اگرچہ اسکیل کی نیک نیتی میں کوئی شک نہیں  
تاہم جو خیال اپنی اولاد کو ہوگا غیر کو ہرگز نہیں کہتا  
لیڈی لینگیورٹ خوش ہو کے شہناشاہ  
ملڈرڈ شہناشاہ! مجھے تمھاری زبان سے ایسی  
باتیں سننے کی مدتوں سے تمنائی۔ اب تم نے ان  
باتوں کا ثبوت دیدیا جنکے لیے میں اپنی بھچری  
ہوئی بیٹی سے ملنے کی آرزو کرتی تھی۔ دُنیا کے  
سائنس تمام زمین میں ہیں لیکن اکیلے میں مجھے وہ  
رشتہ کبھی سمجھ نہیں سکتا جو قدرت نے میرے  
تمھارے درمیان میں قائم کر دیا ہے۔  
ملڈرڈ! دیکھا ہر نہایت ہی خوش سے نہیں  
پیارے امان ہرگز نہیں! اب سب باتیں تم  
منو گئیں اور کل سے میں اسکیل کی جگہ۔  
لیڈی لینگیورٹ ربات کاٹ کے اسکی  
کوئی ضرورت نہیں۔ تم نے اپنی سعادتمندی کا  
ثبوت دیدیا جسکی میں متنی تھی۔ آہ! میں  
اسکیل کا دل دکھانا نہیں چاہتی۔  
ملڈرڈ! یہ آپ کی شرافت ہے لیکن مجھے اپنے  
دخترانہ فرائض ادا کرنے کے لیے اصرار کرنا  
چاہیے۔ ایک طور سے مجھے سنبھالنا اور یہی  
توقیت حاصل ہے جیسا کہ میں عرض کر چکی  
ہوں کہ مجھ سے نفرت ہے۔  
لیڈی لینگیورٹ! تمھارا کیا نشانہ ہے کیا  
میں اسکیل کو جو اب پردہ میں ہے کیا اس سے  
کمدون کہ بیان سے ملتی جاوے؟

ملڈرڈ! نہیں بلکہ اگر اسکی خوشی ہو تو میں  
لیکن اسکی موجودہ حالت بدل جائے گی  
وہ میری جگہ پر قابض ہو اور میں اسکی جگہ سے  
نکلا جا رہی ہوں۔ بہتر ہو کہ اسکیل کو مجھ سے  
رو بہ دیدیا جائے۔  
لیڈی لینگیورٹ! ہمیں یہ مجھے نہیں  
میں اس کے اندر ایسی بیرونی سے میں اسکی  
یہ انسانیت اور شرافت کے بالکل خلاف ہے۔  
ملڈرڈ! ہر کسٹ کوئی انتظام ضرور ہوگا  
پیارے امان آپ اسے میری پرہیزگار  
چھوڑ دیجئے۔  
لیڈی لینگیورٹ! لیکن تم اسکیل سے  
سخت کلامی زمین کر دو گی؟ اس کے ساتھ میری  
سے تو نہیں بڑھ کر دو گی؟  
ملڈرڈ! جی نہیں۔ ایسا ہرگز ہوگا میں آپ کے  
خلاف کوئی بات نہیں کروں گی۔ آپ کی خوشی  
میں ہر حال میں مقدمہ سمجھتی ہوں۔  
ملڈرڈ! ایسی ہی بہت سی یقینی لائو عالی  
باتیں تھیں رہی تھیں کہ اسکی سادہ لوح ماں کو  
کامل یقین ہو گیا اور وہ بولیں۔ پیاری  
ملڈرڈ! جہاں میں یقین پورا اختیار دیتی ہوں  
لیکن یاد کرو کہ اسکیل کے ساتھ تم کو یہ  
رہنا ہے۔ میں اس سے تو نہیں بڑھ کر دوں گی  
ملڈرڈ! نہیں لیکن کوئی بات نہ ہو گی  
پیارے امان! اب میں مجھ سے ہوتی ہوں کہ میں

سب سے پہلے مین آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے فرائض انجام دینی

اسکے بعد ملڈرڈز خاصہ، ہونی اور دلی مش

کے ساتھ اپنے کمرے میں آئی، جہاں چوتھی

وہ کہنے لگی: "آج مجھے کرا کام ہوا۔ اس شغل

طرز پر کی فوراً فکر کرنا مناسب ہے یہ اگلی دن

عورت ہے، اور یہاں کچھ ایسا کرنا جبار کھا ہے

کہ اسکے اخراج میں دانتوں پسینا آجائے گا۔ اب

میں اس کی طرف سے زیادہ غائل نہیں رہ سکتی۔

اسنے میری ہان کو مجھے برنگان کر دیا تھا اسنے

آنکے مزاج میں بہت بڑا سوخ پیدا کیا جو کوئی

العجب نہیں کر سکتے اپنے نام کوئی وصیت کر لی

ہو۔ بہر کیف میرے ہونے اس گھر کی کایا پلٹ

فوراً ہونا چاہیے۔ تاہم آجکل کے حالات میں مجھے

نہایت احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ اسنے

بعض بھیج معلوم ہیں، اچلے افشا کا اسنے ہونے

دینا چاہیے نظر بران اسکے ساتھ کھلی علی مخالفت

یا ان میں کا اظہار عقلمندی کے خلاف ہوگا۔"

آخر کار ملڈرڈ اپنے بہتر پلیٹ رہی اور

نہیں دانتے سے پہلے تک وہ اسی فکر میں مستغرق

رہی کہ آجکل کے ساتھ کوئی کارروائی اختیار

کرنا چاہیے۔

آجکل کا جوش اب اگر وہ ٹھنڈا نہ ہو چکا تھا

تاہم وہ ہنوز اپنی سہری کے پاس بیٹھی ہوئی

ہوئی تھی کہ یہ بیٹہ بڑا ہوا تھا۔

اور لیڈی لینڈیورٹ اسکا ذکر کرتی ہیں۔ اسی

حالت میں آؤ جو ملڈرڈ گذر گیا مگر دروازہ نہ کھلا

جب پورا ایک گھنٹہ گذرا تو اسے خیال ہوا کہ کم

از کم اسوقت میری کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اسنے

اچلے ایک بار دروازہ بھی کھٹکھٹایا مگر وہ بدستور

مقفول تھا۔ اب اسنے کہے آتا رہے اور یہ کہی

لیکن نیند کو ہنوز اسکی آنکھوں سے غماض تھا

اور وہ بیٹھ لیٹنے آج کے واقعات پر غور کر رہی

تھی۔ اسنے ملڈرڈ کو اپنا بے طرح دشمن پیا۔

لیکن غریب آجکل سے یہ بالکل بعید تھا کہ وہ

مخالفت دشمنی کے جھگڑے مول لے سکتا اسنے

مصرم ارادہ کر لیا کہ اگر لیڈی لینڈیورٹ کی

طرح سے تجھ پر کوئی احترام نہ کرے تو میں ملڈرڈ

کے لیے وہ میدان خوش سے غالی کروں جس پر

جنگل اسی حقیقت ہے کہ لیڈی لینڈیورٹ اسکی

حالت دگرگون ہو گئی تھی۔ لیڈی لینڈیورٹ اسنے

اس سے دزدوست کی تھی کہ نو کروں میں یہ خبر

پہونچائے کہ انی ایک میں دن کی بیٹی جسکا مدد

سے پتہ نہ تھا اور جسکا نام ملڈرڈ تھا اسنے یہاں

اگرچہ یہ فریاد کا روائی شخص تھا لیکن اسنے

تاہم وہ ایسا صریح جھوٹ بولنا کو اس میں شک

تھی۔ یہی ایک بات اسے اس غریب پر کر دینے کو

کیا کہ تھی کہ کسی منہ میں تو اسے ملڈی لینڈیورٹ

سے قطع تعلقی کرے۔ اس پر ملڈرڈ کے منہ مقبول تھا

اور وہ اسے تمام پہلوؤں پر غور کیا

اور یقین ہو گیا کہ اب میں مبتلا و مریض نہیں کوئی  
گھڑی کی ممان تھوں۔

ایک دستہ اسنے اپنے دل سے پھر بوجھا کر  
کیا واقعی میں چلی جاؤں؟ اسے گریڈ ڈلوک  
کا وہ عايشان و عمدہ اتک یا د تھا۔ لیکن  
اسنیں ایک بہت بڑی روک واقع تھی دوسری  
شہزائے نے صاف الفاظ میں قید علیٰ کی  
سندیش ہونے کی ضرورت بیان کی تھی لیکن  
اب پھیل کوئی سندیش کر سکتی تھی؟ اس پوسی  
نے اسپرینج وٹم کا آسمان توڑ دیا اور وہ اپنی  
نیٹھوں کی حالت پر افسوس کرتے ہوئے گڑبگڑ کر  
کی ناشدنی غمت نے مجھے کہیں کا نہ رکھا۔

اسی حالت میں پھیل کو نیند کا گئی با وجہ  
صبح کو حسبِ حوال اسکی سہیلی تھلی تو اسنے  
ڈربینٹ کے دم کا دروازہ کھٹکھٹایا لیکن وہ غور  
نہ تھا۔ غور ہی ہی وہ بعد دروازہ کھٹکھٹایا اور  
ملدروٹن وار ہوئی۔ اسوقت اسکی بیورون پر  
میل نہ تھا بلکہ پھیل کے عجیب ترین ترقی ہو چکے تھے  
اسکے لبوں پر سپر اور خوش مزاجی کے آثار نمایاں تھے  
اسکے انداز سے پایا جاتا تھا کہ گیارہ رات کو کوئی جیگر  
یا غیر معمولی بات ہی نہیں ہوئی۔

ملدروٹن پیاری پھیل اسوقت میری ان  
کی طبیعت کے لیے سرد و سرد و سرد و سرد ایک  
گھنٹے کے لیے آرام کرتے جاتی ہیں چونکہ میں  
انکی خدمت کے لیے موجود ہوں اس لیے اسوقت

وہ تعین تکلیف دنیا نہیں جانتیں بیماری پھیل  
میں امید کرتی ہوں کہ رات کی باتوں پر تم مجھے ناگوار  
نہو گی اور مجھ پر تمہیں کوئی بے لطفی نہ پائی ہوگی  
بھولی پھیل کا دل سہا سہا صاف ہو گیا اور  
وہ بولی ”بھڑا نہیں ا“

ملدروٹن ”خیر میں ابھی بھٹکے پاس نہیں پہنچا ہوں  
اور اسوقت یہ بتاؤ گی کہ میری ماں کا حال کیا ہے  
جو ا دیکس وقت وہ تعین بلانا پڑے گی کہ میں  
ملدروٹن یہ الفاظ نہایت غمزہ بیانی سے  
کہنے پر ڈربینٹ کے دم میں چلی گئی اور اسوقت  
پرستور بند کر دیا۔ پھیل پر اسکے مادہ براؤن کا  
اثر رہ چکا نہیں رہا اور غور سے ہی سے غور میں  
اسکی دغا بازی حلوم ہو گئی۔

پھیل اپنے دل سے ”خدا جانے کل رات کو  
اسنے ایسی باتیں کیوں نہیں بشادیہ مجھے اپنی  
کارروائی میں ستر راہ بھٹی جو اور مجھے نکالنے  
کی فکر میں ہو۔ خدا جانتا ہو کہ اب مجھے یہاں  
ایک منٹ ٹھہرنے کی خواہش نہیں“

اسنے میں دایہ شیر خوار لفریک کو لینے کے  
لیے آئی جو بہت پر ہٹا ہوا کھیل رہا تھا۔ اور  
اسنے تازہ ہڈا کس میں آیا ہوا ایک خطہ پھیل کے  
توا لیا کیا۔ یہ خطہ ستر پر یورسٹن کو رکھانے  
پہنچے تھے تھا۔ درجہ پرسی علی عمدہ یاد رکھی ہوگی  
مہر کی ہوئی تھی بہرہ اسوقت اسکی سر کی  
ضرورت نہیں کہ یہ خطہ سنے پہنچا تھا اور اسکی

عبارت کیا تھی۔

## پینتالیسواں باب باغ میں گل نشانیان

اب اس ناول کا سین ہر تھان پر ہی پارک (واقع بلکیم شائری طرف منتقل ہوتا ہے) سب پر کا وقت تھا اور باغ میں ایک رخت کے نیچے ایک تپانی پردہ شخص بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک کوسنی ندر توش پوشاک درویدار جوان تھا اور بی عریس عریس کے قریب ہی کسی عریس کا مصاحبہ ادا کیے درجہ کا ملازم معلوم ہوتا تھا۔ دوسری ایک عورت تھی جو با اعتبار سے سوال اپنے ہنسیوں سے ایک ہی آدھ برس کم یا بالکل برابر ہو گئی۔ سکی پوشاک بہت ہی نفیس تھی حسین سادہ اور خوشامیابی کا قیاس و قیاس نہیں لگتا تھا۔ انہی صورت میں نہایت دلہریہ تھی اور خط و حال بھی دلکش تھا سبیلے ہوئے تھے مختصر یہ کہ عورت سن لونیو کا دور تھی جسے حضور عالیہ ڈیوڈ آف آرڈن کی رازدار خواہش ہونے لگا۔ مشرف خاں قلا اور در کوئی اور شہ گم تھے انے کو نہ ڈیوڈ پینڈ وائل کا ملازم تھا۔

آج برس گریم تھی، لونیو نے اپنی ٹوپی ہاتھ کے ساتھ سین لگا لی تھی، اس نے اپنے درخت کے سائے کی طرف منہ کر رکھی تھی، یہ کہتا تھا اس نے درخت کا تھا جو اپنی عمر ہی بھلا لولن کی ظاہر کرتا تھا۔

باغ کا ایک پوشیدہ اور الگ تھلک حصہ تھا جہاں ملازم اور خواص کیجا ہوئے تھے۔ یہاں سے مجلس کی عمارت پونہل کے فاصلے پر تھی۔ تاہم ان دونوں کے تیوروں سے پایا جاتا تھا کہ وہ اپنی گفتگو کے لیے یہاں بھی مطمئن نہیں۔

ملازم نے اپنی ٹوپی اتار کے پینتالیسویں سے پینتالیسواں درجہ اور سایہ دار درخت کی گھٹی شاخوں پر نظر فرمال کے بولا: ”یہ مقام بہت غنیمت ہے، ہر گز پرینے میں تو کچھ مضائقہ نہیں؟ پیاری لونیو! مجھے معلوم ہے کہ تم اس کا شوق نہیں رکھتیں۔“ (اجازت ملنے پر ہر گز کسی مٹالے اور ایک سرکار سڈ گائے) ”ہاں، کو اس روز تمہاری کیم کو چستے تو نہیں کرتی تھیں؟“

لونیو ”ہاں کتنی کیوں نہیں تھیں۔ یہ اس روز کا ذکر ہے جو جب حضور عالیہ لیڈی ڈاؤڈن کے جلسے سے واپس آئی، میں اسے ایک ہفتہ ہوا ہونگا“ ملازم نے کہا: ”کتنی تھیں؟ پیاری لونیو! ٹھیک ٹھیک بتاؤ۔ یہ بہت بڑی فروہی ہے۔“

لونیو ”حضور عالیہ سیدی ایچی غلو سٹرین جلی ٹکین اور ایک آرام کرسی پر بیٹھے کہ مجھے گھوڑا لکھنے کے دینے لگیں، میں سمجھ گئی کہ چھپ نہ چھپ وال میں کا لا ضرور ہے لیکن میں نے اپنے چہرہ پر شکر نہیں آئے وی۔“

اور منہ ڈھان ان ٹھیک لونیو نے ہم دونوں گھبراہٹ میں جو اس باغ میں نہیں ہو جاتے ہم

لیکن انھوں نے کچھ صاف صاف نہیں کہا  
زمین نے بوجھنا سب سمجھا  
اؤ منڈ ”نہر کھنڈ“ کو کسی طرح نہیں  
لیوینیا ”کسی طرح نہیں“  
اؤ منڈ ”غیر اب کوئی اور بات بلکہ اگر  
لیوینیا ”جہاں تک مجھے خیال ہے اب کوئی  
بات نہیں رہی تا لاپ و سرور“  
کا حال تو میں تھے کہ جلی ہوں۔  
اؤ منڈ ”وکیلوں والا حال؟“  
کہ جلی ہو۔ اور اس طرح صفوں علیحدہ  
کرنے جانا اور تم کہنے کو بتانا بھی خیال  
کر چکی ہو۔

لیوینیا ”کیا تمہارے صاحب نے ان باتوں  
کا بھی ذکر کیا تھا؟“  
اؤ منڈ ”مگر کیا ہو گا میں نے سنا تو  
اُننے کہدی تھیں اور وہ موقع پر چوکنے  
والے آجی نہیں“  
لیوینیا ”اؤ منڈ ایک کی غرض ایک سے  
انکی رہتی ہو۔ اس لیے مجھے ڈچر کے ساتھ دعا  
کرنے کا افسوس تو مجھے ہر جہاں  
اؤ منڈ بات کا گئے پیاری لیوینیا اس  
تم خاطر جمع رکھو۔ ڈچر کے ساتھ کوئی بُرائی  
نہیں ہوگی۔ ایسے کسی طرح نہیں چوچے  
بلکہ خیالات اس کے“  
لیوینیا ”بھلائی کیا؟“

دنیا وی لوگ ہیں ہم جانتے ہیں کہ اپنی  
حالت کیونکر چھپائی جانی ہے۔ طرہ یکہ ہمارے  
مالکوں کو اس کا گمان بھی نہیں ہوتا کہ ہم لوگ  
انھیں کی تقلید کرتے ہیں۔ خراب اگے بیان کر د  
مگر ہر کسی میں کہ ڈچر میں گھورے فکین۔  
لیوینیا ”ان ایک منٹ سے زیادہ وہ اس طرح  
گھومتی رہیں، اس کے بعد اس طرح برافر خستہ ہو  
بولین گویا اگر میں نے واقعی کوئی مٹھا کی ہوگی  
تو مجھے پتا ہی کھا لیتی۔ وہ کتنے فکین نہ لیوینیا!  
تم کہیں ضرور سی ہو اور میری نسبت سی سے  
کچھ ضرور کہا ہے۔“

اؤ منڈ ”اسپتے کیا کہا؟“  
لیوینیا ”میں فوٹا بگر گئی۔ پہلے میں نے  
غضب ظاہر کیا پھر ایسی صورت بنائی تو با مجھے  
سب سے بڑا معلوم ہوا“  
اؤ منڈ شاہ شاہ! شاہاں! اُبرائے سے  
زیادہ کوئی چلتا ہوا فقرہ نہیں۔ اس سے  
محبت ہو جاتی ہے۔“  
لیوینیا ”خیر ڈچر کو فکین لگیا اور پھر  
انھوں نے مجھے معافی مانگی۔“  
اؤ منڈ ”شک اب شک ایہ تو ہونا ہی چاہیے  
تھا کہو اگے کہو؟“  
لیوینیا ”وہ کہنے لگیں سخت تعجب ہو کر مجھے  
ایک شخص سے ملنے کا اتفاق ہوا جس نے اُن  
باتوں کا ذکر کیا جو نہایت پوشیدہ تھیں۔“



تھاری، گیارہ صاحب کے تھامے ساتھ ہیں ہی میرے مالک کے میرے ساتھ۔ فرق بتاؤ کہ کوٹ نے مجھے فوراً اعتبار کر لیا اور ٹکڑے چرنے رفتہ رفتہ اپنے معاملات میں دخل دیا سو گیا۔ لیوینیا نے کیا ہمتا ہے کوٹ مینڈا وائل دئی کوئی کوٹ ہیں؟

اڈمنڈ: ”نکاسی بیان ہو لیکن یورپ میں ہر شخص اپنے لیے ایک لقب اختیار کر سکتا ہو اور نکاسان میں اسے اپنے ساتھ لاسکتا ہو۔ یہاں کوئی خطاب یافتہ فرانسسی نہیں جو کوٹ مینڈا وائل کے کوٹ نمونے کی تصدیق کر سکے۔ خلاصہ یہ کہ میں انھیں ایک ایسا ہی کوٹ خیال کرتا ہوں جیسا میں خود کوٹ ہوں حقیقت میں مجھے اٹل فرانسسی ہونے میں بھی شک ہو لیوینیا: ”کیا فرانسسی پچھتاہیں؟ تبو مجھے بیشک تعجب ہوتا ہو“

اڈمنڈ: ”میرے خیال میں وہ انگریز ہیں گوان شاسٹا میں کرو فرانسسی زبان خوب ہوتے ہیں“ لیوینیا: ”آخر وہ کس فکر میں ہیں؟“

اڈمنڈ: ”جوانک میں خیال کر سکتا ہوں وہ بھی اسی فکر میں ہیں جو عام آوارہ گرو لوگوں کو دھمکے رہتی ہو۔ انکی سب سے بڑی فکر کسی لدا رہم کے ساتھ شادی کرنا ہو“

لیوینیا: ”لیکس، ٹیچر کے ساتھ انکی یہ چال کیوں نہیں کیا سکتی ہو؟“

اڈمنڈ: ”تخلات اسکے انھیں ایک نیا عاشق اپنے کھوئے ہوئے عاشق کی جگہ لیا گیا“ لیوینیا: ”سر اسبل کوئی ایسا عاشق نہ تھا انھوں نے اسکے ساتھ کبھی محبت نہیں جتائی۔ انکے خیاالات کچھ بہک ضرور گئے تھے مگر انھیں اپنی رسوائی کا بہت برا خون تھا۔“

اڈمنڈ: ”میں پر قلم بودا کوٹ سے اس قسم کا اغراض نہیں کر سکتی وہ بہت بڑا سیرچہ آدمی ہو۔ لیوینیا: ”یہ کوٹ مینڈا وائل ہو کون شخص؟“ اڈمنڈ: ”(ہنسکے) کوٹ مینڈا وائل؟“ لیوینیا: ”میں تو ایسا ہی جیسی ہوں۔ وہ خود بھی اپنے کو ہی مشہور کرتا ہے لیکن میں نے ایک موقع پر کہا تھا وہ شخص آوارہ شخص ہے بہر کیف اسوقت ٹھیک ٹھیک تبادو و درندہ آج سے میں بھی تیسے کوئی بات نہ کہو گی۔ دونوں طرف سے اعتبار کی ضرورت ہو۔“

اڈمنڈ: ”بیشک ایسا ہی لیوینیا کیا میں نے تیسے کوئی بات چھپائیگی۔“

لیوینیا: ”میں نے کہا تھا کہ میں آج ہی کوٹ مینڈا وائل کا ملازم ہوا ہوں۔“

اڈمنڈ: ”ہاں! اسے میں سمجھتا ہوں۔“

لیوینیا: ”اور کوٹ نے تم سے کہا تھا کہ مجھے ایسے آدمی کی ضرورت ہے جس سے غیر معمولی کام نکلیں یعنی خفیہ کارروائیاں۔“

اڈمنڈ: ”بیشک۔ بالکل صحیح جو معاملات

ہو شیار اور جا لاگ دمی کو تھوڑا بہت تیار کر دیا  
 خصوصاً جب شمع بج رہی تھی جا لاگ اور شمع  
 جو بڑے بڑے تھے اڑنا ہوا ڈیڑھی گھنٹہ میں  
 لیوینیا "سچ کہتے ہو بیشک وہ کوئی غلطی  
 ہی ہے۔"

آؤ منڈ "لیکن میں اس سے کیا غرض کروں؟  
 دوزخ میں جاے جاے بہشت میں پہنچے گا  
 ایک ہزار بار دہ کے سر پر پہنچے گا  
 باہر عقہ ہونے سے پیشتر حج کر لینے کا حکم ہے  
 پس اچھے اپنے کوٹ میں داخل سے چلے گا  
 اپنی دھیرا آفت آؤ لے سے واسطہ میں خیال کرنا  
 سون کر اب ہلوگ اس رقم کے قریب پہنچے گا  
 پاری لیوینیا کو حساب تو لگاؤ ایک دوسری  
 ملا گئے تھارے پاس سات سو سی پانچ سو  
 سے اوپر ہو گئے۔"

لیوینیا "اور تھارا زنجیر بھی ہوا جو کہ چمکے ہو  
 کر میرے پاس آؤ سو پاؤنڈ سے زیادہ جمع ہو چکے  
 ہیں۔ اس صورت میں تمہارے کوٹ میں تین ہی  
 ہفتے میں تمہارے سادہ اسقد سلوک کر دیا کرو  
 میری چیزیں میرے ساتھ تین برس میں۔"

آؤ منڈ "یہ کوئی بڑا بجاری فرق نہیں بہر کیف  
 ابھی میں کوٹ میں داخل کے بڑے بڑے منصوبہ  
 اور غیر معمولی کاروائیوں کا ذکر کر رہا تھا، اور کہ  
 ان کا ردائیوں سے میں کیسے فائدہ ہوئے  
 ہیں میں ان باتوں سے طلب نہیں کروہ کوئی

آؤ منڈ "ہنسکے" بیگمیں کی خواہشیں کے عقار  
 بے عقل اور بھولی بھالی ہوتی ہیں پہلے انہی  
 خیال کر لو ایک شخص نے دینے ایسی حور و ش  
 ناز میں کو کس آسانی سے طبع کر لیا۔"

لیوینیا "ہاں! ہاں! لیکن۔۔۔"  
 آؤ منڈ "اس صورت میں کوٹ لے خیال کیا  
 ہو گا کہ ایسی امیر بیگم کی ملاقات اور توسل سے  
 بے انتہا فائدہ تصور میں۔ چلاری لیوینیا! اسے  
 عیاں اور دیکھ لوگ شہرت پیدا کرنے کی کوشش  
 کیا کرتے ہیں۔ تحریر مطلب سمجھیں!"

لیوینیا "لیکن کیا بات ہے کہ شہر کا ایک مغز  
 سا ہو گا کوٹ کو بہت بڑا دوسرا دیکھا جا رہا ہے۔"

آؤ منڈ "ہاں! میری عقل بھی حیران ہو رہی  
 لیوینیا دراصل میرے ملک میں بہت سی ایسی باتیں  
 ہیں جنکی تھارے مجھے نہیں ملتی یہ بھی افسوس  
 میں سے نہ کوئی شک نہیں کہ یہاں کوٹ کو بڑے  
 کی کوئی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کیونکہ یہاں  
 گنسیاں جو میں تمہارے لیے لایا ہوں ان کی  
 کافی شہادت دیتی ہیں۔ اسے عمارتوں میں  
 جانتا ہوں کہ کوٹ اور غیر فرانس میں نمایاں  
 ملاقات ہو کہ کوٹ میں ایسی نہیں تین مرتبہ غیر  
 ہوں میں لڑا چکے ہیں اور دونوں میں ہر دوں غلبہ پایا  
 لیوینیا "یہ عقل نہیں کام کرتی۔ بہر کیف ہاں  
 جانتے ہو کہ کوٹ محض ایک خانہ و شادی کی ہے  
 آؤ منڈ "مجھے ایسے نظر آ رہے ہیں کہ کسی

فرانسیسی آزادی انگریز کوئی مغرور شخص نہ رہا۔  
 ہندو دنیا کو آگاہ کرنا نہیں چاہتے بلکہ اسکے راز  
 پوشیدہ رکھنا ہی ہمارے حق میں مفید ہے۔  
 لیوینیا "میں کیا شک۔ غالباً یہ تھا افریق  
 ہی۔ کہ ان باتوں میں خود بھی ہنرمند ہوا اور مجھے  
 بھی مصروف رکھیں لیکن ایک بات تھی اب تک نہ  
 بتائی تھی کوئٹہ کو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ تم دہلی کے  
 معاملات سے واقف ہو۔"  
 آؤ مندرجہ مچ؟ کیا میں نے نہیں کہا؟ عجیب بات  
 اتنا تو جانتی ہو کہ کوئٹہ نے مجھے نوکر کہتے وقت  
 کون کونسی باتیں کہیں۔"  
 لیوینیا "ایک دفعہ ان باتوں کو یہ بیان کر دو  
 ان سے ہر وقت آگاہ رہنے کی ضرورت ہے۔"  
 آؤ مندرجہ ایک مقدمہ لگایا اور دوسرا سگار  
 سلگا کے ذیل کی گفتگو شروع کی: "تو جانتی ہو  
 کہ کوئٹہ سے میری سفارش کلیرٹن ہوئی کے  
 مالک۔ نے کی تھی میں نے بیان کیا کہ مجھارلڈ کوئٹہ  
 کی ملازمت ترک کیے ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔  
 انھوں نے اسکا سبب پوچھا اور میں نے صداقتاً نہ  
 کہہ دیا کہ تنخواہ بہت کم تھی۔ اور نہ ہی خبر نہ  
 اور بلینٹی سے پیش کرتے تھے اور کسی قسم کی یافتہ  
 نہ تھی۔ اس پر کوئٹہ نے کہا کیا چھل کا نام دوسرے  
 روز جانے پر بلے انھوں نے مجھے کسے کا دروازہ  
 بند کر دیا پھر میں نے لکے "آؤ مندرجہ اٹھ اگلے میں رل  
 ڈروئٹ کے پاس گیا تھا۔ اور معلوم ہوا کہ تھے انکی

نوکر می چھوڑنے میں دورانہشی سے کام لیا کہ صرف  
 مختار بیان صحیح تھا۔ تم میرے ساتھ زیادہ فتن  
 رہو گے میں تجھیں ہتھ مانگی تنخواہ دوں گا میں جاکر  
 بد طبیعت کے شریف نفیس ہوں۔ میان اوپر کی  
 آمدنی سے بتا رہی ہیں جس میں بھری ہیں گی لیکن یہ  
 نہیں خفیہ کارروائیوں کا معاوضہ ہونی۔ تم سے  
 غیر معمولی خدمات لیا سکیں گے کہ معمولی نوکروں کے  
 کام تجھیں رازداری سے کام لینا ہو گا جبکہ یہ  
 میں نے تمہارے نفع کا قول دیا ہے ابھی اچھی طرح  
 سمجھ لو! میں تجھیں کچھ سمجھنے کے لازم رکھتا ہوں مجھے  
 قیافہ: اسی میں بھی دخل ہے تم نہایت ہی چلتے پرتے  
 اور خود فلسفہ معلوم ہوتے ہو۔ ہر کیف حتی الامکان  
 اپنے نفع پر نظر رکھو اور میرا کام پنا کام سمجھ کر انجام دو  
 اگر تم میرے کئے پر چلو گے تو اسے سامنے دولت کا  
 انبار لگا لو گے کہ وہ آؤ مندرجہ اٹھ! کیا تم اس سمجھو  
 یہ رضامند ہو؟ میں نے کرک کے جواب دیا کہ  
 جی ہاں! اس طرح تمام کام ہمارے ایک دم سے چل  
 ہو گئے اور میں کوئٹہ کی خدمت سے بچا لائے لگا  
 لیوینیا "میں معلوم وہ کس یا نے کا شخص ہے؟  
 ایسے نہیں کی خدمت واقعی خوش فہمی کی بات  
 ہے خصوصاً اس شخص کے لیے جو اسکا ہمارا ہو۔"  
 آؤ مندرجہ "لیکن اس سے خاطر جمع رکھو کہ وہ ضرورت  
 سے زیادہ اپنے بھید کی کسی کوتاہی دیتا ہو گا۔  
 وہ ایک ہی رنگ باران ویدہ ہوا کسی جسم کی  
 ہوشیاری اس سے نہ نہیں ہتی بہرہ نہ، مجھے

اُسکے کام نکلے، اور اُس سے مجھے دولت ملتی ہو،  
لیونیٹا دو لیکن پھر تھے یہ بتایا کہ کوئٹہ کو  
کیونکر معلوم ہو اگر کم و بیش کے خفیہ حالات سے واقف ہو؟  
آؤ منٹہ میں کہنے لگی کہ تھا۔ اچھا، تو جیسے ہی  
میں اُسکی ملازمت میں داخل ہوا وہ میرے ساتھ ساتھ  
پیش آنے لگا تو یوں برسوں سے اُس کا ملازم ہوں  
میں نے خیال کیا کہ یہ اُسکی حیرت جی اور اخلاق کا  
تھکا تھا جو جسکے لیے وہ بہت شہور ہو۔ تاہم کم  
بہت سمجھنا کہ وہ اپنے ملازموں کو بہت متنبہ کرتا تھا۔  
قصہ کو تاہ آئے فوراً چند کام میرے سپرد کیے جن میں  
خاص خاص لوگوں کے حالات دریافت کرنے کی  
اُسے ضرورت تھی۔ ان میں ایک شہزادے اور دوسرے  
دوسرے کام شہر ہی میں بول آٹھا کہ کام میں  
بہت اچھی طرح انجام دے سکتا ہوں۔ کوئٹہ نے  
پوچھا کیونکر؟ میں نے کہا کہ میں بس لیونیٹا گھوڑ  
ناٹے، یا حسین اور جبریل سے ملنے دریافت  
کر سکتا ہوں جو عضو عالیہ کی بازداروں میں ہیں؟  
لیونیٹا مسکرا کر کہ، کیا تجھے ایسا آسان  
پرچہ دیا؟  
آؤ منٹہ ”جہ خوش! آسان پرچہ دینے کی بھی  
ایسا ہی کمی۔ میں نے تو تھا۔ رے واقعی وہ حالت  
بیان کر دے، اور اب اپنے بیان کے ثبوت میں  
مسٹر آؤ منٹہ نے مس لیونیٹا کا ہتھ جوڑ لیا۔  
لیونیٹا اپنے بال برابر کر کے ”کیا خیال کرتے  
ہو کہ کوئٹہ دوسرے ضرورت جیت پیدا کر رہا؟“

آؤ منٹہ ”اُسکے تو کوئی آسان نہیں ہیں تم سے  
کہ چکا ہوں کہ کوئٹہ سرسبیل کی طرح کسی حالت  
سے نہیں کام لے گا۔“  
لیونیٹا ”ہا! سرسبیل کی تباہی اور دفعہ  
موت قابلِ غور ہو۔ کیا تمہارا بھی یہی خیال ہو کہ  
وہ کسی قلبی بیماری سے ہلاک ہو یا زہر کھا لیا؟  
کیا تم اُسکے نوکر کو جانتے ہو؟“  
آؤ منٹہ ”میں لیوک پارکس کو مدت سے  
جانتا ہوں کل بھی وہ مجھے ملا تھا اور اپنے ایک  
کی موت اور اُسکی تحقیقات کا ذکر کرتا تھا،  
لیونیٹا ”خبرداروں میں کسا تھا کہ تحقیقات  
میں بعض ناشائستہ حرکتیں ضرور ہوئیں؟ کیا  
یہ ٹھیک ہو؟“  
آؤ منٹہ ”لیوک پارکس کہتا تھا کہ ایسی حرکتیں  
دُنیا میں عزت کی نظر سے نہیں دیکھی جاسکتیں۔  
اُسے بہت ہی حقہ تھا۔“  
لیونیٹا ”آخر اُسے کچھ خلاصہ کیا؟“  
آؤ منٹہ ”جو کچھ تم اخبارات میں دیکھ چکی ہو  
اُس سے لیوک کا بیان بہت زیادہ صراحت  
کے ساتھ تھا۔ دراصل مجھے خیال کر لینے دو، آؤ منٹہ  
تاریخ کو کیوں؟ ہر کیف یہ جھٹیل کا واقعہ جو کہ  
سر شام سرسبیل کو سبیل کی چٹان پر مردہ پایا گیا  
جہاں اُسکے ساتھ اوپر ہم بھی مقید تھے اتفاقاً  
سے لیوک پارکس اپنے قاتل کی خبریت دریافت کرتے  
یا کوئی چیز سے دینے گیا جسکا نام مجھے یاد نہیں

آؤ منڈا "فسر تحقیقات نے چاہا کہ ان لوگوں پر جراثیم کے نکال دے اور دوسرے اہل حیوی منتخب کرے لیکن گورنر نے نہ ماتہ اور نہ کاس سے سخت بدنامی ہوگی۔ سرجن کو بھی کسی کام کی جارہی تھی۔ اس طرح قاعدے کی پابندی کے طور پر افسر تحقیقات نے سرسری کارروائی شروع کر دی۔ لیوک پاکنس کا اظہار کیا گیا جس سے اسکے مالک کی موت کے تعلق کا مل اظہار ہوا گیا۔ فسر تحقیقات کو اظہار قلمبند کرنے میں دو منٹ سے زیادہ دیر نہیں ہوئی حیوی نے اپنی رائے نصف ہیشٹ میں پیش کر دی۔ عرضہ ساری کارروائی سوا بارہ بجے ختم ہو گئی۔ تم یقین ہی جانو کہ لیوک پاکنس کو اسپریمٹ پر غصہ ہو۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے تمام عمر میں ایسی شرمناک کارروائی نہیں کی تھی۔ لیو مینیا "اور اس موقع پر سرسریل کا کوئی غرض یا دوست نہیں آیا؟"

آؤ منڈا "کوئی نہیں۔" تنہا اخبارات میں دیکھا ہو گا کہ سرسریل کا کوئی وارنٹ نہیں اور اسلئے ریٹ کا خطاب اسکے خاندان سے رائل ہو گیا۔ لیو مینیا "ہاں اب تجھے یاد آگیا۔ ہاے بھئی بھائی! اوکس طرح موت آئی رکوئی دوا آسونا بنے والا بھی نہیں۔ شاید اسکی تجیز و مفین بھی محتاجوں کی طرح ہوئی ہوگی؟"

آؤ منڈا "نہیں ایسا نہیں ہوا۔ وہ اپنی تمام بدکاریوں کے ساتھ اپنے ملازم لیوک پاکنس کے لیے

اور چہرے دانت سے معلوم ہوا کہ سرسریل بھی بھی صحن میں فروہ پا گیا۔ لیوک نے فوراً کہا کہ یہ موت ایک قلمی بیماری سے واقع ہوئی ہو جو کہ آقا کو لاحق تھی اور مجھے بخوبی معلوم ہو کہ وہ اس بیماری کو سختی کے ساتھ چھپایا کرتا تھا۔ اسی وقت ڈاکٹر جلیفان بھی آگیا جو فوراً بھی گیا۔ تھارڈ ایٹ لیوک کا مفصل بیان سنا جس سے تمام شکوکے رفع ہو گئے اور زیادہ تحقیقات کی ضرورت نہ باقی رہی۔ معاصر سرسری کارروائی کے بعد سرکاری افسر کو اطلاع دی گئی۔ جسٹ ایٹ نوش۔ یا سمن یا وارنٹ جو اسے کہتے ہوں اس مضمون کا جاری کر دیا کہ جسے اس باغ میں کچھ کہنا ہو کل دو تھپک اپنی درخواست پیش کرے۔ دوسرے روز نوٹ کیٹ میں قریب چوار بجے بعض تاجروں کا ایک عام اجلاس ہوا اور یہ بات بتائی بدنام معلوم ہوتی تھی کہ یہ تاجر کافی کی دوکانوں یا اسلیپ بیگز کے مالک تھے۔ لیو مینیا (اسلیپ بیگز کے معنی نہ سمجھے کیونکہ ایسی حقیر چیزوں سے جو ایسی عالیشان گلیات کی خوشیں بھی نہیں واقف مت ہیں) "کیا؟"

آؤ منڈا "سگا۔ بچوں کے" اسلیپ بیناز نہ نہایت ہی ذلیل درجے کے ہوٹلوں کو کہتے ہیں۔ ہر کیف مقررہ وقت پر چلنے میں اجلاس ہوا۔ لیکن جب اہل حیوی سے حلف لیا گیا تو فسر تحقیقات کو معلوم ہوا کہ انہیں بہت سے نشے میں بہت ہیں۔ لیو مینیا "تو یہ تو بہت اسقدر بدتمیزی ہے!"

اُدھند کے تعلق کوئی اشارہ تک نہیں پایا جاتا تھا۔  
 نہ اُسے اپنے کسی انداز سے دُخیز کو اس بات کا  
 موقع دیا کہ وہ لیونینیا اور کوٹ کے ملازم میں  
 ربط مضبوط کا گمان کر سکے۔ مہل بات دیتی کرتے  
 اپنی ایک سہیلی کے ساتھ دو ایک گھنٹے کے لیے بیٹھ کر  
 کی اجازت لے لی تھی اور دُخیز کو کانوں کان خبر  
 دیتی کہ میری کارروائیوں کا افشاہی خواہم کہے  
 ہاتھوں جو رہا دُخیز مجھ سے نہادہ و اعتماد ہے۔  
 جیسے ہی لیونینیا غلو تسرا میں پہل ہوئی دُخیز  
 گھڑی کی طرف دیکھنے بول گئی۔  
 دُخیز ”افوہ ڈھائی بج گئے! مجھے گمان بھی  
 نہ تھا کہ تم اتنی دیر کر دو گی!“  
 لیونینیا ”مضوہ خاصہ نوش فرما میں دُستر خوان  
 تیار ہوں“

دُخیز ”مجھے دُستر خوان پر جانے کی فرصت نہیں  
 ہے ایک سبکٹ یا اور کوئی ہلکی چیز لے آؤ میں  
 کہ رنج کیا میں بیٹھ کاڑی کے نیسے کھدیا گیا ہوں؟“  
 لیونینیا ”جی ہاں! حضور ات کھینے میں لندن  
 پہنچتی ہیں“

دُخیز ”ولیہ نہیں خیال نہیں کہ آج لیڈی مارڈین  
 کے یہاں قہقی دُوس بال ہونے والا ہے؟ اور  
 اورین دیہہ کمرچی..... تو یہ میرا مطلب ہے  
 آؤ آج وہاں تمام فیشن ابل دنیا کا جھگڑا ہوگا  
 ایسے موقع پر میں ہی نہ ہوں؟“

لیونینیا ”نہیں جھنور کو ضرور جانا چاہیے“

نہایت ہی ہر بات آقا تھا۔ لیوک بھی مذاق و  
 ایک شریف النفس آدمی جو لہذا اُسے اپنے فحاشی اس  
 آخری اور افسوس ناک خدمت کی درخواست کی  
 لیونینیا ”اُسے کہا ہوگا کہ میرے مالک کی راش  
 مجھے ملنا چاہیے۔ اگر خاندانی طریقہ پر دفن کیجائے  
 کیوں؟“

اُدھند ”ہاں۔ اور جیسے قرعین کی رسم نہایت  
 ہی معمولی اور خاص طور پر کچھ ہی سہ پر کو عمل  
 میں آئی ہو“

لیونینیا ”یہ تمہارے دوست لیوک کی عین شرف  
 اتھی۔ لیکن اخبارات میں اسکا کچھ ذکر نہ تھا؟“  
 اُدھند ”لیوک کی درخواست برائیتھی تھی  
 اور اُسے اس کا روانی سے کوئی تعلق نہ تھا“

تھوڑی سی غریب گفتگو کے بعد ملازم اور دُوس  
 اُدھند کے ہوتے ہوئے اور مجلس کی طرف قدم بڑھائے جب  
 دونوں اُس موڑ کے پاس پہنچے جہاں سے ایاب  
 قریب کے گاؤں کو راستہ کیا تھا تو اُدھند نے لیونینیا  
 سے اس طرح خدا حافظ کہا گو یا کوٹ کی ملازمت اُسے  
 مجبور کر دیا ہو کہ بقدر عجب ممکن ہو لندن پہنچ چکا۔

لیونینیا سیدھی محل کی طرف روانہ ہوئی  
 جہاں وہ ایسے وقت پہنچی کہ خلد کے کہنے میں  
 دوسری خواہنوں کے ساتھ خاصہ چھینے کے انتظام  
 میں شریک ہو گئی۔ غاصے کے انتظام سے فارغ ہوئے  
 اُسے اپنے لباس میں کچھ تبدیلی کی اور اپنی سرکار  
 کی غلو تسرا میں پہنچ گئی۔ اُس کے تیور دن سے

یہ کہنے لےوینا بسکٹ لینے چلی گئی۔

ڈچیز نے جیسے میں شریک ہونے کا وعدہ کیا تھا اور یہ وعدہ کوئی مینڈا اہل سے اُسرو ہو تھا جب وہ لیڈی ٹاڈا رین کے جلسے میں ڈچیز سے ہم درہا ہوا کہ صبح کو جلسہ آؤ گے میں اسی ملاقات کو آیا تھا کیا ڈچیز ایسا وعدہ کے لیے خوشی سے تیار تھی؟ کیا اسے کوئی مینڈا اہل سے دوبارہ ملنے کی آرزو باقی تھی؟ ان سوالوں کا جواب ہم نہیں دے سکتے اس بارے میں اُنکی خوشی والہو کی تھا وہ ملنا دشوار تھی۔ ایک طرف تو اس شخص میں جس باتیں ایسی تھیں کہ خود بخود اُنکی طرف لٹکنا جاتا تھا دوسری جانب چہرے سے ایک مخمور و غلجی جھپٹی اور اسے غیب تھا کہ کوئی کو وہ راز کو نہ معلوم دے گئے جتنے انھیں بہت بڑی احتیاط کی گئی تھی لیکن اب کوئی اسے سے اسے ہلکا سا بختر اور اخلاص نہیں باقی تھا جو اس نے کوئی کے ساتھ جملہ عام میں ناچنے پر ظاہر کیا تھا اور جسے کوئی نے بھرے مجمع میں اسے اپنے ساتھ ناچنے پر مجبور کر کے تمام حاضرین جلسہ پر اپنا سکہ بٹھا دیا تھا۔

یہ باتیں ہونا ایک مہم تھیں۔ اور فیہ معلوم ہوئے کہ ڈچیز کے خیارات کوئی کی طرف کیسے ہیں وہ ایک پریشان خیالی کے عالم میں گاڑی پر سوار ہوئی اور لندن پہنچ گئی۔ دیوگ جو چل سکتا تھا موجود تھا نہایت ہی خلق و حرکت سے تھی اور تمام ملازمین کی موجودگی میں ڈچیز کو قانون تھا

اندھے لے گیا۔ اس خلق و حرکت کا زیادہ ثبوت اس وقت مل گیا جب وہ دونوں چلیے میں چلے گئے۔ یہ اُسی روز کی شام تھی جب ڈچیز نے دیوگ کی معرفت امویژن ہارٹ لینڈ کو ایک خط لکھا تھا اور جس کے نتیجے سے وہ ہنوز فدا و کھن تھی کہ وہ ان کا کیا معاملہ گزار دیوگ دھیری لایا تھیں جسے کچھ لکھا ہوا؟ ڈچیز ”نہیں ہر برٹ۔ کوئی خاص نہیں۔ سمجھاری والدہ بدستور حالت میں ہیں اور اُنکے مزاج میں کوئی قابل ذکر تغیر نہیں ہوا۔“ دیوگ ”ہاے اما جان! اب مجھے اُنکی صورت نہیں دیکھی جاتی۔ میری تم پر بہت ہی ہرمان ہے“ ڈچیز ”میں اپنے فرائض سے بالکل بیخبر نہیں۔ سمجھاری نو عمر بھائی میں سب کچھ طرح میں ہیں تین روز سے انھیں سب کے ساتھ جی سمجھاری بھی اور۔ اور اس وقت محض اس جلسے کے لیے مجھے تھارن بری سے لندن آنا پڑا۔“ دیوگ ”مگر جلسے میں شریک کئے تھیں انھوں نے نہیں ہوگا کیونکہ چہرے ہی کتنا ہی کرہ ایک عظیم الشان جلسہ ہوگا میرے خیال میں لیڈی ٹاڈا رین دعوت بھی دینی حقیقت میں وہ اپنی تین بیویوں میں سے کسی ایک سے سبکدوش ہونا چاہتی ہیں۔“

ڈچیز ”ہر برٹ کیا تم بھی جاؤ گے؟“ دیوگ ”میں؟ آؤ؟ اب مجھے ایسے خبسون سے کوئی کچھ نہیں رہی۔ افسردہ دل افسردہ کندہ پن

”چیئر زنگے میں ہاتھ ڈالکے محبت بھرے لہجے میں  
ہر برٹ کیا تم اتناک تھیل کے خیال میں مجھو ہو؟  
کیا تم اسے بھلا نہیں سکتے؟ کیا وہ تمہیں بھی نہیں  
بچا دے سکتی ہے؟“

ڈیوک ”نہیں میری کہیں نہیں! آہ میں اس  
شخص کا ذکر کرتے کیونکر کروں جو تمہاری نظر میں  
میری آشنا سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی!“

”چیئر“ ہر برٹ تم دو دونوں قابل رحم ہیں اور  
باہمی ہمدردی ایسے ذکر واذکار کی مانع نہیں  
ڈیوک ”بیشک میری کیونکہ میں تمہاری اولاد  
کو دیکھ آیا ہوں، اور جیسے ہی اس معصوم لڑکی پر  
میری نگاہ پڑی مجھے اپنا شیرخوارا لفظ یاد آ گیا  
جو تمہاری لڑکی کی طرح اپنے باپ کے نام اور  
اسی محبت سے محروم ہو؟“

اسکے بیرونی طرف سکوت کا عالم  
چھا گیا اور میان بیوی ایک دوسرے کی طرف  
ٹٹکی باندھے اپنے خیالات میں مجور ہے۔

بعد ازاں چیئر نے آہستہ سے کہا ”نہر کیف تم  
اموحن ہارٹ لینڈ سے مل آئے؟“

ڈیوک ”ہاں۔ اور بہت بڑی جد و جد کے بعد  
اس رقم کے قبول کرانے میں کامیاب ہوا  
میری تمہارا راز اس طرح محفوظ ہو کر اسے کسی  
رات وار کی بھی ضرورت نہیں۔“

”چیئر“ تمہارے احسانات کا شکریہ، بلکہ ہزار  
شکریہ کرتے میرے لیے اتنی رحمت اٹھانی۔

خدا وہ دن کرے کہ میں اسکا عوض کر سکوں  
(تھوڑی دیر پھر کے کیا تمہیں قیل کا کچھ پتا ہے؟  
شاہد ابھی نئے پتہ نہیں پایا؟“

ڈیوک (دردناک لہجے میں) ”نہیں“  
”چیئر“ خدا وہ گھڑی لائے کہ میں اسے تمہارے  
لیے دھونڈ نکالوں میں ضرور دھونڈ دیتی  
ضرور تلاش کرونگی خدا کے لیے مجھے بیگمان  
نہونا!“

ڈیوک ”معاذ اللہ! پہلوگوں کی حالت میں  
کس قدر انقلاب۔ تغیر۔ اور کامیاب ہو گئی۔  
ہم میان بیوی اور یہ باتیں۔ خیر اب اس  
ذکر کو دور کرو! اب اور باتیں ہونا چاہیں  
آؤ اب اس جلسے کا ذکر کریں۔ کیا تم بھی کوئی  
بھیس بدل کے جاؤ گی؟“

”چیئر“ ہاں یقیناً۔ تم میرا بھیس بھی دیکھ لینا  
اور اس کے متعلق اپنی رائے دینا۔ یہ ایک تاریخی  
سینس ہو گا۔ میں کوئین ایلیزبتھ کے ایک  
خدا شگارا کا پارٹ لینے والی ہوں۔“

ڈیوک ”میرا جی! اگر یہ بھیس تمہارے مذاق کے  
مطابق بن پڑا تو واقعی تم دیکھنے کے قابل ہو گی!“

## چھیا لیٹوان باب

”تاب پوشوں کا جلسہ  
سائے نو بجے کے قریب ڈیوک آف آڈلے  
کو لیونیائی معرفت اطلاع ملی کہ وہ اپنی بیگم صاحبہ



گلے سے لگا لون اگر وہ اسے منظور کرے۔  
 لیکن یہ خیال چند ہی منٹ قائم رہا۔ اس کے  
 بعد ہی ڈیووک کو پہل کا خیال آگیا، اور اس  
 خیال نے اس کی سبک کے حسن عالم سو کو تاریکی میں  
 چھپا دیا تاہم اس نے اس لباس اور ڈیووک کے اعلیٰ  
 مذاق کی تعریف کی۔ لیکن اس تعریف میں اس نے  
 راست گوئی سے کام نہیں لیا یا کم از کم اس نے وہ  
 خیالات ظاہر نہیں کیے جو اس وقت اس کے دماغ  
 میں گونج رہے تھے۔ غالباً اسے یہ خیال پیدا ہوا  
 ہو گا کہ یہ وضع ڈیووک کے مرتبے سے گری ہوئی ہے،  
 اور اس سے برکتے اسے یہ فکر دنگ ہوئی ہوگی  
 کہ اس وضع سے آوارگی کی شان ترشح ہوتی ہے۔  
 لیکن محالو بینا نے اطلاع دی کہ ڈیووک غیار پر  
 ڈیووک نے منہ پر نقاب ڈالی اور ڈیووک اس کا ہاتھ  
 تمام کے بیڑھوں کے نیچے لایا۔ ایک مرتبہ ڈیووک  
 کو پھر خیال ہوا کہ ڈیووک کے کان میں کدے کہ یہ  
 وضع قابل اعتراض تو نہیں ہے۔ لیکن اب وقت  
 گزر چکا تھا۔ ڈیووک نے خوشی سے یہ وضع اپنے لیے  
 پسند لی تھی اور ڈیووک اس کی تعریف کر چکا تھا  
 لہذا اب سکوت ہی مناسب تھا۔

جیسے ہی گاڑی مجلس آ کر ڈیووک سے باہر  
 نکلی ڈیووک اپنے دل کو اس طرح سمجھا لگا کہ اس مرتبے  
 کی عورتیں جو بات کرتی ہیں وہ چھوٹے درجے کی  
 عورتوں کے ساتھ ہیں۔ لیکن اس حقیقت میں  
 بڑے لوگوں کا تجربہ بھی داخل فیشن بڑا ہزاروں

کے آرائش خانے میں تشریف لائے ان کا فنی پس  
 ملاحظہ فرمائیں جس پر اس نے ڈیووک آرائش خانے  
 میں تشریف لے گئے۔ ڈیووک ایک قد آدم آئینے  
 کے سامنے کھڑی ہوئی۔ تھان میں اس کے سر پر کاپورا  
 عکس پڑ رہا تھا، اور جیسے ہی ڈیووک نے پروں کی  
 ٹوپی سر پر چائی ڈیووک اس کی صورت دیکھنے لگا  
 رہ گیا۔ اس کے خیال میں ڈیووک سے زیادہ خوبصورت  
 کبھی نہیں معلوم ہوئی تھی۔ اس کے ہلکے جھومے دھکے  
 بال بشمار حلقوں کے ساتھ گورے گورے شانوں پر  
 لہراہے تھے اور نئی وضع کا لباس اس کی صورت پر بیٹھا  
 نکلتا تھا۔ ہاکٹ پر فنی کی چوٹی کا مہ بنا ہوا تھا اور  
 کالر اس قہمتی لباس سے تیار کیا گیا تھا جو بی بی ملکوں  
 سے آتی ہو۔ ڈیووک نے ڈیووک آئینے سے خوبصورت  
 سانچے میں دیکھے ہوئے گورے گورے ہاتھ دکھائی دیتے  
 تھے۔ حلقوں سے کسی قدر اونچا گھٹکے کی قسم کا  
 ایک جاکٹیا تھا جو ہنری سٹیم۔ ملکا ایلیزبتھ۔ اور  
 جیسرول کے زمانوں میں پہنا جاتا تھا۔ گھٹکے  
 کے بعد سے پاؤں کے سجون تک باریک درختیت  
 مونے تھے جن سے پنڈلیوں کی نگارنی اور پھیلتی  
 نمایاں طور پر واضح ہوتی تھی۔ اس لباس میں ڈیووک  
 معمول سے زیادہ کشیدہ قامت معلوم ہوتی تھی۔  
 اور جیسے ہی اس نے پلٹ کے اپنے خاوند کی طرف دیکھا  
 اور سگرائی معلوم ہوا کہ اس کی کجی کو مذکبی۔ ڈیووک  
 نے اس کے دانتوں کی جھانکے کیلئے جو لب لعلیں ہیں  
 آبدار مٹیوں سے زیادہ روشن تھیں وہاں کو دھڑکے

آدمی اُسکی تقلید کو اپنا فخر سمجھتے ہیں،  
 ادھر کارڈی شاہانہ شان و شوکت کے ساتھ  
 خزانے بھرتی ہوئی چند ہی منٹ میں ٹاؤن ڈین  
 محل میں پہنچ گئی۔ جب وچیزوٹنی سے جگہ گاتے  
 ہوئے کمرون میں پہنچی تو رنگ رنگ کے بھیس  
 کیے ہوئے نمائندوں کی کثرت سے کمین تل حشرنے  
 کی جگہ نہ تھی۔ ہم اس سین کی پوری تشریح کر کے  
 ناظرین کا وقت ضائع نہیں کرینگے بلکہ انھیں  
 واقعات پر انکشاف دینگے جو اس جلسے میں واقع ہوئے  
 اور جن سے ہمارے ماول کو براہ راست خلق ہی  
 مجھلا استفادہ کافی ہو کہ ہر دینس اپنی طرز و وضع  
 میں جو بقدر مختلف تھا اسی قدر مثیل قیمت اور  
 زرق برق تھا۔ اور اعلیٰ قائدانوں کے تمام  
 جیدہ اور منتخب اشخاص دیوتاؤں۔ دیوتاؤں  
 رہنماؤں۔ اسپین کے باشندوں چرواہوں  
 کی لڑکیوں۔ بوہیمیا کے رہنے والوں سپاسیوں  
 بادشاہوں۔ درباریوں نرائروں۔ محرابوں  
 ملک پراؤش کے قدیم شاعروں نمروں ڈاؤوں  
 دیوؤں پریوں۔ ہڈوں سلطاناؤں و جینا  
 کے باغبانوں۔ سرکیشیا کے نقاب پوش غلامان  
 ہملت اور بیکتہر جولیت اور اوفیلیہ وغیرہ کے  
 روپ بھرے ہوئے جمع تھے مختصر یہ کہ جتنی قسم کے  
 بہرہ واپاؤن ڈین ہاؤس کے جگہ گاتے ہوئے  
 کمرون میں قطار در قطار نظر آ رہے تھے انکا  
 شمار امکان سے باہر ہے۔

صدر کے کمرون میں تھیر کے طریقے پر چاروں  
 طرف بکسوں کی قطار تھی۔ یہ بکس ان نمائندوں  
 کے لیے آراستہ کیے گئے تھے جو سیراویوٹالی یا لقا  
 کی وجہ سے کوئی روپ بھر کے نہیں آنے والے تھے  
 بلکہ صرف سیروٹا شاہ سے دلچسپی رہتے تھے۔  
 بہر کیف یہ صدر مقام ایک چھوٹے سے تھیر سے  
 مشابہ تھا جس کے وسط میں تاج کے لیے تختہ بندی  
 کی گئی تھی اگرچہ یہ انتظام احتیاط کیا گیا تھا تاہم  
 لیڈی ٹاؤن ڈین کے خلاف قیاس بہت کمالے  
 حمان آئے جو بکسوں سے متصفیع ہو سکے کیونکہ  
 قریب قریب تمام کمپنی ایک نہ ایک بھیس کیے ہوئے  
 تھی۔ فوجی باجے کی بھی ایک عظیم الشان کمپنی  
 بلائی گئی تھی اور جلسے کے اخراجات میں اس  
 شاہانہ فضا میں سے کام لیا گیا تھا کہ روٹن وچیزو  
 میں آخر تک کوئی فرق نہ آنے پائے۔

ہر طرف ایک غیر معمولی چل چل رہی تھی  
 تھی؛ تاہم کمین شوروٹل یا لقاؤں نے تھیری  
 نہیں برپا تھا۔ بلکہ جس شخص نے شایستگی کے  
 رنگ میں رنگا ہوا تھا نہ کسی علاقہ مظاہر اور  
 خوش طبعی کثرت سے ہو رہی تھی لیکن بہرہ وادی اور  
 ناسائستگی کا نام تک نہ تھا۔ غرضکہ ضرورت سے  
 زیادہ تکلف و سجیدگی کو دخل تھا نہ خوشی و مسرت  
 کے جوش میں ہر شخص جاتے سے باہر ہو رہا تھا۔  
 لیکن حیف! کون کہہ سکتا ہو کہ اس اظہار محبت کا  
 کیا انجام ہوا جو نہایت ہی جرأت و جسارت سے

زبان پر لایا گیا اور ولی توجہ کے ساتھ دیکھ کر  
کو پوچھا۔ وہ انہار و محبت جو طالع اب مدقون  
دل ہی دل میں رہے اور کیا عجب کہ اب لمبی  
زبان تک نہ آئے!!

چونکہ نقاب میں شرم و حیا کا اسی طرح پردہ بنی  
ہوئی تھیں جس طرح ہر وہ پادشہ کو گون کی  
اصلیت کو عام طور پر پوشیدہ کیے ہوئے تھے  
لہذا نوجوان سوانح عشق و محبت کے وہ چوک  
نفرے تھے نہ کہ نین بھرتی تھیں جو نو تیر  
جوان اُن کے کانوں میں کہہ رہے تھے۔

لیکن اب عام باتوں کا ذکر چھوڑ کے ہم اُن  
واقعات کو بیان کرتے ہیں جو سلسلہ داستان  
کے لحاظ سے قابل ذکر ہیں۔ نیچے چرخہ پوچھتی  
تو جلسہ اسکی طرف مخاطب کیا۔ اسکی بھاری  
دیکھیں پوشاک کی طرف سب سے پہلے نظر  
آئے تھیں جو اپنی طرز و موقع میں سب پر فانی تھی  
خوبصورت سر پر ٹوپی عجیب اُن بانی گہا رہی  
تھی جس میں ایک سفید برنایت ہی خوشنمائی سے  
رنگا ہوا تھا۔ سترے گھونگر والے بال گورے گورے  
شانوں پر بکھرے ہوئے تھے نقاب کے سوا خون  
سے پیاری پیاری نیلگوں آنکھیں چمک رہی  
تھیں۔ اورادیکہ لب سے لیکے چہرے کے نیچے کا  
تمام حصہ نقاب سے باہر تھا لیکن چونکہ چہرے کے  
ادور کا تمام حصہ پر نقاب تھا لہذا یہ بیان لینا  
کہ یہ کون سی بیٹی ہو جس نے ملکا ملکا تیرے غم کے

ایک خدا نگار کا پارٹیا ہوا ہوئے نظر بارون  
کے لیے بھی سخت مشکل بلکہ محال تھا۔  
دفعہ ایک شخص جو پراونس کے قدیم شاعر  
کے بھیس میں تھا اور جس کے لباس کی بھی وہی  
دھوم چمکی تھی جو ڈچیز کی پوشاک کی خزان  
خزان ڈچیز کے قریب آیا اور نیچے سے کہنے لگا  
”میں آپ کو جانتا ہوں“  
ڈچیز نے مقام پر فوراً سمجھ گئی کہ یہ شاعر  
کون شخص ہو لیکن اسکی شکل صورت موقع قطع  
اور حال و حال دیکھ کر نین۔ کیونکہ یہ سب ہیں  
مصنوعی اہ ایک دوسرے بھیس میں ہیں۔ اسکی  
آواز ہی سننے کیونکہ چپکے سے کہنے میں آواز بھی  
صاف ہو کے نین نکلی تھی۔ بلکہ محض جیسا کہ یہ وہی  
شخص ہو جس سے جلسہ میں ملنے کا وعدہ ہو چکا  
ہو۔ اس خیال سے ڈچیز سر سے پاؤں تک کانپ گئی  
کیونکہ اسکی خیال میں یہ شخص جو اُس سے بدھڑک  
لا تھا اسکی قسمت پر کوئی پوشیدہ قدرت رکھتا  
تھا۔ لیکن معاً اس لامحالہ خیال کو دور کر کے  
یاد سمجھو کہ جلسے کی چہل چل پر نظر کر کے اُسے  
مصنوعی آواز میں جواب دیا۔ وہ شاعر  
صاحب اپنی خیال پر کہ آپ مجھے جانتے ہیں۔  
لیکن میرے خیال میں آپ کو دھوکا دیا۔ اور  
میرا نام تو بتائیے۔ لیکن نیچے سے میرے کان میں  
اور یہ بھی فرمائیے کہ اس وقت میں کسے بھیس میں ہوں  
شاعر۔ رہت ہی ہستے ہوئے نہ نہانے دیکھو اور

پھر رہے تھے "دو لڑکا با زمین! آپکے دلکش اور  
امیرانہ انداز صاف صاف بتا رہے ہیں کہ یہ  
سادگی اور دلکشی یکاثر آفاق ڈھیر کیسے ہو سکتا  
حصہ نہیں۔ آہ لیڈی! اگر ہر شخص آپ کو میری  
نظروں سے دیکھ سکتا تو آپ کا پچھیس بنانا ہی  
مضمول اور بیکار رہنا ایک ہر شخص اتنا ہی  
جان سکتا جو کس لباس میں کون ہو۔ کیوں  
آپ چپ چپ کیوں ہیں؟ شاید آپ میری بات کو کم  
گستاخی سے تعبیر کرتی ہیں یا آپ کو حیرت ہو کہ آپ کو  
دیکھنے کے لیے مجھے کوئی غیر معمولی آئینہ ملی  
ہو؟ کیونکہ ہر شخص آپ کو صرف سادہ نشانی نظروں سے  
دیکھتا ہے اور میں اس ستایش میں مشغول و محبت کا  
بہمی اعتراف کرتا ہوں۔ کیا شاعر محبت کا ڈھنڈو  
کرتے؟ کیوں نہیں! یہی وہ چیز ہے جس کے دلکش  
نغمے گایا کرتے ہیں یہی وہ مچھر ہے کہ بند لکھنوں  
میں جی مشغول کی صورت پھر اُگرتی ہے اور قصہ ہری  
میں وصال کی دولت حاصل ہو جاتی ہے! "وہ  
ڈھنڈو رینگے اور اپنی اصلی آواز ظاہر کر کے دے  
تو میں سمجھ گئی کہ آپ مجھے جانتے ہیں۔ لیکن یہ ہنوز  
نہیں معلوم کہ اپنے ان دعوؤں پر ثابت قدم  
بھی رہیں گے جو آپ کو مجھے اظہار محبت کا حوصلہ  
دلاتے ہیں؟ یا نکلے گا۔"

شاعر۔ (بہت ہی آہستہ سے) "یا نکلے گا بلائی  
مینڈ وائل ڈھنڈو آواز آواز سے ہم کلام ہو؟"  
ڈھنڈو خاموش ہو گئی مینڈ وائل نے دیکھا

کہ اسکے چہرے کے نیچے کا تمام حصہ جو نقاب سے  
باہر تھا سرخ ہو گیا۔ اسکے بعد ہی آپسٹرنڈی  
آرٹھنی جو سیاہ نقاب کے کنارے کتاب پھینک  
نکل گئی تھی۔

مینڈ وائل "میں نے آپکے جلسے میں آپ سے  
شریک ہونے کی درخواست کی تھی اور آپ نے  
 وعدہ کیا تھا۔ یہ وعدہ بچائے خود اس امر کی  
دلیل تھا کہ آپ میری طرف سے بالکل لا پرواہ  
نہیں ہیں۔ اب میں پورے گریس سے آئی اے  
چاہتا ہوں کہ حضور کو ایک کٹاے کیچون مقرر  
ان سامنے والوں کیسوں تک، جہاں مینڈ  
لکھ اطمینان سے بات چیت ہو سکے گا۔"

یہ الفاظ اگر حیرت ہی نرم تھے لیکن جس  
لہجے میں کہے گئے تھے اس سے کسی قدح کم کی بو  
آتی تھی۔ نہ اس قدر حکم جواز ہو بلکہ کوئی ایسا  
نامعلوم باوجود جو کہنے والا اپنے حسیں سامع پر  
رکھتا تھا۔ ڈھنڈو کی زبان سے کوئی حرف نہیں نکلا۔  
بلکہ اس نے مینڈ وائل کا بازو تھام لیا اور مینڈ وائل  
کہ محسوس ہوا کہ ڈھنڈو کا ہاتھ تھمر کر کانٹ ہوا۔  
الغرض دونوں کپسٹرنڈی داخل ہوئے جب کا ذکر  
پیشتر ہو چکا ہے اور جو کچھ گزشتہ دن اور شامی ہر دن  
سے نہایت ہی نفاست کے ساتھ راستہ کیے گئے تھے۔

مینڈ وائل۔ (ڈھنڈو کو ٹھاکے اور آپ اسکے  
پہلو میں بیٹھ گئے) "یہ لیڈی ڈیڈ مائٹن کی عین  
عنایت ہے کہ انھوں نے اسی ٹھیکے کی جگہ آراستہ

لیکن محبت نے پہلی ہی نظر میں اپنا کام کر لیا تھا اور اس لیے آپ مجھے مجنون یا پاگل نہ خیال کر سکتے۔ اگر میں آپ سے محبت کا ذکر درمیان میں لاؤں گا تو چیز بالکل گھبراگئی اور آسہل ہو کر ایسی حالت طاری ہو گئی جو خود فراموشی کے قریب قریب قریبی سہ سے اسکا بالکل احساس ہو گیا کہ اس تقریر سے کوئی خوشی ہوئی یا ملال۔ اینڈ وہ کل ایک حسین اور طرہ دار جوان تھا اور اسکی زبان سے ایسے پرورش کئے شے کوئی عورت اپنا دل قابو میں نہیں رکھ سکتی تھی لیکن ڈچیز کو اسکی طرف سے لکھا تھا اور ذرا قہقہہ مچا۔ اس محبت کا انجام اسکی تقدیر پر کوئی منحوس اثر نہ ڈالے۔

اینڈ وہ کل لیکن اگر آپ مجھے مجنون اور دیوانہ نہ خیال کریں تو بے ادب اور سنگین فرق سمجھیں گی لیکن کہی عقل مند ہی اور دانا تھی مجھے ایسی امیدیں کہ آپ میرے برتاؤ پر بدگمان ہو گئی۔

ڈچیز (جرات کر کے) اور اگر ایسا ہی خیال کیا جائے تو آپ کیا جواب دینگے؟

اینڈ وہ کل کے کالے کالے ویدے نقاب کے سوراخوں سے جھپٹنے لگے اور اسے کہا: اس سوال سے قطع نظر کر کے یہ بتائیے کہ میں کوئی امید کر سکتا ہوں؟

ڈچیز (جرات و ہمت سے) "کوئی شک نہ ہے!"

کر دی۔ اس قدر ساز و سامان اور کثیر اخراجات کے بعد بھی اگر وہ اپنی کسی بیٹی کے فرض سے سبکدوش ہونے میں کامیاب ہو سکتا تو واقعی افسوس کا مقام ہو گا۔

ڈچیز اسکی قد جرات سے "شاید کوئی آپ کو انکی کسی بیٹی پر رحم آتا ہو اور آپ اسے ساتھ لے لے کر کے تمام فیشن ریل دنیا میں ایک تھکوا لے لے جاتے ہیں؟"

اینڈ وہ کل "کیا آپ میرا پانچ دن ہفتہ چاہتی ہیں جہاں میرا دل نہیں چاہتا؟ یا آنکہ رپورٹ کر کے خیال میں فیشن ریل دنیا کے باشندے دل ہی نہیں رکھتے؟ آہ! ایسے کلمے نہ کہیے! کیونکہ اسوقت ایک لیا دل میں ہو چکا ہے جو بہت تن آپ پر مشا ہوا ہو اور وہ یہ ہے!"

آخری کلمے کے ساتھ ہی اینڈ وہ کل نے اپنا ہاتھ اپنے دل پر رکھ لیا۔ ڈچیز قہقہہ دیکر گھبرائے انداز سے خاموش رہی اس کے بعد شے بولی: "اتناک میں اپنے ہم کلام کو کوئی شاعر سی سمجھتی ہوں؟"

اینڈ وہ کل "نہیں! کیا آپ بھول گئیں کہ میں صرف اس مجلس میں ہوں؟ آپ میرے بچے کیہ کر رہے نظر رکھیے اور جو میں نے عرض کر دیا اسے توجہ کے ساتھ سنیے! مجھے آپ سے تعارف کی عزت حاصل ہوئے صرف ایک ہفتہ گذر رہی اور میری سب سے زیادہ کجائی کی نسبت آئی۔"

آپ ابھی کہ چلے ہیں کہ میری آپکی شناسائی کو ایک ہفتہ سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا اور یہ میری آپکی تیسری ملاقات ہے۔ اس حالت میں اگر میں آپکی تقریر کو دیکھی سے سنتی جاؤں تو آپ میری نسبت کیا خیال فرمائیں؟ معلوم ہوتا ہے کہ آپ مجھ پر کسی قسم کا دباؤ دیکھتے ہیں۔ کوئٹہ کے گھوڑے اور آنکھیں لکھانے سے نرم تر کے ایکسپریس بتائیے یہ فرمائیے کہ آپ نے یہ باتیں کس سے کہیں؟ اس سے میرے خفیہ حالات بیان۔

کوئٹہ۔ (بات کاٹنے) ٹھیکے ٹھیکے! کیا یہ کوئی عجب کی بات ہے کہ آپ ایسی جو رجال مازن میں کو اپنے شوہر کی اس حرکت پر غصہ ہو کہ اسنے اٹھل کے لیے آپکو چھوڑ دیا جسکی خوبصورتی آپکے حسن و کموسو کے پاسنگ برابر بھی نہیں؟

و جیہذا اپنے دل میں؟ اس سے باتیں معلوم ہیں؟

مینڈ وائل۔ اس حالت میں آپ ان مجبوروں کی پابند نہیں۔ رہ سکتیں جو دوسری حالت میں ہر دوری یقین۔ آپ عورت ہیں عورتوں کا دل رکھتی ہیں۔ اور یہ دل کسی دیکھی سے محبت کرنا چاہتا ہے۔ آپ پیار کرنے کے قابل ہیں اور یہ تقاضا ہے نہ کہ آپ کسی پیار کر رہی ہوں۔

کوئٹہ شکر کہ ہے۔ اس صورت میں آپساقی سے آپساقی کیا جاسکتا ہے کہ کیونکر آپساقی سے آپکے دل پر غلامی فتح پائی ہو؟ غصہ جیسا کہ آپ لپٹنے کی میں جرات نہیں کر سکتا۔

دختر بالکل حواس باختہ ہو گئی۔ اور مینڈ وائل کے شانے پر ہاتھ رکھنے لگے۔ گھر میں قسم کھاتی ہوں کہ سربل کے حال میں میرا دامن بالکل پاک ہے۔

کوئٹہ۔ میں جانتا ہوں۔ یہ مجھے معلوم ہے کہ اگرچہ آپکا باؤن ڈگ گیا تھا لیکن اسکی جرات کوئی یقین کفایت نہیں کرتی۔ (ہنسکے) لیکن پیاری دوجر گستاخی نہ کرنا۔ اس نامزد مشق کا کہ کس قدر کوئی خود بخود ہی شہادت دے گا جسے اس شخص کی ہم آغوشی سے آپ کو بال بال بچا لیا۔

بھر دھڑچڑ کے جھرے پر جو نقاب ہے ہاتھ پر ایک گھرے رنگ کی سرخی دور کی اور اسکا گورا گوراسینہ جذبات کے جوش میں ابھر کے رہ گیا۔ اور وہ کہتی ہوئی آواز میں اپنی طرف دیکھا۔ کیا۔ کیا آپ اس شخص کو جانتے ہیں؟ کیا آپ اسے کبھی کوئی بات کہی ہے؟

کوئٹہ یقین دلانا ہوا ہے مجھے میں۔ مجھے اس سے کبھی کوئی بات نہیں ہوئی۔ تمام عمر میں مجھے کبھی اس سے بات حیات کی نوبت نہیں آئی۔

دختر بھجن اور پریشانی کے عالم میں کہ وہ فکر کرتی رہی اسنے بعد بولی۔ میں ایک بات پوچھنا چاہتی ہوں۔ مہربانی کر کے آنا۔ بتا دیجیے کہ یہ باتیں آپ کو کس سے معلوم ہوئی؟

آیا میرے کسی ہمارے؟ میری موجودہ  
پیش خدمت سے۔“  
مینڈ وائل۔ (بڑکے) کیا آپ خیال کرتی  
ہیں کہ میں نوکروں سے لوہ لیتا پھرتا ہوں؟  
وچیز۔ ”نہیں نہیں امعاث کیجئے! لیکن  
خداوند ایسا کیا اسرار ہے؟ میں آپ کو کیا خیال  
کروں؟ تو یہ! تو یہ! بالکل حماقت؟“  
مینڈ وائل۔ ”کیسی حماقت؟“  
وچیز۔ ”یہ خیال کرنا کہ آپ کوئی الہامی قوت  
رکھتے ہیں۔“

مینڈ وائل کچھ دیر ساکت رہا اور اس  
سکوت میں ایک لمبی بات پائی جاتی تھی جو  
سچیدگی کی حد سے تجاوز تھی۔ غالی تربت خالوں  
کے لئے سکوت اور بھی نکلیتے تھے۔ تھا۔ اس کی عقل  
کام نہیں کرتی تھی۔ اسے اسکا یقین نہیں تھا تھا  
کہ اس شخص میں کوئی فوق العظمت بات ہو یا  
اسے علم غیب حاصل ہو لیکن اس کے بغیر کیونکر  
ممکن تھا کہ اسے سراسر ملنگسٹن کے متعلق ایسے  
صحیح صحیح حالات معلوم ہو گئے جس کے انخفا میں  
ہرست ہی زبردست احتیاد سے کام لیا گیا تھا۔  
وچیز۔ آخر۔ آخر آپ کون۔ کون تقدس  
ارواح ہیں؟“

مینڈ وائل۔ ”میں ہسپتال میں ڈاکٹر اور  
وچیز آف آؤٹ کے عاشق نام ہوں۔“ یہ کہتے  
ہوئے اس نے بکس کا پرہ کھینچ لیا اور اپنے چہرے

سے نقاب اتار کے وچیز کا ہاتھ اپنے لبوں پر کھلیا۔  
معا ایک شخص جو ترکی وضع بنائے ہوئے  
تھا جس کے سر پر بڑا سا عامہ گلے میں ڈھیلی ڈھالی  
عبا اور ڈانگن میں گھیرا رہا پانچا تھا اور جس کا  
چہرہ نقاب میں بالکل چھپا ہوا تھا اس کے قریب  
آئے جھانکنے لگا۔ مینڈ وائل جو وچیز کا ہاتھ  
چوم رہا تھا اسے دیکھتے ہی چونک پڑا۔ ترک  
خوفا کھیلے پاؤں ہٹ گیا۔ وچیز نے جلدی سے  
اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ اور مینڈ وائل نے چشم زدن  
نہیں اپنی نقاب برابر کر لی۔

وچیز۔ ”گھر اگر خداوند ایہ کون تھا؟“  
مینڈ وائل۔ ”کوئی ہوگا وہ آپ کو نہیں جانتا۔  
نہ وہ مجھے کوئی جان سکا۔ علاوہ یہ کہ وہ کوئی  
شریف آدمی معلوم ہوتا ہو کیونکہ جب سے یہاں  
جھانک کے دیکھا تو اگلے پاؤں واپس ہو گیا۔“  
وچیز۔ ”اب بھی نہیں وہ تعین نظر آتا ہو؟“

مینڈ وائل۔ ”نہیں۔ وہ اسی وقت عام مجھ میں  
غامب ہو گیا۔ لیکن اب اس خیال کو جانے  
دیجئے! اب میں آپ کو ایک ضروری امر بطور  
متوجہ کرتا ہوں! آپ کو اس گھرے اثر کا حال  
نہیں معلوم ہے آپ کے دلکش حسن نے چھپر ڈالا ہے  
اگر تقدیر سے مجھے آپ ایسی حور جمال بیوی نکالی  
تو میں اپنی تمام عمر اس کی اطاعت میں صرف  
کر دیتا۔ ادا بہت سی باتیں ایسی پائی جاتی  
ہیں جو میری قسمت کو آپ کے رشتہ محبت سے

منسلک کر کے چھوڑ بیگی! اہ! یہ آپ چونک

کیون ٹہریں؟“

”وجہ؟“ اجاب مجھے وہی خیال ہی (کچھ دور  
سامل کر کے) کاش! آپ کے حالات زیادہ بہتر  
نہوئے! کاش! میں آپ پر پورا ہمدردی کر سکتی  
میںڈروائل ”کیسے کہئے! بلا تردید بیان کیجئے! آ  
آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟“

”وجہ؟“ میں میں یہ کہنا چاہتی ہوں  
کہ کاش! آپ کی محبت بھری تقریر آپ کی  
مخلصانہ باتیں!“

میںڈروائل ”دو چیز کے ہاتھ پر گرفتاری سے  
ہاتھ مار کے!“ مخلصانہ بیشک مخلصانہ!“  
”وجہ؟“ اس حالت میں یہ کہنا چاہتی ہوں  
کہ اپنے شوہر کے تعلقات پیچھے مجھے کسی  
ایسے شخص کی ضرورت تھی جس کی فاعلی ہوتی ہو  
اعتماد کر سکوں میں یہ بھی کہتی ہوں کہ جو  
شخص مجھے دلی محبت سے پیش آئے گا اسے  
میں بھی۔“

میںڈروائل ”آہ میری باری میری! میں  
تھکا رہا مطلب سمجھ گیا اور جو مجھ میری زندگی  
وہ اب برائی جسکا میں شکریہ ادا کرتا ہوں میں  
تھکاری طرف سے بے پروا نہیں ہوں اور  
تم مجھے ضرور محبت کرو گی! میں خود اپنے کو  
تھکاری محبت کے قابل کر دینگا کسی عورت  
نے کسی مرد سے ایسی محبت کا لطف نہ اٹھایا

ہو گا جو تم مجھے اٹھاؤ گی! میں جانتا ہوں کہ  
کسی وجہ سے تمہیں یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ  
میں تم پر کوئی دباؤ ڈالنا چاہتا ہوں لیکن  
تھکارا خیال غلط تھا! میں تمہارا نہیں  
نہیں ہوں نہ تمہارا غلام ہو کہ تمہارا  
میری طرف سے مردانہ واجبیت اور محبت  
دوستی کے برتاؤ ہوئے اور تمہاری طرف سے  
اعتماد اور اعتبار کی ضرورت ہوئے۔“

ایسی جاو بھری تقریر جب ایک بڑا  
سرمیلی آواز میں ایسی عورت کے کانوں تک  
پہنچے جو کہ ہمیشہ عاشق و مہمان دوستی  
اور جسکا دل اثر پذیر ہوا ہے پیچھے میں کہتی  
نا کامیاب نہیں رہ سکتی۔ اور ایسا ہی ہوا  
یگ و چیز نے اپنے نئے عاشق کی تھکاری  
اسکال و وجہ اس تقریر سے تھکاری  
سراہیل ٹکٹن جاوی تھا اور آپ اسے  
معلوم ہوا کہ گویا اس پر کوئی جاو ہو گیا اور  
وہ نامعلوم دباؤ جسکی طرف کوٹھنے لگا  
کیا تھا اور جسکی وجہ سے کوٹھنے لگا  
حالات معلوم ہونے کا ثبوت ہو چکا تھا اور  
اتجک تشریح نہیں ہوتی تھی کوٹھنے کی  
مطلب براری کا دلچسپ ہو گیا اور یگ و چیز  
اسکی روک تھام سے بالکل عاجز ہو گیا اور  
یہ بھی خیال گزرا کہ کوٹھنے ایک مقبول نام شخص  
ہو لیکن اسل دنیا میں اسکی ٹہری آؤ بھکت



ہوتی ہو چہمین وہ ایک روشن ستارے کی طرح  
چمکتا ہوا نظر آتا ہو۔ علاوہ بریں ڈھیر کوہ بھی  
خمر تھا کہ انگریزی حسن و جمال کے نمونوں میں  
میرا ہی حسن اس قابل ٹھہرا کہ ایک غیر ملکی نہیں  
اس پر ہزار جان سے شفیقتہ ہو۔ اس قسم کے خیالات  
نے اسکا دلغ آسمان پر پہنچا دیا اور ہر طرح  
بہولائی ڈی مینڈ وائل سے ڈھیر و شکر ہو جائے  
پر آمادہ کر دیا۔  
ڈھیر "تم میرا مطلب سمجھ گئے اور قیاس کر سکتے  
ہو کہ تمہارے خلوص و محبت کے جواب میں میری  
زبان سے جو الفاظ نکلیں گے وہ یہ ہونے کے  
میں اپنا دل تمہیں دے سکتی ہوں۔ غیر اب مجھے  
تھوڑی دیر کے لیے تنہا چھوڑ دو تاکہ میں اس  
مسرور غمزہ میں جا کے اپنا دل بلاؤں۔"  
مینڈ وائل نے ہاتھ ملایا اور دلیس سے  
نکل گیا۔ ڈھیر پہلے ہی جگہ پر بیٹھ گئی اور خود فکر  
میں گود ب گئی۔ لیکن اسکے بیان کرنے کی  
چند ان ضرورت نہیں کہ اُسے کیا خیالات گزر رہے  
تھے۔ مینڈ وائل سے اسکا اطمینان اسکی تشویش  
کے لیے کافی رہا اور ناظرین کو اُسکے موجودہ  
عز و فخر کا پتہ دے سکتا ہو۔  
چند منٹ اسی طرح گزر گئے۔ اسکے بعد  
ننگ ڈھیر اپنی جگہ سے اٹھی کیس کے کنارے  
پر ہاتھ رکھے اُسے غامض ہر نگاہ والی جو رنگ  
رنگ کے لباس وضع سے ایک پُر طع سین

معلوم ہوتا تھا۔ لیکن جن خیالات سے ابھی ابھی  
اُسے بجات پائی تھی وہ رفتہ رفتہ اُسکے دماغ پر  
بہر جا دی ہوئے تھے۔ جلسہ کی رونق اور موسیقی  
مدرسے گزری ہوئی تھی۔ ڈھیر کا سخت انتظار  
تھا اور وہ اب تک کس کے ٹکڑے پر ہاتھ رکھے  
کھڑی تھی۔ سب سے زیادہ یہ کہ مینڈ وائل  
کی باتوں نے اُسے بالکل موہ لیا تھا۔ اُسکے  
حرکات و سکنات اتنی زور و دھڑک کلام کے چہرے  
کا دماغ آسمان پر پہنچا دیا تھا۔ وہ ایسے  
عاشق اور قدردان کو ہائے مغرور ہو رہی تھی  
اور خیال کرتی تھی کہ اگر وہ گمراہ بھی ہو گئی تو  
ایسے شخص کے ساتھ یہ گمراہی بھی قابل معافی ہو  
اسکا دل خوشی سے ہاتھوں پھیل رہا تھا اور  
لیون تہ تبسم اکیلیان کہہ رہا تھا۔ بیک ایک اسے  
معلوم ہوا کہ کوئی میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھے  
ہوے ہو جو کس کے ٹکڑے پر رکھا ہوا تھا۔ فوراً  
اُسے ہکا بکا اٹھائی۔ ابھی تک شبی اسکے لیون پر  
موجود تھی۔ رفتہ ایک چہرے سے نقاب اٹھی جو  
بالکل ڈھیر کے چہرے کے پاس آگیا سوا دھندلا  
جب ڈھیر غصے سے چہرے پر نظر ڈالی اور دیکھا  
کہ یہ سہرا۔ بل کششیں ہو تو اسکے رونق  
کھڑے ہو گئے اور نام بد میں بن رشتہ ڈر گیا!  
جبر و استعجاب سے اُس پر کسے کا عالم طاری  
ہو گیا۔ دماغ چکر کھانے لگا اور آنکھوں کے  
نیچے اندھیرا آگیا۔ اسی حالت میں اُسے معلوم ہوا

کہ نقاب چہرے پر بعد وائل لگی اور شخص مذکور  
بہر عام مجمع میں غائب ہو گیا۔ دیر نہ لگا کے  
بیٹھ گئی اپنا سر پکڑ لیا اور خود ناک خیمات  
اسکے داغ میں گونج اٹھے اٹنی تشریح ناممکن  
بلکہ محال ہو۔

مینڈ وائل دُحیر سے رخصت ہونے کے بعد  
رجسٹر کار پہلے بیان ہو چکا ہی عام مجمع میں گیا  
اور روشنی سے جھگٹاتے ہوئے کمرون کو کمرہ کھولا  
سیڑھیوں سے اُتر کے نیچے آیا۔ دالان میں  
دوسرے نوکروں کے ساتھ اسکا ملازم ڈومندراکم  
بھی موجود تھا۔ کوٹھ نے اسے ایک کمرے میں  
جسٹان کوئی دوسرا شخص نہ تھا فوراً بلایا۔  
مینڈ وائل ڈومندرا کو سوقت میں نے  
تخصیص ایک ضرورت سے بیان بلایا جو  
ڈومندرا کوٹھ سے ”اگر مجھے ضرورت کی کوئی  
خدمت انجام ہو سکے گی تو میں اپنی خوشنودی  
سمجھوں گا“

مینڈ وائل ”تم میرا انجام دے سکتے ہو۔ ایک  
گازی تیار رکھو اور ایک شخص کے منتظر رہو  
جو غریبی وضع میں ہو جیسے ہی وہ نکلے مجھے اس کے  
پچھے پچھے ہو لو اور سراغ لگاؤ کہ وہ کون شخص  
ہو یہ تخصیص ہو شیاری اور احتیاط کے لیے کچھ  
بتانے کی ضرورت نہیں ہو۔ ہر کیفیت اسے یہ  
نہ معلوم ہونے لائے کہ اسکا سراغ لیا جا رہا ہے  
اس کے بعد مینڈ وائل نے اس شخص کے

لباس وضع کے متعلق چند پتے بتائے اور  
ڈومندرا نے اس خدمت کے سر انجام دینے کا  
 وعدہ کیا۔

مینڈ وائل کمرے سے نکل کے پھر جلسے  
میں چلا گیا۔ ابھی وہ تمام لوگوں میں تلا ہوا  
ادھر ادھر گھوم رہا تھا کہ یکایک کسی نے اسکا  
 بازو تھام لیا اور دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ایک  
ہو جو شاہی غلام کے پیس میں تھی۔  
دُحیر ”خدا کے لیے کہیں لگا جاؤ“ یہ جملہ  
بہت ہی گھبراہٹ ہوئی آواز میں ادا ہوا تھا  
اور مینڈ وائل کو یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ سر سے  
پاؤں تک تھر تھر کانپ رہی ہے۔

مینڈ وائل (جلد سے) ”کیوں؟ نہایت؟  
دُحیر درمیں بیان کچھ نہیں کہہ سکتی ہیں چلے  
کے آؤ کہنے میں عالی مرتبت خاتون ہیکے سے  
زیادہ گھبراہٹ ہوئی تھی۔ اس کے ہونٹ نقاب  
کے نیچے سے کانپتے ہوئے معلوم ہوتے تھے سینے  
میں پریشو سمندر کی طرح تلاطم برپا تھا اور اگر  
مینڈ وائل اسے پکڑ نہ لے تو یقین تھا کہ میں پریشو  
مینڈ وائل ”کیا پھر کس میں چلنا چاہیے؟“  
دُحیر ”نہیں نہیں! وہاں جاتے مجھے خوف  
آتا ہے۔ اس سے دوسراہ باتیں کر لینا اچھا ہے“  
مینڈ وائل ”میری! یہ عجیب ماجرا ہے۔ تم مجھے  
ڈرائے دیتی ہو۔ میرا آخر کمان جلیں؟“  
دُحیر ”مجھے خیال کر لینے دو! ادھر سے“

و دونوں عام مجمع میں ہوتے ہوئے چلے  
لیکن وہ ترکی وضع والا شخص جس نے ڈیڑھ گھنٹہ  
اس قدر حوصلہ زدہ کر دیا تھا کہ میں نظر نہ پڑا۔  
آخر دونوں عجیبے آخر سے روکھانے کے لیے میں  
آئے جہاں جہانوں کے لیے میری جہتی ہوئی تھی  
ڈیڑھ گھنٹہ داخل سے ایک گلاس پانی مانگا  
اُسے شراب کی طرف اشارہ کیا لیکن ڈیڑھ گھنٹہ پانی  
کے سوا دوسری چیز نہیں دلا تھی اسے بتا ہی  
چھین چھین ہو کر انکار کیا جس سے معلوم ہوتا  
تھا کہ اسے میٹھ داخل سے اپنے خون و دہشت کا  
ذکر کرنے کے لیے اباک لہجہ کا تو قطعاً ہی ناگوار ہے۔  
پانی پینے سے اس کے حواس کی قدر درست  
ہوئے۔ میٹھ داخل کا بازو تمام کے وہ کرے  
سے باہر نکلی اور ایک محافظ خادمین پر چوکی  
جہاں خوبصورت چین بندھی تھی اور سر سبز  
شا داب پودے لٹھارہ تھے۔  
ڈیڑھ گھنٹہ چاروں طرف نظر ڈرا کے ”میرے  
خیال میں بیان پوری تمنا تھی“  
میٹھ داخل ”جیاری میری! اب بھلی کہو  
کہ تم اس قدر سہمی ہوئی کیوں ہو؟“  
ڈیڑھ گھنٹہ ”ایک ایک کے“ ”تھیں مادی تھیں  
ہو تھیں وہ شخص یاد ہو جو ترکی وضع بناتے  
ہوئے تھا“  
میٹھ داخل ”ہاں بیشک! اسے ہم لوگوں  
کو جہانوں کے دیکھا تھا۔“

”لیکن خدا کے لیے چپکے چپکے کہو! اس کے ساتھ ہی  
ڈیڑھ گھنٹہ کی نظر میں چاروں طرف دوڑ گئیں۔  
میٹھ داخل ”آخر اس شخص سے کیا غرض ہو؟“  
ڈیڑھ گھنٹہ ”کافی ہوئی آواز میں“ ”تھیں میرے  
کئے کا یقین نہ آیا تھا نہیں تم ہر گز یقین نہ کرو گے!  
لیکن میں سچ کہتی ہوں میں کچھ جواب نہیں  
دیتی تھی تاہم یہ کیوں نہ سمجھ ہو سکتا ہے؟“  
میٹھ داخل ”کچھ کہو تو سی! آخر کیا بات ہو؟“  
ڈیڑھ گھنٹہ ”تمہارے جانے کے بعد چند ہی منٹ  
گزرے تھے کہ وہ صورت پھر دکھائی دی۔ یہ  
کوئی تصویر یا ہمہ تن خاکہ کی حقیقت ایک  
نمایہ ہی دہشت ناک اور ڈراؤنی صورت  
میٹھ داخل ”جیاری میری! ہر شخص ہی خیال  
کر سکتا ہو کہ سننے کسی سبب کو دیکھ لیا ہو؟“  
ڈیڑھ گھنٹہ ”ہلے یہ بتاؤ کہ ان باتوں کے کان پر ہو؟“  
نہیں ہرگز نہیں! یہ بالکل مستحضر تھا کہ وہ لوگوں  
جائے مجھے کیا ہو گیا ہو! میں کس قدر خوف  
ہو گئی ہوں! لیکن اب میں ہر اسے کام کوئی  
اور چونکہ یہ کوئی خیال یا واقعہ نہیں ہے بلکہ وہ  
خود ہی ایک غیر معمولی گوشت پوست سے بنا ہوا ہے  
میٹھ داخل ”رات کاٹ کے تم کوں؟“  
کسے دیکھا؟ یا کسا ذکر کر رہی ہو؟“  
ڈیڑھ گھنٹہ ”اس شخص نے اپنے چہرے سے برقع  
ہٹایا۔ اور وہ وہ چہرہ خدا کے لیے جھوٹ  
نہ سمجھنا! وہ سر پہلنگٹن کا چہرہ تھا!“

مینڈ وائل چونک کر لیکن فوراً سمجھ گیا  
اور چند منٹ کا سخت غور و خوض کرتا رہا۔ اس کے  
پور بولا۔ ”میری کیا تھیں، اسکا کیا تھیں؟“  
وہ تیرے مجھے بالکل یقین ہوئے اسے اب باتہ میرے  
ہاتھ پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے برقع ہٹا دیا۔  
مینڈ وائل ”اور کچھ کہنا نہیں؟“  
وہ چیز کچھ نہیں، لیکن جن نظروں سے منکشی  
باندھے وہ مجھے دیکھتا رہا، اُنکی تشریح مجھے نہیں  
ہو سکتی رات اُسکے تھوڑے سے کچھ حسرت و حس  
اور بغض اور کمیہ تپ رہا تھا۔

مینڈ وائل نے تھوڑی دیر بعد غور کیا اور  
اسے بعد نہایت ہی دبی اور سہمی آواز میں  
بولی۔ ”وینا ایکارلمس، چھپیں عجیب و غریب  
واقعات ہوا کرتے ہیں ماورے پہلی مرتبہ نہیں  
کر کیا یک مردہ پھر زندہ ہو گیا۔“

وہ چیز (گھبراہٹ کے) ہمارا خدا یہ تم کیا کہتے ہو؟  
مینڈ وائل ”وہ چیز کا ہاتھ دونوں ہاتھوں میں لیکھا  
”میرا مطلب یہ ہے کہ فرضی مردوں کا دوبارہ  
جی اٹھنا کوئی نئی بات نہیں ہے۔“

وہ چیز (سادہ) اب میں سمجھی، اب رکھ اگر یہ فرض  
کر لیا جائے کہ وہ ایک زندہ ہوا نام ہے جی  
قرین قیاس ہے کہ اُسکی شکل کا کوئی دوسرا شخص  
مینڈ وائل ”یہ ممکن ہے لیکن یقینی نہیں کیونکہ  
اگر میری یا دیکھتی نہیں کرتی تو اخبارات نے  
لکھا تھا کہ اسکا کوئی قریبی رشتہ دار نہیں تھا اور

اسیے اسکا خطاب سنو ہو گیا۔ میری ایسے  
دھوکہ دینے والے خیالات وہ کر رہا تھا۔  
پر عمل کرو اور فرض کو ہو کسی نہ کسی  
وہ شخص اب تاک زندہ ہو؟“  
وہ چیز (کانپ کے) ”اس حالت میں وہ نہیں  
میری زندگی دشوار کر دیا اور اسے کوئی نہیں  
اور لاف زنیوں سے مجھے اپنی جان کے لالچے  
پر جا بیٹھے۔ یہ صحیح ہے کہ وہ عام طور پر اپنے  
نہیں کر سکتا، زمین اسے گرفتار کر لیتی ہے  
پس وہ میرے ستانے اور آزار پہنچانے کے لیے  
خفیہ کارروائیاں کر کے میرا کانپ میں کم کو بیٹھا  
اور صورت بدل کے انجان حلقوں میں جا کے میری  
بدگوئیوں کر لگا۔ کیونکہ ایسے بدعاش سامنے  
بچھو کی طرح اپنا کہہ بیٹھا ہے پھر اسے اپنے  
کی فکر میں رہتے ہیں، اور میں انکا خاص کا بھلا  
مینڈ وائل ”جو ساری تقریر نہایت خود سے  
منتار تھا، میری اس خبرات کا سننے ذکر  
لینا وہ میری سمجھ میں آگئے۔ واقعی تمہارے  
پچھلے ایک بلا لگ جائیگی۔ ایک آسیب ہر وقت  
تمہیں گھیرے رہے گا اور کم از کم ایک ایسے شخص  
سے سانسہ رہے گا جو اگر جی فی الحقیقت نہیں  
گیا تھا لیکن بادی النظر میں ہی معلوم ہو گا  
کہ مر کے جی اٹھا جو۔“

وہ چیز ”یا اللہ! تمہاری باتوں سے اور بھی  
خوف پیدا ہوتا ہے، اور کانپ کے آف ایس کیا

کر سکتی ہوں؟ کیا تم کوئی سہارا نہیں دے سکتے؟  
کیا تم کوئی تہذیب نہیں بتا سکتے؟

مینڈ وائل ”میری! اگر تھیں یقین ہو کہ میں  
اس معاملے میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں؟“

”جی ہاں! یہاں مجھے یقین ہوا“  
مینڈ وائل ”اور تم خیال کرتی ہو کہ میں اس

بلاتے تھیں نجات دلا سکتا ہوں؟ اس کیسب  
سے تمہیں محفوظ رکھ سکتا ہوں؟“

”جی ہاں! بیشک!“ مجھے پتہ پڑا بھر دوسرے ہیں  
سنبھلتی ہوں کہ تم سے زیادہ دنیا میں میرا کوئی

دوست نہیں“  
مینڈ وائل ”میں ضرور تمہارا دوست ہوں“

”جی ہاں! مینڈ وائل! کیا تم مجھے دوستی کی زبان  
دے دیتے ہو؟ مپولا ٹی! کیا تم مجھے وفاداری کا

وعدہ کرتے ہو؟“  
مینڈ وائل ”جی ہاں! ہاں تمام کے“ میری

اگر میں تمہارا ساتھ دوں تو انجام میں مجھے  
کھٹ افسوس تو نہیں ملنا پڑے گی؟“

”جی ہاں! میں نہیں سچی کہے“ میں تمہارا مطلب  
نہیں سمجھتی کہ تم میرے ساتھ کس قسم کے برتاؤ

رکھنا چاہتے ہو لیکن جب سے میں تم پر بھروسہ  
کر لوئی اپنی ذات کو تمہارے ہتھار پر چھوڑ دوئی

دوسرے تسلیم کر رہی ہوں کہ میں نے اس قدر تمہیں  
اس وقت سے بچاؤ! ادا کیلئے بچاؤ! مپولا ٹی

میں تمہاری ہوں!“

مینڈ وائل ”شکریہ میری! میں تمہیں بچاؤ دے گا“  
اب مینڈ وائل اور جیڑ اس محفوظ مقام

سے نکل آئے اور کھانے کے کمرے میں کچھ ناشتہ  
کرنے کے لئے بیٹھ چکے دوران میں کونٹ نے

”جیڑ سے دریافت کیا“ کیا تم آخر تک یہاں  
ٹھہرو گی یا گھر واپس جانا چاہتی ہو؟

”جیڑ“ جو تمہاری صلاح ہو؟“  
مینڈ وائل ”اگر میری صلاح لیتی ہو تو ٹھہری

رہو۔ اس وقت بارہ بج چکے ہیں اور ایک بجے  
دستر خوان چنا جائیگا۔ اس وقت یہ بات تعجب

کی نظر سے دیکھی جائیگی کہ بریلڈ جیڑ نہیں ہیں“  
”جیڑ مدد بیشک! علاوہ بریلڈ میں یہاں ٹھہرنیگا

سلمان بھی کر چکی ہوں۔ اس سے خیال کرنا  
چاہئے کہ میں اپنا برقع اتار کے رکھ دوئی اور

یہی کپڑے پہنے دوئی۔ بلکہ کپڑے اس کا ڈانٹاؤں  
نے براہ مہربانی مجھے اپنا کمرہ دیکھا ہے اور میں

وہاں رات کے پہننے کا ایک جوتا بھی دیا ہے۔  
میں ابھی وہاں جا کے کپڑے بدلے دوئی ہوں

پھر مجھے کوئی نہ بچان سکے گا کہ یہی ملکہ ملازمت  
میں ایک درباری کا ملازم کا جیس کہیے ہوئے تھیں

کیونکہ میں نے سنا ہے کہ دوسری لہڈیاں بھی اپنا  
لباس تبدیل کرنے والی ہیں اور خدیجہ بران

جلے کے تمام ہاتھ علیحدہ کوپے جائینگے۔“  
مینڈ وائل ”ہر کیف جہاں تک خیال کیا

جاسکتا ہے تم ہمیں ٹھہرو گی؟“

اسکا جواب اثبات میں ملا اور کوئی دھڑکنا  
کو ادب کے کروں میں لے گیا۔ تھوڑی دیر میں  
وہاں سے یہ کیلے کیلے ہو گیا کہ دم دو دن کا  
زیادہ ساتھ ساتھ رہنا مناسب نہیں۔ کیونکہ  
دو دن کا لباس بہت ہی ہر دماغ پر ہی مائل  
کر چکا تھا اور اسے تیرپا اقیاس تھا کہ  
دونوں بھجان لیے جائیں۔

دُجرت سے نصرت ہو کے مینڈاؤل پھر نیچے  
آیا اور اپنی گاڑی میں جو تیار کر دی ہوئی تھی  
بٹھکے سیدھا کلیرینڈن ہوٹل پہنچا جہاں وہ  
مقیم تھا رہوٹل پہنچا سے دریافت کیا کہ ڈاکٹر  
واپس آیا یا نہیں۔ اسکا جواب اسے نفی میں ملا۔  
وہ پوشاک بدلنے کے کرے میں گیا اور شاعر کا  
ہاتھ اٹار کے رات کے صاف و صوفیانے کپڑے پہنے  
اتنے میں اسکا ملازم ڈومندو گھر بھی آ گیا۔

مینڈاؤل ریلوے سے لیکن لے پر دیا نہ لے  
میں "گو کیا خبر ہو؟"

ملازم "میں اس شخص کے پیچھے چلے گیا ہوں  
آپ نے بتا دیا تھا کہ کیونکہ آپ کے فرمانے کے  
تھوڑی سی دیر بعد وہ چل کھڑا ہوا"

مینڈاؤل "کیاں؟"

ملازم "وہ ایک کڑی گاڑی پر بٹھکے تھے  
مارکیٹ کے قریب ڈنڈل اسٹریٹ کے ایک  
سکان پر گیا۔"

مینڈاؤل "اسی ملہ علی میں جہاں

عجیب عجیب مکانات دکھائی دیتے ہیں؟"  
ملازم "جی ہاں جس مکان میں میں نے  
گیا تھا وہ بھی ایک متوسط درجے کا اور  
نمایا ہی بد نما ہو۔ اور ایک پتیل کی تختی پر  
پلیو کلمے لکھا ہوا ہو۔"

مینڈاؤل "یہ پلیو کلمے کیا خبر ہو؟"  
ملازم "حضور! میں شک شک میں ہوں  
حالانکہ میں نے دریافت بھی کیا لیکن پوری  
حقیقت کل عرض کر سکتا ہوں۔"

مینڈاؤل "عجب تک میں نہ کہوں کوئی  
کارروائی نہ کرنا۔ اچھا۔ یہ خط کیسا؟"

ملازم (جیب سے خط نکالے) حضور دیکھئے  
میں حضور کے فرمانے سے زیادہ کارگزاری  
بجایا ہوں۔ یہ میں نہیں کہتا کہ مجھے کوئی  
زبردست کام انجام ہوا ہو لیکن خیال  
کر کے کہ حضور نے اس شخص کا سرٹنگ لگانے  
کے لیے کسی خاص سبب سے حکم دیا ہو اور اس کے  
متعلق جہاں تک زیادہ حالات معلوم ہو سکیں  
آپ کی خوشی کا باعث ہوں گے۔"

مینڈاؤل "بیشک! میں یقین پہنچے سے  
ہو شیار اور کارگزاری آدمی سمجھتا ہوں لیکن  
یہ خط کس کا ہے؟"

ملازم "یہ ڈومندو آف آرڈر کے نام پر"  
مینڈاؤل "اس نے تعجب کو جھانکے؟" ہاں؟"  
ڈومندو "اسی شخص نے دیا ہے جس نے میں

میں گیا تھا۔ کیا میں مفصل کیفیت بیان کروں؟  
یا پہلے آپ اس خط کے بارے میں اور کچھ دریافت  
فرماتا جاتے ہیں؟

مینڈر وائل: نہیں۔ تم کہو۔

اڈمنڈ: میں اس ترک کے پیچھے پیچھے  
ڈنیل اسٹریٹ کے ایک قبضہ مکان تک  
چلا گیا۔ وہاں وہ گاڑی سے اتر اور کوچیان  
سے کچھ کھلے ایک باہر سے لگا نیوالی بجی کے  
ذریعے سے مکان میں داخل ہوا میں بھی اپنی  
گاڑی سے اتر کے تھوڑے فاصلے پر اسکا انتظار  
کرنے لگا۔ دس منٹ بعد وہ مکان سے پھر نکلا۔  
مینڈر وائل: بات کا مکمل؟ اب بھی وہ ترکی  
بھیس میں تھا اڈمنڈ پر نقاب بڑی ہوئی تھی۔

اڈمنڈ: جی ہاں۔ اسی وجہ سے مجھے شک  
ہوا اور میں ایسی چال کھیل کر یہ خط میرے ہاتھ  
لگ گیا۔ اب میں غلامہ بیان کرتا ہوں میں  
ترک کو ایک خط کوچیان کے حوالے کرتے ہوئے  
دیکھ لیا۔ اسکے علاوہ اسنے کوچیان کو کچھ نقد  
بھی دیا جو یقیناً معنوی کرایہ سے زیادہ تھا  
کیونکہ کوچیان نے شکر کے طور پر اپنی ٹوپی  
چھو لی۔ ترک نے کوچیان سے چند باتیں کہیں  
اور مکان میں داخل ہونے کے دروازہ بند کر لیا۔  
میں نے فوراً اپنی گاڑی واپس کر دی اور  
جلد سے گلی کی موڑ پر پہنچنے لگا اس گاڑی کی  
ہاک میں نظر اٹھ گیا جو ترک کو لٹکائی تھی۔ میرے

سوال پر کوچیان نے کہا کہ مجھے فرصت نہیں ہے۔  
میں نے کہا کہ تمھاری گاڑی تو بالکل خالی ہے؟  
کوچیان نے کہا کہ میں ایک کام سے جلتا ہوں  
میں نے کہا کہ ہر؟ اسنے جگہ کا بتا دیا میں نے  
کہا کہ اسی طرف تو میں بھی جاؤنگا اسنے کہا کہ  
تو اندر بیٹھ جائے۔ میں نے کہا نہیں۔ میں باہر  
بیٹھنا چاہتا ہوں کیونکہ جاؤنگی ٹھکی ہوئی ہے۔  
غرض کہ میں کوچ کبس پر لپک گیا۔ میں نے کہا کہ  
میرے جلوے ایک مزدوری کام ہوا اور میں تھیں  
خوش کرونگا۔ لیکن تم خالی گاڑی کسی ضرورت  
سے لیے جاتے ہو؟ شاید کسی کو لینے جاتے ہو؟  
اسنے کہا نہیں ایسا نہیں ہے۔ بلکہ مجھے اڑنے باؤں  
میں ایک خط پوچھا دینے کا کرایہ ملا ہے میرے  
کہا کہ یہ عجیب بات ہو گی کہ مجھے بھی اڑنے ہوں  
ہی جانا ہو۔ اسنے مجھے بغور دیکھ کر کہا کہ تم؟  
میں نے کہا ہاں! اسنے متھوڑی دیر غصہ مائل  
کر کے کہا کہ تو تم یقیناً ایک پیشہ منہ سے  
واقف ہو گئے؟ میں تارنگیا اور بول اٹھا۔  
تمھاری مراد یونیٹا سے تہ؟ کوچیان نے کہا  
ہاں وہی۔ میں نے کہا کہ میرے اور یونیٹا کے  
تعلقات اس قدر قریب ہیں کہ جس بات کے  
متعلق اس پر اعتماد کیا جائے پھر بھی کیا جا سکتا  
ہے۔ کوچیان نے بنظر سہولت یہ خط میرے  
حوالے کر دیا اور تاکید کی کہ یونیٹا کے ہاتھ  
میں دیدیا جائے میں نے پوچھا کہ یہ کیسے دیا ہے؟

اُس نے کہا کہ میں بالکل نہیں جانتا بعد ازاں  
جب اُس نے میرے ہاتھ میں نصف کراؤں دے کر  
ایک روپیہ دیکھا دیکھ کر اُس کا وحشی کرنا نہ پس  
یا زیادہ سے زیادہ ایک شلنگ ہوتا تھا اُن دنوں  
مہذب طریقے سے کہا کہ یہ خط ایک شخص نے دیا  
ہو جسے میں ڈیڈل اسٹریٹ میں ایک پوئلے کے  
مکان میں اتار آیا ہوں میں نے کہا کہ پوئلے  
کون؟ یہ ایک عجیب نام ہے، کو جہاں نے کہا کہ  
اُسے اچھی طرح نہیں جانتا۔ میں صرف حدیثاً  
ہوں اس کی سوری کو بھی دیکھ چکا ہوں برائی میں  
کے لوگ ہیں سارے میں نگاری اُن دنوں میں  
میں فوراً اتر پڑا نصف کراؤں کو جہاں کے ہاتھ  
دور اور دکھانے کے لیے بیٹھوں پر چڑھنے لگا  
لیکن جب گاڑی آگے بڑھ گئی تو فوراً ہٹ پڑا  
اور بغیر اسکے کو کوئی مجھے دیکھ پائے یہاں  
حاضر ہو گیا۔

کوئٹ اپنے ملازم کی داستان نہایت  
غور وراطمینان سے سن رہا تھا کیونکہ اُس کے  
بیان سے اُس کی ہوشیاری اور جلاکی کے  
میدان فراتھوت مل رہے تھے، آخر اُس نے کہا کہ  
اُس دن تینے نہایت عمدہ کام کیا۔ اور بہت  
اچھا ہوا کہ یہ خط میرے ہاتھ پڑ گیا۔ اُس کے  
اُس نے خط جیب میں رکھ لیا اور اُس کے عوض  
میں دس پاؤنڈ کا نوٹ نکال کے اپنے ملازم  
کو بطور انعام حوالے کیا۔

ملازم جھبک کے اَداب بجا لایا اور نوٹ  
پر کوئٹ کے دستخط لے لینے کے بعد  
جب میٹرو اُل کیلا ہوا تو اُس نے  
کھول ڈالا۔ اور پھر لینے کے بعد  
ہوشیاری اور کارگیری سے ہر چیز کو  
کہنا دشوار تھا کہ اصلی نوٹ کئی ہی اسکے  
جلدی سے نیچے اتر ا اور گاڑی پر چڑھ کر  
ہوئی تھی ہوا رہو کے ایک بجے چھٹا مار دین  
ہاؤس میں بھر پو گیا۔

اوپر کے کمرہ میں پوئلے کوئٹ میٹرو اُل  
نے دیکھا کہ قریب قریب تمام ہماؤن نے  
نقاب میں اتار ڈالی ہیں اور اُسے یہی معلوم  
ہوا کہ اب یہاں بہت سی لیڈیاں رات کے  
صوفیا نہ لباس میں موجود ہیں جو اسکے جانے  
سے پیشتر تک کسی دیکھی میں نہیں رہیں  
یہ ظاہر ہو گیا کہ ان لیڈیوں نے اپنی کسی  
لیڈی ٹاؤ مار دین کی بیٹیوں کے کمرہ میں  
تبدیل کی ہے۔ کوئٹ کی صورت دیکھتے ہی ایک  
غلط فہم پیدا ہو گیا کیونکہ بائسنڈے صاحب نے  
اور انکی بیٹیوں کے بہت ہی کم اشخاص یہ  
معلوم کر چکے تھے کہ وہ شام سے اس جلسے میں  
کسی فنیسی لباس میں موجود تھا۔ ایک غیر  
ملکی رئیس کی طرح وہ بھرے مجمع میں داخل ہوا  
کسی سے صاحب سلامت کی کسی کو تبصرہ نہ  
اواسے دیکھا۔ کسی سے ہاتھ ملایا غرض کہ



کچھ جو ہلو گون میں اس وقت چڑی ہوئی ہو  
کوٹھ اور اگر یوگر میں اس کوٹھ میں  
ایک فریق میں تو میں امید کرتا ہوں  
کہ آپ ہی مجمع پائیں گی۔  
”وہ چیز“ ان مخدرات میں بہت سی خاتونوں  
کو دعویٰ ہو کہ آپ اس سے پیشتر بیان ہو چکا  
تھے اور کسی عیس میں شریک بلکہ تھے  
بخلاف اسکے میں کہتی ہوں کہ آپ نہیں  
سوجو تھے۔“

”اس وقت میں دائل نے ایک لیڈی  
کی سرگوشی سن لی جو اسی معاملے کی نسبت  
وہ دوسری لیڈی کے کان میں کہہ رہی تھی  
دیکھو تو یہ کیوں کر انکار کرتے ہیں کہ میں  
شاعر کے مجلس میں نہیں تھا!“  
کوٹھ نے مجھے اس بحث کو طے کرتے ہوئے  
انہیں معلوم ہوتا ہے جس سے اگرچہ میری  
عزت افزائی متصور ہو مگر میں اس کا خواہان  
نہیں۔ بہر کیف سچائی مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں  
آپ کے خلاف فیصلہ کروں میں بیان ضرور  
موجود تھا۔ میں تمام رات یہیں رہا میں ایک  
تو مینو پہنے ہوئے تھا جسے چند ہی منٹ پیشتر  
کہہ رہے تھے والے کہ میں اتنا آیا ہوں“  
دوبارہ وہی سرگوشی کی آواز سے  
یہ الفاظ سنائی دیے۔ تو پھر یہ بیشک  
شاعر کے مجلس میں نہ تھے!“

اپنے مناسب برتاؤ سے پیش آیا اور اسکے  
نفیس لباس نے عام طور پر تعریف کے لئے  
بلند کروا دیے۔ اسکے لباس کی نفیس  
خراش خراش گلو بند کی خوبصورتی اور سفید  
کوٹھ کی پھبن جیسے ایک شاخیں یا چمن تھی  
اور جو اسکے دلبے تلے جسم پر چھایا ہوا تھا جو  
اس شکل اور وضع کو دیکھ کر لیڈیوں اور  
جنتیہ میں کی زبان سے بے اختیار تعریف لگائی  
خاص کر وہ میں قدم رکھنے پر کوٹھ  
کی نظر ڈچیز آف ارڈلے پر پڑی جو اس وقت  
فیس ڈیس زیب تن نہیں کیے ہوئے تھی  
”اور لیڈیوں کے ایک مجمع میں پس بول  
رہی تھی۔ اُسے اس مجمع کی طرف بڑھنے کے  
لیے پیش قدمی نہیں کی کیونکہ یہ اس کی پالیسی میں  
نہیں داخل تھا کہ بڑے لوگوں سے خود ملے  
بلکہ وہ اپنی آؤ بگٹ جانتا تھا۔ اس لحاظ  
سے وہ ایک محترمہ رئیس سے باجمین کرنے لگی  
بیدار مغزی اور بیکاری سے اسے امید تھی  
کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے حتیٰ کہ چیمز  
نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنی طرف بلایا۔  
جنتیہ میں یہ غدر کر کے کہ ایک رئیسہ  
کی قبیلہ ارشاد مجھے فرمیں یہ وہ رئیسہ انداز  
سے اس مجمع کی طرف بڑھا جیسے چیمز ہاتھ با  
کی طرح معلوم ہوئی تھی۔  
”چیمز“ کوٹھ! آپ ایک نئے بحث کا تعریف

مینڈ وائل ” اور اب میں بھی اشد دریاقت کرنے کی جرأت کرتا ہوں کر آیا ہو رگس بھی اچکے جلسے میں بخلاف اس لباس کے جو اس وقت تریب میں کسی دوسری وضع میں نمودار ہوتی تھیں ؟“

”وچیز یہاں ریشیال کر کے دس بارہ لیدیان گز ٹیڈیوں کے بھیس میں شریک جلسہ تھیں ، اگر آپ سچ سچ چوتھے ہیں تو میں برنیز کے ایک کسان کی لڑکی کے بھیس میں تھی“

یہ گفتگو اس نتیجے پر ختم ہوئی کہ مینڈ وائل اور ڈیچیز کے اصل بھیس کی کسی کو گھاہ نہ لگی اور وہ بالکل ایک ممتہ رہے سلسلہ کلاو کے محافا سے ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت ڈیچیز نے ایٹننگ پیر

میں شاہی خواص کے بھیس سے نہیں رہا وہ خوبصورت معلوم ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر پہلی زردی دوری ہوئی تھی جو جسے اس خوفناک سچو کہنا چاہیے جو سولہ کنکشن کی ہولناکی صوفیہ

وکیل کے پیدا ہوا تھا مگر جو کتاب وہ مینڈ وائل کے دوش بدوش تھی اور وہ اسے دعوت کر کے کی طرف لیے جا رہا تھا لہذا اسے اطمینان تھا کہ میں ایسے شخص کے ہمراہ ہوں جو مجھے

ہر خط سے محفوظ رکھنے کی قدرت کے حامل ہے۔ اب اسکا اڑا ہوا رنگ پر داس لگایا طائر کے جسمی کی روشنی سے چہرہ جگمگا تھا اور ہم کہہ سکتے ہیں وجہ کی جھلک اسکی پیاری پیاری آنکھوں

میں جلوہ افروز تھی۔

ہم اس باب کو زیادہ طول دینا چاہتے تھے جو پہلے ہی سے کسی قدر طولانی رہ چکا تھا اور اسلئے ان باتوں کی تشریح غیر ضروری تھی کہ دعوت کس قدر ترکلفت اور شاندار تھی۔

لیڈی ٹاڈ مارڈین ہر بات کو اپنے جیسے شاہ دیکھنے کے دل ہی دل میں پیش پیش ہو رہی تھی۔ یا مسٹر وارن ساہوکار انکی ایک مٹی کے سطح شیر و شکر ہو رہا تھا حتیٰ کہ ایک ناکر کوئیں

جو زندہ تھے انکی دوسری مٹی پر کینڈیڈ مجھے ہوئے تھے ؛ اور ایک نو جوان تیرنٹ جو حال ہی میں بالغ ہوا تھا انکی تیسری مٹی کے

کان میں عشق و محبت کے پرجوش فقرے بھونک رہا تھا ؛ یا آنکھ مہا ڈون میں دعوت کی شاندار اری اور خوش اسلوبی کے متعلق کسی کیسی سرگوشیاں ہو رہی تھیں ؛ بہر کیف یہ عام

طور پر تسلیم کر لیا گیا تھا کہ ٹاڈ مارڈین محل میں اس زیادہ ترکلفت اور عالیشان جلسہ سمجھے نہیں جاتا حتیٰ کہ مینڈ وائل نے بھی ڈیچیز کے کان میں کہا کہ اگر لیڈی ٹاڈ مارڈین اچھے ہیں تو میں ان کی ایک

کے فرم سے بھی سبکدوش ہو سکتا ہوں تو ان کی درباری راگان نہوگی“  
اتنے میں بعض مہمان کھانے کی میز سے اٹھنے لگے اور انہیں مینڈ وائل اور ڈیچیز آف ارڈے بھی شامل تھیں۔

”وچیز مر سے یا توں تک زرد ہو گئی اور  
گھبرا کے بولی۔ ”کیا تم دریافت بھی کر چکے؟  
کیا اتنی ہی دیر میں تجھے پتہ بھی لگا لیا؟“  
مینڈروائل ”اس سے بھی زیادہ! مجھے  
معلوم ہو کہ وہ کس جگہ ہو اور کس وقت اسے  
اپنے تجھے میں لاسکتا ہوں؟“

”وچیز“ ”کیا تم اسے دیکھ چکے ہو؟“  
مینڈروائل ”صرف اس وقت جب اسے ہم  
لوگوں کو کس میں جہانمک کے دیکھا تھا اور  
اس وقت بھی تم جانتی ہو کہ میں نے انہی صورت  
نہیں دیکھی لیکن اسے تمہیں ایک جیسی لکھی ہوئی۔“  
”وچیز“ ”مردنی جہاں ہوئی حالت میں“ ”خداوند! اسے  
اسپر بھی میں نہیں آیا حالانکہ وہ ظاہر  
کر چکا ہو کہ مجھے کس طرح آزاد ہو سکتا ہو؟“  
مینڈروائل ”میری! ڈر نہیں! اگلے سے  
لگا کے ادھیار کر کے“ ”کیا میں تمہیں کچھ دیکھا  
ہوں کہ مجھے پورا بھروسہ رکھو؟“

”وچیز“ ”اگلے سے لپٹ کے“ ”ہاں! ان... مجھے  
بھروسہ ہے لیکن وہ جیسی جو اسے مجھے لکھی ہوئی۔“  
مینڈروائل ”وہ یہ موجود ہے؟“ ”اوپر اسے  
جیسے... کاتے... جیسی پیش کر دی۔“

”وچیز“ ”میں تیوروں سے“ ”معاذ اللہ  
تجھار سے پاس!“

مینڈروائل ”اگر وہ...“  
”خداوند! یہ بات میں ظاہر ہوئی تھی! ان...“

”وچیز“ ”مینڈروائل کے شانے پر ہاتھ رکھکے  
چپکے سے“ ”ہیولاٹھی! میں تمہاری شکر گزار  
ہوں کہ تمہیں اس بدگمانی کو نہایت خوبصورتی  
سے فرخ کو یاد کراؤ! کل شب میں ہم تم زیادہ تر  
ایک ساتھ دکھائی دیے تھے۔ اس میں ایک  
پڑائی فرانت لیڈ میں کھڑی تھی کہ تم  
شاعر کے ہمیں میں تھے اور میری نسبت چپکے  
چپکے کہا جا رہا تھا کہ یہی شاہی خواص کی خوش  
بنائے ہوئے تمہیں۔“

مینڈروائل ”پیاری میری! اب وہ بالکل  
کوئین اور دوسرا گمان میں باقی رہا لیکن  
مجھے تمہیں کچھ عرصہ سی باتیں کہنا ہیں کیا پھر  
اسی محافظ غایت کی طرف چلیں؟ وہ ان یقیناً کوئی  
نہوگا اور تھوڑی دیر اکیلے میں گفتگو ہو سکے گی؟“  
”وچیز“ ”گھبرا کے“ ”کیا کہنا ہو؟ کوئی نئی بات؟“  
مینڈروائل ”کسی بات کا خوف نہ کرو! مجھے پورا  
بھروسہ رکھو!“

”وچیز“ ”ہاں! ان... مجھے پورا بھروسہ ہو!“  
اور اب اسے شانے سے شانہ بھرا دیا۔

القمہ دونوں پھر اسی محافظ غایت میں  
پہنچے۔ ہاتھ کے گمان سے وہ فتنہ پورا ہو گیا۔

مینڈروائل ”پیاری میری! تمہارا گمان  
غلط نہ تھا لیکن کوئی دوسرا نتیجہ ہو  
بدھ ورنہ نہایت وہ شخص ایک زندہ ہو۔“

یہ اُسی شخص کی چٹھی جو دیکھو! اسپر تھا راستہ لکھا ہوا ہے۔ اسکا قاصدا سے ارٹے ہاؤس میں جاتا تھا۔ اتفاقاً یہ ایک شخص کے ہاتھ پڑ گئی جو معاً میرے پاس لے آیا ہے۔“

”وجیز دنگ ہو کے؟“ تمھارے پاس کیوں لے آیا ہے؟“

مینڈ وائل ”محفل سو جہ سے کروہ میرا ایک وفادار رفیق تھا جس نے اس بد معاش بریل کنکشن کے متعلق کچھ حالات دریافت کر لی

غرض سب سمجھا تھا۔ اسکا اندیشہ ٹھیک تھا کہ نام ظاہر ہو جائیگا۔ سبکی میں نے پوری ہتھکڑی کر کے اگر میرا اینٹ چٹھی بچ ہی میں سے نہ اڑا تا تو آرتے ہاؤس پہنچ گئی ہوتی اور خدا جانے کونسی متجسس نظر اسنے مطلب تک پہنچ جاتی؟“

”وجیز“ بیک مپو لاسٹی بیک اینٹیں ہر کسٹھ خیال ہو؟“ انا تک وجیز کی نظروں سے بچ اور وحشت برس رہی تھی اٹھا جاتا ہے کہ اب

مجھے تمھاری اس کرامات میں کوئی شک نہیں کہ تم مجھے ہر خطرے سے محفوظ رکھ سکتے ہو لیکن غلط... کیا تم اسکی عمارت دیکھ چکے ہو؟“

مینڈ وائل ”ہنس کے؟“ میں؟ نہیں میری! مجھے کوئی علم غیب نہیں“

”وجیز“ ”میری! ناخین چونہ دیا لیکن اور اتنا بھی نہیں سمجھاؤ دیتا کہ اسکی مرگونی ہوئی ہو یا ثابت!“

مینڈ وائل ”کیا میں تمھارے نام کی چٹھی کھولتا تھا؟“

”وجیز“ اس حالت میں کوئی معنا تھا نہ تھا کیونکہ یہ خط تمھارے ہاتھ آ گیا تھا اور مجھے تم پر ہر طرح کا بھروسہ اور اعتبار ہے۔“

مینڈ وائل ”بھگت سے لگا کے اوپر لڑکے“ ”بیاری میری! اس اعتبار اور بھروسے کا شکر یہ۔“ لو اب بیٹا یہ صواب میں ہی دیکھو

کہ یہ بد معاش تمہیں کیا لکھتا ہے؟“ ”خط لیتے ہی وجیز کے ہاتھ کاٹنے لگے؛“

گویا اسلین پیام موت مندرج تھا۔ لیکن

مینڈ وائل نے قسطی آمیز کلمات سے ہمت دلائی اور اسنے ہر چاک کر ڈالی رلقانے پر پتہ پکڑے ہوئے خط میں لکھا تھا لیکن خط کے اندر کی عبارت صاف بریل کنکشن کی لکھی

ہوئی معلوم ہوتی تھی یہ قاصد جسٹس بل تھے۔ ۳۔ مئی وقت نصف شب

”میں اپنے کو تیرا ظاہر کر چکا ہوں۔“ تم جانتی ہو کہ میں ہر امن میں ہوں جی کہ غالباً

تمہیں امید ہوگی۔ تم مجھے سبھی محبت نہیں کرتی تمہیں جسکے ہزاروں ثبوت موجود ہیں۔

اور اسلے تم اس خط و کتابت پر متوجہ ہوگی۔ تم خیال کر سکتی ہو کہ میں اپنی جان سے بڑا موت

اور چونکہ دنیا نے مجھ کوئی رحم نہیں کیا میں بھی دوسروں پر رحم کرنا نہیں چاہتا!

تم جانتی ہو کہ تمھاری چوٹی میرے ہاتھ میں ہے اور اگر سنتے میرے زندہ ہونے کا راز افشا کرے گی جرات کی تو میں تمھارے سر ہو جاؤں گا۔ مجھے خواہ پھانسی ہی کیوں نہ ہو جائے مگر تمھیں بغیر پھانسی کے نہ چھوڑوں گا! آغاہ! اب تمھارا ایک نیا چاہنے والا پیدا ہوا ہے! ان خفیہ تحریروں اور سرگوشیوں کے متعلق تمھارا کیا خیال ہے جو اس معاملے کی نسبت کونچہ تمھیں کی کہ ڈیڑھ آف آؤر لے لیڈی ناڈارڈین کے جلسے میں ہمیں بلکے اپنے آستانے ملنے آئی تھیں اور کون اسے سب اور بلکے تسلیم کر گیا جب کہ یہ ظاہر ہو چکا ہو کہ وہ چیز شاہی خواص کے ہمیں میں تھیں اور تمھارا آستانہ ایک شاعر کے لباس میں بہ خیر بہتر! اس سے مجھے تیرا ایک تاہ دباؤ محال ہو گیا۔ وہ دباؤ جسکی ملافت تم نہیں کر سکتیں! اچھا اب سنو! اسکی سخت ضرورت ہے کہ تم مجھے ملو! اور اس موقع پر میں ہزار پونڈ اپنے ہمراہ لاؤں۔ یہ تم مجھے ملنا چاہیے جسکا چند روز پیشتر تم نے وعدہ کیا تھا۔ پس میں تمھاری دیکھتا ہوں کہ یکے چون کو تمھیک آٹھ بجے رات کے وقت تم ڈیوک آف یارک کے رسالے میں بمقام دائرہ مجھے طاقات کرد! تمھیں اختیار ہے کہ تبدیلیاں تبدیلی کے لحاظ سے کوئی دلیل وضع نہ کرے۔ آؤ۔ اور یہی وہی موقع ہو گا بلکہ سنٹر ہنس نامہ ایک عورت اسکی تقدیر کر سکتی ہے! بہر کیف جسوقت تمھیک آٹھ بجیں تم اپنا رومال

اس طرح ہلاؤ گویا کوئی واقعہ ہوا ہو اور اس طرح میں تمھیں فوراً پہچان لوں گا۔ میرے ساتھ کسی قسم کی دغا کا خیال نہ کرنا میں ایک نامعلوم شخص میں ہو گا! اور جب تک مناسب سمجھوں گا اپنے کو ظاہر نہیں کروں گا۔ پس اگر تم دغا کرنا چاہتی ہو تو مجھے ذرا بھی شبہ ہو کہ تم دغا کرنا چاہتی ہو تو اس طرح پیش آؤں گا کہ تمھیں موت کا فرہ آجائے گا اگرچہ اس وقت میرا بھی خاتمہ کیوں نہ ہو جائے کیونکہ میں کہو چکا کہ میں اپنی جان سے ہزار ہوں! جس امید و بیم کی حالت میں وہ چیز خط پرستی رہی اسے ناظرین اچھی طرح قیاس کر سکتے ہیں اس کے چہرے ہوا نیان آتے ہی تھیں۔ اور جیسے ہی خط تمام ہوا اس نے منڈھ فائل کے ہاتھ میں یدیا جو اس طرح جھکا ہوا دیکھ رہا تھا گویا اس خط کی عبارت سے بالکل واقف ہو بیٹھا وائل نے خط ہاتھ میں لیکے پڑھنا شروع کیا۔ اب تک اس کے تیور دن سے نہیں پایا جاتا تھا کہ وہ اسے پہلے پڑھ چکا ہو۔ آخر کا اس نے نظر اٹھائی اور حقاقتاً اسے ہنسی کے ساتھ بولا: ”کس جنت بے فیض آجیجتا ہو کہ تم کسی بے یار و مددگار ہو کہ کسی دھجی میں آ جاؤ گی! گویا وہ کھا ہی جائیگا؟“

”خیر“ آٹ! اگر اس نے وہی کارروائی اختیار کی جسکی صاف صاف دھجی دی ہو تو میری بربادی ہو جائے! پوری تباہی میں کوئی شائبہ نہیں۔ ہاں اس وقت آٹ کے بعد جو ان امیدوں سے بھی

”وہ چیز نہایت ہی مشتاقانہ انداز سے (بجائے) مین کے یہ کیا کہتے تھے کہ اس وقت جو اس بخت نے ملاقات کے لیے مقرر کیا وہ مینڈروائل اس وقت سے وہ تھیں کوئی آزاد نہیں ہو چکا سکے گا۔“

”وہ چیز نے ایک لمبی سانس لی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ مینڈروائل کے اطمینان والے ہر طرف بہت کچھ مطمئن ہو گئی۔ اور جیسے ہی مینڈروائل نے وہاں رہائش گاہ میں ہاتھ دالے اسنے غور اپنے نازک نازک لب بوسے کے پیشکش کر دیے۔ کوئی بخت جانن! اب تمام خیالات دور کر دو! اس بخت کو ایک مغلوب شخص سے زیادہ مدد سمجھو! وہ تمہارے پاؤں تلے کی جڑی سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا! آہ! اب رہنا ہو بلکہ خوش خوش نظر آؤ! میری تھیں نہیں معلوم کہ مست کے عالم میں تہہ کیا جو بن ہوتا ہے!“

”وہ چیز احسانندانہ تیور دلنے لگی اور اس نے مینڈروائل کی روح بھونکنے والے تم ہو۔“

مینڈروائل ”میری! میں خوش ہوں کہ ایسا ہی ہو! تھیں نہیں معلوم کہ میرا دل تیرے کس طرح آیا ہے! اچھا چلو اب جلسے میں شریک ہوں! یہاں وہ خط مجھے دیدہ و امین ابھی اسکے بڑے بڑے کرداروں کا خاکہ دکھا رہا ہے! پیاری میری! صرف ایک منٹ وہاں میں بیٹھا تھا پھر سے

ہو چکی ہے بہت بڑی دولت کا سامنا ہو گا جب طنز اوجھا جائیگا کہ میں نے کیوں کسان کی لڑکی کے تھیں میں ہونا ظاہر کیا، اور جسے اپنا بھیس ڈونگا کیوں بیان کیا؟“

مینڈروائل ”میری! خاطر جمع رکھو کہ کوئی دولت درسوئی نہ ہوگی۔ اُن بہت پسندیدہ لوگوں کو اسکی اطلاع ہی نہونے بائگی کہ پہلو گونچے اپنے بھیس کے متعلق نہیں دھوکا دیا؟“

”وہ چیز“ ”ہاں؟ کیا مجھے اسکی امید ہو سکتی ہے؟“

مینڈروائل ”ہر قسم کی امید رکھو!“

”وہ چیز“ ”لیکن یہ خط جو اسقدر خوفناک اور خرد دل مینی لیے ہوئے ہے جس سے صاف صاف ظاہر ہے کہ وہ بخت اپنی جان سے بیزا ہے؟“

مینڈروائل ”اسکا کچھ خیال نکرو! تم اپنے دشمن کو دفع کر دو گی!“

”وہ چیز“ ”اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟ کوئی تیرے اختیار کروں؟“

مینڈروائل ”نہیں! کچھ نہیں کرنا پڑیگا!“

”وہ چیز“ ”بلکہ تم؟“

مینڈروائل ”وہاں میں کیکہ لون گا! اب تم کوئی فکر نہ کرو۔ اس وقت سے جب تک جوان کی رات کو آٹھ بجیں گے یعنی برسوں یا زیادہ سے زیادہ کل... بیوٹر اب صبح ہونے اور ماٹھی کے شروع ہو جانے میں کچھ کسرت نہیں۔“

”ایک شرمناک لڑکی پھول ۱۱“

کے ساتھ لیڈی لینکپورٹ کی خدمت سے دست کش ہو جانا چاہتی تھی اگرچہ اباب نصیب مان کو ایسی بد نفس بیٹی کے قبضے میں چھوڑ دینا اُسے طبعاً ناگوار تھا۔

اُسی روز صبح کو اتھیل کے پاس ایک خط آیا تھا جس پر اعلیٰ حاکم کی مہر لگی ہوئی تھی۔ اتھیل نے اس خط کو پوسٹ شوق اور کچھ سی کے ساتھ پڑھا تھا۔ تاہم وہ اُس سرفریزی کے قول کہنے میں متاثر تھی جو خط میں مندرج تھی۔ اُسی اُدھڑ بن میں وہ باغ کی روش ٹپل تھی جس کی ایک کاک ملٹڈ اُس سے دوچار ہوئی اور کہنے لگی۔

ملٹڈ دنایت ہی خوش اخلاقی سے اُٹھری پیاری ہمدرد مجھے اتھاڑا بہت خیال لگا ہوا تھا اتھیل نے نہایت ہی نفرت انگیز نگاہ ڈالی لیکن اپنا غصہ ضبط کر کے بولی۔ اب لیڈی لینکپورٹ کیسی ہیں؟

ملٹڈ ”اب تو کسی قدر اچھی ہیں اور نیچے آئی ہیں میں نے انھیں کپڑے وغیرہ بدلو دیے ہیں۔ تم جانتی ہو کہ یہ بیٹی ہی کا کام ہے۔“

اتھیل ”کیا ہر لیڈی شپ نے مجھے پوچھا تھا؟ کیا مجھے بتلاتی ہیں؟“

ملٹڈ ”وہاں۔ جب اتھاڑا جی چاہے اُنکے پاس جا سکتی ہو لیکن ایک بات کہنا سنا ہے۔ یہ بھینے جب سے ہم کم دوستانے کی زبان سے چلے اور تجھے صاف صاف کہنا کہ اب مجھے سے

میں لگا دوں! آفت یہ تم پر کس قدر بھلا معلوم ہوتا ہو؟“ انظر اٹھاؤ! ایک بار پھر مسکرا دو! آفت اس وقت ہنگاموں پر سر رہا، تو!

اسکے بعد دونوں جلسے میں آئے جہاں روز شہر سے ناچ ہو رہا تھا۔ صبح کے تین بجے ایک یہی حالت رہی۔ بعد ازاں منڈو اُلٹے فوجیہ کا ہاتھ تمام کے گاڑی پر سوار کر دیا۔

جب وہ خود اپنی گاڑی پر سوار ہوا تو کہنے لگا۔ ”اب یہ میری جہاں اور دو تین روز میں پوری کامیابی ہو جائیگی!“

## سینٹا لینکپورٹ باب

اتھیل کے متغیر منصوبے

آپ ہم پھر سنڈن کورٹ کی طرف آئے ہیں۔ لیڈی لینکپورٹ اُس روز تقریباً دو ہفتے کے بعد سے نہیں اُٹھیں گی گذشتہ رات کو ان کی بیٹی (ملٹڈ) نے اُنکے پر اسرار بناؤ سنڈن گاراؤں کو نکالا۔ راز دریافت کر لیے تھے۔ یہ یاد ہے کہ اتھیل سے ملٹڈ نے ایک نوری خوش اخلاقی اور تعلق کے ساتھ یہ کہا تھا کہ اس وقت ہر لیڈی شپ اُنھیں تکلیف دینا نہیں چاہتیں! اس طرح اتھیل پر پوچھی واضح ہو گیا تھا کہ ملٹڈ کسی گہری چال میں تھی اور اُنکی مکارانہ کارروائیوں کی بدولت سنڈن کورٹ میں میرا قیام چراغ سہری ہو لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بوجہ اب اتھیل خود بھی کسی حصول غدر

کوئی لڑائی نہیں؛ اسوقت سے تمہاری نسبت میرے خیالات بالکل بگاڑ گئی ہے۔  
ہو سکے ہیں۔

ایٹھل نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اب وہ حتی المقدور دوستانہ کی تجدید کے لیے محترز تھی۔ اور یہ خیال کرتی تھی کہ دیکھے یہ کارنامہ گفتگو کیا نتیجہ پیدا کرتی ہو۔

ملٹرو ڈوٹھی نے خیال دیا کہ میری موجودہ حالت کے دیکھتے یہ بالکل قرین قیاس ہے کہ ایک شخص کے ہاتھوں مجھے کچھ صدمہ ہو چکے۔

ایٹھل ”اے“ (جیسے کہ وہ دیکھا گیا) ”میرے خیال میں آپ کبھی نہیں کہ اب کونٹ منڈوا لیں۔“ آپ کو کوئی خوف نہیں؟ غالباً یہ اشارہ انکی طرف ہوگا۔

ملٹرو ڈوٹھی نے مجھے تو اس سے کوئی خوف نہیں کیونکہ میرے لیے وہ صرف ایک ہی معاملہ میں ڈانٹ ہو۔ لیکن جس بات کا کہنا تھا کہ وہ یہ کہ وہ یہاں میرا سراغ لگائے گا اور بار بار کی آمد و رفت سے ناک میں دم کر دینا۔ اور تم کہہ چکی ہو کہ اس شخص سے تمہیں نہایت ہی خوف ہے۔

ایٹھل نے خیال کر کے کہ ملٹرو ڈوٹھی کا پورا فقرہ سن لینا چاہیے، ”ہاں؟“

ملٹرو ڈوٹھی نے خیال میں تھا کہ اسے یہ نہایت نامناسب و مریض ہوگا کہ اس شخص کے خیال کو بیان تھا کہ اسے اتنے سے کام موقع ملے۔

ایٹھل ”اگر آپ محض بہ نظر ہمدردی میرے لیے متروک ہیں تو میں آپ کی شکر گزار ہوں۔ لیکن اگر سمجھ لیتا چاہئے کہ میں آپ کے چپے میں آنچوائی ملٹرو ڈوٹھی بگولا ہو گئے، وہ چکھنے لگے۔

یہ باتیں۔“

ایٹھل ”جگہ نہیں۔“ پہلے میری سن لیجئے! میں یہ کہتی ہوں کہ میں آپ کے چپے میں آنچوائی نہیں۔ اول اول آپ میرے ساتھ وقتاً فوقتاً ہر وقت ہر وقت براؤ کے مجھے زندگی و شہوار ہو گئی۔ لیکن یہ معلوم کر کے کہ میں بیماری میں مبتلا ہوں۔

کو وضع نہیں کیج سکتی، اب آپ اپنے فقرہ تراشا کر میں ڈر کے بھاگ کھڑی ہوں۔“

ملٹرو ڈوٹھی (دانت پیسے) ”اور میرے خیال میں تم یہاں سے جانے والی نہیں؟“

ایٹھل ”بخلاف اس کے میں ابھی جاؤں گی۔“ اب ملٹرو ڈوٹھی خوش ہو گئی اور ایٹھل کا ہاتھ پکڑنے لگی۔

”براہ مہربانی بگاڑ کر کے نہ چلاؤ! مجھے اپنا بدخواہ نہ سمجھو!“

ایٹھل ”اگر کھائی سے“ یقین جانئے کہ میں آپ کو اپنا بدخواہ نہیں سمجھتی۔ اب آپ مجھے اپنا بدخواہ

نہیں سمجھو۔“ وہی۔ ”اس خوف کی وجہ سے جو آپ نے دلا یا ہے۔“ بلکہ اگر خود ہی اسٹیڈیورٹ کے خواہ کلام سے پانچ پانچ لایا نہیں میری

ضرورت نہیں رہی تو ملٹرو ڈوٹھی کو کھوکھو کر دینا کی



کروٹیاں توڑنے والی نہیں؟“  
ملڈرڈ: ”شاید تم میری رانا کو اڑھائی سے زور  
دیکھتے ہو، میں سے سارا ڈوگھڑا روو گی؟“  
ایٹھل: ”ہاں میں اسی خاکے پر لہندی شپے  
کھتی ہوں۔“ یہ کہنے کے معاملے میں جلی گئی۔  
ڈراٹنگ روم میں چوٹھے ایٹھل نے لیدی  
لینڈی پورٹ کو ایک آرام کرسی پر لیٹے ہوئے پایا۔  
اور نظر پڑتے ہی یہ معلوم ہو گیا کہ ہر لہندی شپے  
کا بناؤ سنگار اس صفائی اور تیز داری سے  
نہیں ہوا جو ایٹھل معمولاً صرف کرتی تھی۔  
بلکہ ہر بات سے صاف صاف سلیقہ۔  
نا تجربہ کاری اور بیگانہ نظر ہوتی تھی جس سے  
پایا جاتا تھا کہ لیدی لینڈی پورٹ کو ملڈرڈ کی کاگرہ  
سے وہ بات نہیں حاصل ہوتی جو ایٹھل کی خدمت  
سے حاصل تھی۔

لیدی لینڈی پورٹ (ایٹھل کو اپنا ہاتھ دیکے  
جذبات میری آواز میں) ”میری پیاری رفیق!  
تم خیال کرتی ہو گی کہ میں تماری طرف سے بال  
غافل اور بے پروا ہو گئی لیکن ایٹھل میں کیا  
کروں کہ میں اپنے حقوق جتاتی تو۔“  
ایٹھل: ”غالباً آپ اپنے اندر لہندی شپے  
کے سوا کچھ نہیں کر سکتیں۔ میں آپ سے  
کرتی ہوں کہ جو بات ہو صاف صاف کہہ دیجئے  
میں کہتی ہوں کہ معاملہ وگروں ہو گیا۔“  
لیدی لینڈی پورٹ: ”ہاں اس میں شک نہیں!

جب مجھ میں تم میں پہلے سبیل بات چیت ہوئی تھی  
اس وقت مجھے اسکا حلقہ تھا کہ ایک پتھری ہوئی  
بیٹی اس قدر جلد مجھے اسیلیگی؟“  
ایٹھل: ”اھ اب یہ بیٹی آپ کے پاس گئی، آپ  
اس سے بھی وہی امید رکھتی ہیں جس کی مجھے توقع  
ما خیال تھا؟“  
لیدی لینڈی پورٹ: ”مجھے اندیشہ ہے کہ معاملات  
وگروں ہو جانے کی حالت میں تم پہلے کی طرح  
خوش و خرم نہیں رہ سکتیں۔“  
ایٹھل: ”لیدی لینڈی پورٹ ایک بات الیا ریکی  
مرضی ہو کہ میں آپ سے جدا ہو جاؤں؟“  
لیدی لینڈی پورٹ نے منہ پھیر لیا اور پتھری  
دیر بعد پر جوش لے کر بولیں۔ ”نہیں خدا  
گواہ ہو کہ میں تم سے جدا کرنا نہیں چاہتی۔  
میری سب سے بڑی خوشی یہ ہو گی کہ تم اور ملڈرڈ  
اپس میں راضی ہو جاؤ۔ اگر تم ایسا نہ کرو تو کوئی تعجب  
ہو، ایٹھل تم نہایت ہی عظیم اور میزاج ہوا ورا ب  
میری بیٹی میں بھی بہت سی خوبیاں پائی جاتی ہیں  
ایسے یہ تم اس قدر متعجب کیوں معلوم ہوتی ہو؟  
ایٹھل: ”متعجب؟ پیاری لیدی میں متعجب معلوم  
ہوتی ہوں؟“ یہ کہنے کے خاتمے کے معاملے میں  
ایٹھل: ”میں کبھی کوئی۔۔۔ میں بھلا ہر کر وئی! میں  
دیکھتی ہوں کہ آپ نے اشارہ اس ضرورت کو ظاہر  
کر دیا کہ میں آپ کے قدموں سے جدا ہو جاؤں؟“  
لیدی لینڈی پورٹ (مجتہدانہ جوش سے) ”اور

اب تم خیال کرو گی کہ میں نے تمہارا احسان نہیں مانا جو کچھ میں نے تم سے کہا تھا تمہیں یاد آئے گا یعنی وہ عہد و پیمان جو میں نے تم سے لیے تھے۔ اور وہ امید جو میں نے تمہیں لی تھی کہ جب تک خود تمہاری خواہش ہو مجھے جدا نہیں ہو سکتیں۔

ایٹھل "بہاری لیڈی! میرے متعلق آپ اس قدر تردد و ہمنو! میری یہ خیال نہیں کہ آپ کو بے حسانی کمون۔ خدائی یون ہی مری تھی! بنا بنا یا ملیں گے کیا اور آپ آپ ان باتوں کی جواب دہ نہیں ہو سکتیں جبکہ آپ کو پیشتر سے علم نہ تھا۔ میں یہی نامصطفئین کو خواہ مخواہ آپ کو بے حسانی فرض کروں"

لیڈی "پینگوٹ کے آنسو ٹپک پڑے اور جو شریعت سے اٹھل کا ہاتھ دیا کے بولیں۔ لیڈی "پینگوٹ" با فرض اگر جدا ہی ہونا مناسب ہو تو اس وقت تک ایسا ہونا چاہیے جب تک تمہارا کہیں معقول تھا کا ہندو جائے"

ایٹھل "میرے خیال میں یا لیڈی! یہاں تک کہ میری سہر ہو جائے گی اتفاق سے ایک موقع ملے گا لیڈی "پینگوٹ" بہتر! میں اسے شکستہ خوش ہوئی۔ تمہاری غیرت مجھے ہمیشہ عزیز رہی اور اٹھل یاد رکھو کہ جب بھی تمہیں کوئی ضرورت لاحق ہو مجھے اطلاع دینے میں ہرگز تاثر نہ کرنا۔ اچھا اس وقت میرے پاس سے

جلی جاؤ۔ میرا دل تہ دبا لاہور ہا ہوا! اٹھل نے ہاتھ ملایا اور جلی "لیڈی! کمرے میں ہو چکے اسنے جلدی جلدی کر کے اور کہیں جانے کے لیے تیار ہو گئی۔ اس نے فراموشی کے قبول کرنے میں تاثر نہ کر کے اس بڑی سی ہمدردی لفظ میں نے ہندو کر کے گھر سے نکلے وہ شکر کی طرف دبا ہوا تھا چند ہی منٹ میں وہ شام نظر آگئی تھی اس کا وقت اسے معلوم تھا۔ مگر یہ ہوا ہوا وہ لندن میں داخل ہوئی "لیڈی! کوئی الونیز کے محل کی طرف روانہ ہو گئی تھی اس کو نہیں واقع تھا۔

روسی سفیر کو دریافت کرنے پر پہلی ایک کمرے میں بیٹھائی گئی جہاں چند منٹ کے انتظار کے بعد کوٹ بھی آگیا۔ کوٹ نے عرض کیا کہ اٹھل کا پڑتیاک خیر مقدم کیا اور اسے بٹھا کے آپ بھی اس کے برابر ایک کرسی بیٹھ گئے تھے۔ کوٹ "مسٹر پور۔ اس کے دریافت کر لی میں ضرورت نہیں سمجھتا کہ آپ نے میرا خط پڑھا تھا اٹھل "ہائی لارڈ! اسی سہر فز کی وجہ سے میں اس وقت حاضر ہوئی ہوں"

کوٹ "مسٹر پور! جیسا کہ میں اپنے خط میں لکھ چکا ہوں، شاہزادی راکھن نے اپنی رفاقت میں لینے کے لیے بہتر شقائق میں اور گریڈ ڈیو کی الامکان اپنی صاحبزادی

کی مندر پوری کرنا چاہتے ہیں لہذا میں نے وعدہ کیا ہوں کہ جسے خدا و کتابت کر کے دریافت کروں گا کہ آیا اس معاملے میں کوئی انتظام ممکن ہے؟“

اتھل و دوین کی پور کھینسی کو اسکے یقین دلانے کی ضرورت نہیں تھی کہ اس سرفرازی سے مجھے قطعاً فخر و مباہات کا موقع ملا۔ بلکہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ اب یہ معاملات مجھے اس سرفرازی کو بخوشی قبول کرنیکی ترغیب نہیں۔“

کونٹ بد قبل اسکے کہ اس معاملے میں ذریعہ گفتگو کی جائے براہِ باری یہ بتاؤ کہ ملندہ اور اسکی ماں میں کیسی گزری؟“

اتھل و دوین ملندہ نے اپنی والدہ کے تمام ضروری کام اپنے ہاتھ میں لیے اور اسی وجہ سے اب ہنڈن کو رٹ میں میری کوئی ضرورت نہیں رہی اس طرح میرے معاملات میں تغیر واقع ہو گیا۔ اُس روز جب میں آنی تھی تو شاہزادہ علیجاہ کا فرمان قبول کرنے سے مخدوم تھی، مگر اب وہ صورت نہیں رہی۔“

کونٹ دوین سمجھ گیا اور حقیقت مجھے تعجب نہیں کہ ملندہ کی موجودگی میں اتھاری حالت ہنڈن کو رٹ میں غیر اطمینان بخش ہوگی لیکن یہ بتاؤ کہ آیا اسکے آثار پائے جاتے ہیں کہ ملندہ ہنڈن کو رٹ میں اپنے گھر کی طرح رہی ہو گی؟

اس فیئ زنگ کی ترغابت کر ملی اور اسکے ٹرے پر حوصلے سے کہیں دھرو مغز میں میری بیٹی؟“

ایٹھل "مندر ڈکے اطوار کے متعلق میں کوئی قطعی رائے ظاہر کرنا پسند نہیں کرتی۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ اسے اپنی ماں کے گھر میں جسدِ رخت اختیار اور شرف حاصل ہوا ہے اسے اسے کلن رہنا چاہیے۔"

کوٹھ "خیرا مسٹر یو راب اس معاملے کی طرف متوجہ ہونا چاہیے کیلئے تھے تکلیف کی اور تعین میرے خط سے معلوم ہوا ہوگا۔" ڈرک کے "ہاں تھے لیڈی بیگیوٹ اور ملٹر سے تو اس خط کا ذکر نہیں کیا تھا؟"

ایٹھل "وہیں مائی لا رڈ! اس خط سے حقیقت اور رازداری کی ضرورت مستتر ہوئی تھی۔ آپ کیا کہتے کہ رگ گئے۔"

کوٹھ "بہر کیف تعین میرے خط سے ظاہر ہوا ہوگا کہ برٹش دارالسلطنت میں میری کاروائی قائم رہے۔ اس کے بہت جلد ختم ہو جائیگی جس کا پہلے اندازہ کیا گیا تھا اور ہفتہ عشرہ میں میں روس کو واپس جاؤں گا۔ گرنڈ ڈوک اور شاہزادی بھی میرے ہمراہ واپس جائیگی۔"

کیا تم مسٹر جلد اپنا وطن چھوڑنے کو تیار ہو؟"

ایٹھل "اب مجھے یہاں ٹھہرنے کو لیے کوئی مجبوری نہیں لاحق ہے لیکن کیا ایچ۔ بی کو اطلاع ہو کہ میں صاحب اولاد ہوں؟"

کوٹھ "ہاں۔" کہتے شاہزادی صاحبہ سے کہا تھا کہ میں سوہا ہوں اور ایک شیر خوار بچہ

بھی رکھتی ہوں اس دوز گرینڈ ڈیوک نے  
میں نے اپنی شرافت اور عالی ہستی کا ثبوت پیش  
کرنے کی ضرورت بیان فرمائی تھی۔ اس معاملے  
کو تم مجھ پر جھڑو دین ہر مائیس کو سمجھاؤ گا۔  
اسکیل پھر میرے دستِ شجاع کا عالم داری ہو گیا  
اور مشکل اتنا مضبوط کر سکی کہ کوئی لفظ اسکی  
زبان سے نکلنے نہ پایا۔

کونٹ دو کوئی شک نہیں کہ تم اپنی اولاد کو  
اپنے ساتھ لے جا سکو گے۔ تمہارا صاحب اولاد ہونا  
موجودہ معاملات میں فراعظم نہیں ہو سکتا کیونکہ  
شاہزادی صاحبہ اپنی خواہش ظاہر کر چکی ہیں  
گرینڈ ڈیوک اسکی تائید کرتے ہیں۔ اور میں  
اسے پورا کرتے پر مجبور ہوں۔  
اسکیل میں یوں کسبیت کی سجدہ ممنون اور  
شکر گزار ہوں۔

کونٹ اگر کہیں تمہارے مزاج اور طبیعت  
سے واقف نہوتا تو اسقدر جلد اس تجویز  
کا موافق نہوجاتا۔ نہ اسکی تعمیل میں حصہ دیتا۔  
لیکن مسٹر نور بھی چند باتیں قابل ذکر ہیں  
کیونکہ تمہیں اسکے جاننے کی ضرورت نہیں کہ  
گرینڈ ڈیوک اور شاہزادی صاحبہ کے ساتھ  
تمہارے تعلقات اس نظر سے کسی قدر ناگوار ہیں  
کہ تم ملڈرڈ اور اسکی والدہ سے تعارف رکھتی ہو۔  
اسکیل مائی لارڈ! ان لوگوں اور میری نئی  
حالت کی کیا خبر؟

کونٹ کوئی خبر نہیں۔ شاہزادی صاحبہ  
کو یقین واقع ہو کہ میری ماں تمہارا  
گرینڈ ڈیوک اتنا جانتے ہیں کہ وہ  
مگر یہ نہیں معلوم ہو کہ وہ لندن ہی میں  
ہو۔ اب میری دو باتیں بغور سن لو۔  
اتفاق سے تم گرینڈ ڈیوک یا شاہزادی صاحبہ  
کے سامنے لیڈی لینکپورٹ کا نام لو تو اتنا  
محاذ رکھو کہ یہ گمان کسی طرح نہ پیدا ہونے پائے  
کہ تم ہر لیڈی شپ کے متعلق کچھ مخصوص باتیں  
جانتی ہو یا اسے غریزہ و انوار ہے بھی وہ قطعاً  
اسکیل وہ اس بابے میں ہمیشہ محتاط رہو گی۔  
کونٹ اور اس بات کا تو بوجھ لکھی ذکر  
ذکر نہ کرتے اور ملڈرڈ سے جان بچان دے۔  
اسکیل مدادہ! یہ نامکمل ہو کہ میں ایسی  
حفاظت کر سکیوں۔ کیونکہ یہ تو شاہزادی صاحبہ  
سے صاف صاف کہنا ہے کہ اُمی ماں مذہب  
ایسی ماں کو وہ مردہ ہی سمجھی رہیں تو ہتھ ہو گا۔  
کونٹ بیشک اور روس ہو چکے بھی تم  
لیڈی لینکپورٹ کو اپنے قیام کی اطلاع دے دو۔  
اسکیل وہ بہت ہتھرائی ہو۔ جیسی کہ خوشی  
کونٹ میری بھی خوشی ہے۔ بلکہ اگر گرینڈ  
ڈیوک یا شاہزادی کے نام لیڈی لینکپورٹ  
یا ملڈرڈ کا کوئی خط تمہاری نگاہ سے گذرے  
تو فوراً مجھے اطلاع دو۔  
اسکیل مائی لارڈ! کیا آپ بتا نہیں

خیال کر سکتے کہ میں شاہزادی صاحبہ کا اپنی چھوٹی بہن کے برابر خیال رکھوں گی؟

کونٹ بد بہتر! مجھے بخاری یا ہکا یقین پر نظر بران جب بھی شخص شہرہ کی لیڈری لنگیرٹ یا ملڈرڈ شاہزادی یا انکے والد ماجد سے خط و کتابت کی فکر میں ہوں تو تم مجھے یا کونٹس کو فوراً اطلاع دیدینا۔

آپھل دوائی لاؤ! میں اپنی خدمت کی انجام دہی میں اپنی پوری لیاقت اور ایمانداری صرف کروں گی۔

کونٹ نے آپھل پر ایک تعجب بھری نگاہ ڈالی؛ گو بادہ "ایمانداری" کے لفظ کا تحمل استعمال نہیں سمجھا۔ کیونکہ یقیناً یہ وہ لفظ ہے جو سفارت روس کی دکنٹری میں نہیں پایا جاتا اور جس سے سفراء اور روس کے کان فاسٹنا ہوتے ہیں۔ بہر کیف آپھل کے بھولے اور راستبازانہ تیوروں نے اسے مطمئن کر دیا اور اب اسے اس وظیفے کی تشریح کی جو آپھل کے لیے مقرر ہو نیوالا تھا اور جس کی میں قرارداد رقم شدہ آپھل دنگ رہ گئی۔

کونٹ وہ اگر میری یا وہ غلطی نہیں کرتی تو میں خیال کرتا ہوں کہ شاہزادی صاحبہ سے لیڈری لنگیرٹ کا ذکر کر چکی ہو۔ اتنے اتنے کہنا تھا کہ میں اطمینان کے پاس رہتی ہوں۔ آپھل وہ شاید میں نے کہا ہو لیکن مجھے

اچھی طرح خیال نہیں،

کونٹ وہ بہر کیف اس نام کا ظاہر کو نہیں لگتا ہے۔ کیونکہ اسکی سخت ضرورت ہو کہ میں لکھنؤ دیو کے اطمینان کے لیے بتا دوں کہ بالفعل تمہارا قیام کسکے ساتھ ہے۔ لہذا لیڈری لنگیرٹ کا نام پوشیدہ رکھنے کی جتنی ضرورت نہیں، لیکن اسکی سخت ضرورت ہو کہ انکا اور ملڈرڈ کا رشتہ کسی طرح نہ ظاہر ہوئے پائے،

آپھل "آپ اطمینان رکھیے میں پوری احتیاط سے کام لوں گی۔"

کونٹ "میرے خیال میں اب کوئی قابل اندک بات نہیں ہے۔ گریڈ دیو کہ اور شاہزادی صاحبہ کونٹس کے ہمراہ ہوا خوری کو تشریف لے گئی ہیں اور اسوقت تم ملاقات کی عزت نہیں حاصل کر سکتیں۔ کل طلح کو تمہیں میرا دلچسپ پوچھ گیا جس میں آج کی اس رپوٹ کا نتیجہ درج ہو گا جو میں بہت جلد خزانہ عالیجاہ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اور چونکہ کامیابی یقینی ہے لہذا لکھنؤ منگا کہ کل اسوقت سے شخص شاہزادی صاحبہ کی خدمت میں آ جانا چاہیئے۔"

آپھل رخصت ہونے کی غرض سے اٹھ کھڑی ہوئی، لیکن کچھ سوچے بونی "قابا لیڈری لنگیرٹ ضرور پوچھیں گی کہ میں کہاں اور کس ملازمت پر جاتی ہوں۔ میں اُن سے کیا کہوں؟"

کو نہٹ "اس معاملے کو میں تمھاری رائے پر چھوڑتا ہوں کوئی مناسب حیلہ کر دینا۔ بعض باتوں میں حیلے بنانے جائز ہیں۔ اتنا تم خود سمجھ سکتی ہو کہ لیدی لینگیورٹ اور ملڈرڈ پر یہ ظاہر کر دینا کہ تم شاہزادی صاحبہ کی مصاحبہ آئیں بلکہ ہمد ہونیوالی ہو کس قدر ہیومن ہو؟ اس صورت میں وہ لوگ تمھیں ہزاروں سے پیام و سلام کا خاص ذریعہ قرار دینگے۔" اچھل "اے ایمائی لارڈیقین جانئے کہ لیدی لینگیورٹ ایسی خفیف الخ کات نہیں۔" کو نہٹ "کیون نہیں! مجھے ایسی عورت کا اعتبار نہیں جو صریحاً دھوکے باز ہو اور مصنوعی بلکہ فرجاء حالت میں بسر کرتی ہو طرہ یہ کہ خود ملڈرڈ بھی وہاں موجود ہو جس کی ہر حرکت کی آگ کبھی بجھنے والی نہیں؟" اچھل "خیر ایمائی لارڈ مجھے آپ کی نصیحتوں سے عمدہ سبق ملا اور آپ کے بزرگ مشوروں پر ہمیشہ عمل کرتی رہوں گی۔" اسکے بعد اچھل نے دوسری سفیر کی عنایت اور توجہ کا پرجوش شکریہ ادا کیا اور رخصت ہو گئی۔

اچھل کی روانگی کے بعد کو نہٹ انوشتر اپنے خاص کمرے میں آیا اور ایک آہستی صندوق کھول کر جسکی کنجی وہ ایک سونے کی زنجیر میں کوٹ کے نیچے گھسے پٹے ہوئے تھا

ایک کتاب نکالی جسکی دفنی سیاہ اور شبنمی سرخ تھی۔ یہ کوئی مطلوبہ عہدہ تھی، بلکہ ایک ساوی کتاب تھی جو نصف کے قریب تک لکھی ہو یا دو اشٹوں سے پر تھی جنہیں بعض سیاہ و بعض سے لکھی ہوئی تھیں بعض سرخ سے ڈاڑھ ہو تھیں جو یا دو اشٹ درج کی گئی وہ سیاہ و روشنائی سے حسب قیاس تھی۔

یا دو اشٹ۔ اچھل ٹرپور، انگلش عورت، گرینڈ لوک اور راکرنا کے معاملے میں بطور مخبر مقرر کنگنی۔ اچھل کے چال چلن، بے عیب۔ راستبازانہ صفات۔ اور غیر مشکوک ہیں۔ اسکے ذریعے سے تمام عیدوں کا آسانی سے سراغ لگ سکتا ہو معاملات اپنے واقع ہوئے میں جنہیں بجائے آراء و کارروائی کے غیر معمولی حزم و احتیاط کی ضرورت ہے۔ ہر وقت یہاں نہ صرف ملڈرڈ ہی مطلقہ بیوی اور مان (موجود ہے) بلکہ شاہزادی کی نانی لیدی لینگیورٹ بھی وجود ہے جسے غالباً یہ فکر ہو کہ اپنی امپریل نوای کو اپنی موجودگی کی اطلاع دے اور اس سے خط و کتابت کا ذریعہ تلاش کرے۔ اس میں شک نہیں کہ اچھل ٹرپور بطور ایک مخبر کے یہ کام اس خوبی سے انجام دے سکتی ہے کہ کسی کو قانون کان فربہ نہ ہو۔ ایک بات خاص طور پر مفید ہو لیٹنے ملڈرڈ اور لیدی لینگیورٹ اچھل کی اس خاص آفری سے

بالکل لاعلم ہیں پس اگر وہ شاہزادی کو کوئی  
خفیہ تحریر بھیجے گی جرات کر سکی تو انھیں  
اسکی بھی اطلاع ہوگی کہ انکی تحریر پہچان کے  
خط روک لیے گئے۔“

یادداشت ختم کر کے کونٹ نے کتاب  
اعتیاد سے صندوق میں رکھ دی اور قفل  
لگا دیا۔ لیکن ہمارے ناظرین سمجھیں ہونگے کہ  
یہ کتاب کس مصنفہ میں آتی تھی؟ اس سے  
کسی ایسی یادداشت کا فائدہ نہیں حاصل تھا  
جس میں جہانگیر کو کونٹ وہ باتیں لکھ رکھتا ہو  
جو کتاب سے زیادہ صحت کے ساتھ خود اسکے غلط  
پر نقش رہتی تھیں نہیں بلکہ اس سے مطلب  
تھا کہ اسکی وفات کے بعد وہی حکمت عملی کے  
چلتے پڑوں میں جو اسکا جانشین ہو وہ ان  
اشارات۔ تجربات اور مقامات سے مطلع رہے  
جو اس کتاب میں مندرج تھے۔

چار پانچ بچے شاہ کو گریڈ ڈیوٹ کر  
انکی صاحبزادی ہمارا ہی کوٹس لٹیر ہوا جو  
سے واپس ہوئیں اور کونٹ نے شاہزادہ  
روس سے فوراً ملاقات کی ٹھہرائی۔ بالآخر وہ  
اپنے ارادے میں کامیاب ہوا اور دونوں  
میں جسٹس مل گفتگو ہونے لگی۔

کونٹ ”محضور عالی“ کے خوش ہونے کے  
میں تھیل ٹریور سے مل تھا اور اطمینان ملا  
ہوں کہ سب باتیں جسٹس خواہ وہ گنہگار

گریڈ ڈیوٹ (کسی قدر تعجب سے) ”ٹپے  
بھی ہو گئیں؟“

کونٹ ”جی ہاں حضور! میں جی! مقدور  
ان باتوں میں دیر لگانے کا عادی نہیں جسے

حضور عالی کو چھٹی اور دہشتگی ہوا“  
گریڈ ڈیوٹ ”میں اپنی بیٹی کی خاطر سے  
اس کا ردائی برا بھلا خوشنودی کرتا ہوں  
کیونکہ اسے اس کی حسن سائی سہ ہے۔

علاوہ برین اسکے لیے کسی ایسے شخص کی  
تقریر پر میں خود بھی خوش ہونگا جہاں گریڈ  
زبان میں اسکی استعداد ڈیر بھاے اور مغربی  
یورپ کے اقوام کی تاریخ اور علم ادب میں  
اسے تعلیم دے سکے۔ کیا مسٹر ٹریور ان سب  
باتوں میں کافی دستگاہ رکھتی ہو؟“

کونٹ ”حضور! میں کوئی شک نہیں“  
گریڈ ڈیوٹ ”غالباً تم اسکے حالات  
دریافت کر چکے ہو؟“

کونٹ ”جی ہاں حضور! اور تجویز خاطر خواہ ہے“  
گریڈ ڈیوٹ ”بہتر“ کہچھ دیر تامل کر کے  
ایک بے پردا یا نہ انداز سے اور جسے دریافت  
کس سے کیا؟“

کونٹ ”مسٹر ٹریور فی الحال ٹیڈی لینڈ پر  
نامے ایک معتد سیر کی بیوہ کے بیان ہی  
ہو جو ایک ذی عزت عاتق ہیں“

گریڈ ڈیوٹ ”کیا تم ٹیڈی لینڈ پر رہتے

مل چکے ہو؟“

کوئٹہ ”ہاں حضور میں اُسے مل چکا ہوں  
اسمین کوئی شبہ نہیں“

گرینڈ ڈیوک بدخیز بہترین خوش ہوا  
کہ سارے محلے طے ہو گئے مسٹر ٹریوٹر کو بدست  
آئیگی؟“

کوئٹہ ”اب حضور عالی کی منظوری حاصل  
ہو گئی، اور دین سنٹر ٹریوٹر کو لکھ بیجون کا  
کرکل سے اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو جائے گا۔  
گرینڈ ڈیوک ”ہاں بی بہتر ہوگا“ یہ کہنے  
وہ کمرے میں اسل نماز سے نکلنے لگا گویا اس  
کا روائی کے متعلق اُسے پورا اطمینان ہو گیا  
اور اب مزید استفسار کی ضرورت نہیں“

چند منٹ کے بعد وہ کوئٹہ الونٹین سے  
رخصت ہوا اور ڈرائنگ روم میں بیٹھ گئے  
ایک کتاب (کورٹ گائیڈ) کے ورق اٹھنے لگا  
جو نمبر برٹمی ہوئی تھی۔

لیکن اب ہم تھیل کے نقش پا کا سراغ  
لگاتے ہیں۔ کوئٹہ الونٹین کے محل سے نکلتے  
اُسے ایک گاڑی ٹھہرائی اور اسپر سوار ہو کے  
فول ہنڈن کورٹ کی طرف روانہ ہو گئی۔ چار  
بجے کے بعد تھیل مکان پر پہنچی اور سیدھی  
اپنے کمرے میں چلی گئی تاکہ کپڑے بدل دالے  
اور اپنے تخت پر جگر افرید کو بھی جھاتی سے لگائے  
نیز اس غرض سے بھی کہ گرینڈ ڈیوک کو بدست

اسکی نئی تقرری کے متعلق پوچھ سچیں تو  
اُسکا جواب سوچ لے۔ اب لیڈی لینگیو رٹ  
کو اُسکی خدمات کی بالکل ضرورت نہ تھی  
ڈرائنگ روم اور اُسکے کمرے کا درمیانی دروازہ  
بہت بڑا تھا۔ اور کوئی ایسی آہستہ آہستہ  
پائی جاتی تھی جس سے ثابت ہوتا کہ گرینڈ ڈیوک  
خسب معمول شام کی بو شاک بدل رہی ہیں  
کھانے کے معمولی وقت سے چند منٹ خستہ  
ڈرائنگ روم میں پوچھی جہاں لیڈی لینگیو رٹ  
اسی طرح آرام کرتی رہتی ہوئی تھیں جس طرح  
اور جس لباس میں تھیں چھوڑ گئی تھی یہ  
دیکھ کے تھیل کو تعجب ہوا اور ہر لمحہ ہی شبہ تھیل  
کا تعجب ناؤ کے بول اٹھیں۔

لیڈی لینگیو رٹ تھیل یہ خود میری ہی  
سہل نگاری ہو سکتی تھی تو بت کہا کہ ان  
آپ کو کپڑے بدلوا دوں میرا کہ تم کو ہا کرتی  
تھیں لیکن میرا خود ہی جو ڈھچکا حقیقت میں  
میری طبیعت ٹھیک نہیں اور کھانے کے وقت  
تاک یہاں سے اٹھنے کو جی نہیں چاہتا ڈریسنگ  
اپنے دل سے علاوہ برین مجھے اپنی پیاری ملا  
کو زیادہ رحمت بھی نہ دینا چاہیے۔  
تھیل را ایک آہ سرد بھر کے اپنے دل سے  
”ہو نہ ہو یہ وجہ ہو۔ سچاری اپنی بیٹی نے  
مراج سے ڈرتی ہیں“

اتنے میں ملڈرڈ بھی آگئی جسے دیکھ کے



ملڈرڈ وہ اوہ بیشک امین نے رات کی صحبت کے لیے کپڑے بدل لیے ہیں۔ آپ کے بیٹھا رہنے والے ہیں اور میں معلوم کر سکتی ہوں۔ آپ نے اس لیے میں نے یہ قبول کر لیا ہو کہ عموماً اسی پوشاک پہنا کر وہ جس سے گھر کی عزت قائم رہے۔ (چپکے سے اپنی ماں کے کان میں) اور آپ بھی غلط فہم ہوں۔

لیڈی لینگیوٹ ہنسنا لگیں: "اوہ انھیں بہت کچھ اطمینان ہو گیا کہ انکی پیشی حتی الامکان اپنے راسی جان شاکر کر رہی! ملڈرڈ (اتھیل سے مخاطب ہو کر) تمہارا بتناشت سے؟" "ہاں اتھیل میں نے تمہیں یہ کہا تھا کہ میں دندیلوں سے دھڑات کا موم لے کر انھوں نے ایسے عمدہ عمدہ کپڑے تیار کر کے ابھی بھیجے ہیں! لیکن تم شہر سے رسوالت واپس آئیں؟"

اتھیل: "وہ کوئی ڈیرہ گھنٹہ ہوا ہوگا۔" ملڈرڈ درنہایت ہی خوش اخلاقی سے: "اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم لندن جاتی ہو تو تم تم دونوں ایک ہی گاڑی پر سوار ہو لیتے اور میں بھی تمہارے ساتھ چلی جاتی۔"

لیڈی لینگیوٹ: "اتھیل! تم نے مجھے ابھی بتائیں کہ تم کیا کرنے لگی تھیں؟" "میں نے تم جانتی ہو کہ مجھے تمہاری کھدائی پر اتھیل دو میں خیال کرتی ہوں کہ انبا بل

اتھیل چہرہ زرد ہو گئی۔ اسوقت اس کے شانہ ایسے تھے کہ با کسی عالیشان جلسے یا کسی بڑے صحبت میں شریک ہونے والی ہو۔ اسکا لباس ویسٹ اینڈ کی فرنیچر سیسی پارچہ فروش عورت کی نفیس اور بیش بہا پوشاک سے ملکر لیتا تھا۔ ریشمی پھولوں کا ایک خوشنما پاراسکے سر سے لپٹا ہوا تھا۔ بالوں کی کندھاوت میں اساری کا ریکرچی تم کر دیکھی تھی۔ گوری گوری کلائیوں میں نازک چڑیاں زیب دے رہی تھیں۔ ہاتھ میں ایک نفیس ہلکھلکی احوال میں وہ مستانہ واپداتھی جو کسی فنش ایل مجمع پر اثر ڈالنے کے لیے کافی ہوتی ہے۔

لیڈی لینگیوٹ اپنی بیٹی کے شانہ دیکھ کر باغ باغ ہو گئیں اور انھیں خیال نہیں ہوا کہ اسوقت ایسے ہی لباس کا پہنا کس قدر بیوقوف اور فضول ہو چکا کہ کوئی نہ مان ہو نہیں کیا گیا ہو اتھیل کو ملڈرڈ کے اس شانہ پر ایک سیٹی سوچھی اور وہ فل ہی دل میں کہ اسکی زرد ماں کو زندگی اور بیٹی شانہ رادی۔

ملڈرڈ: "میں نے اپنے عکس سے،" یہ ڈریس کیسا ہے؟" لیڈی لینگیوٹ: "بہت اچھا میری زندگی میں اسوقت تھے یہ ڈریس مرہم تھا نا پہنا ہوا وہ ہلو گون کی رائے لینا چاہتی ہو کہ تمہارے ہاں یا نہیں؟"

تاک میں آپ سے فرصت ہو جاؤنگی۔ اس میں کچھ شبہ نہ سمجھیے۔

ملٹر رڈ (دل میں خوش ہو کے) ”خدا تعالیٰ ہر نیک خوش و غم رکھے“

لیڈی لینکپورٹ رڈز کو مارتی ہوئی آواز سے ”وہیں امید کرتی ہوں کہ جس جگہ کم جائے والی ہو وہ تمھارے مناسب حال اور اطمینان بخش ہوگی۔“

اسکے ساتھ ہی انکا دل بھر آیا اور سکینوں کے چرخ میں کوئی بات متحرک نہ نکلی۔ ملٹر رڈ اپنی ماں کو غمگین دیکھ کر ”اب اتھل سے کوئی سوال نہ کیا جائے۔“

اتفاق سے اسی وقت خود متگا نے حاضر ہو کے خاصہ تیار ہونے کی اطلاع دی اور یہ بات یہ نہیں کہیں تینوں لیدیوں و سترخوان

کے کمرے میں کھینچ لیں کھانے کے وقت بھی ہر ایک گفتگو ہوئی۔ لیڈی لینکپورٹ ملائیہ طور پر

”او اس معلوم ہوئی تھیں۔“ اتھل سے ہدایات میں غمگین ہوئی تھی۔ اور ملٹر رڈ اس خوب سے

زباں پر اظہارِ مسرت نہیں کر سکتی تھی کہ اتھل کے متعلق اسکی دیکھری کاراز اسکی ماں پر افشا ہو جائے۔

بہرِ مسرت کھانا ختم ہوا۔ برتن اٹھا ڈالے گئے۔ اور تینوں لیدیوں نے اپنے اپنے کمرے

ڈرائنگ روم میں داخل ہوئیں۔ تسنہ میں

ایک گاڑی ہینڈن کورٹ کے دروازے پر پہنچی اور دو تین منٹ بعد خود متگا نے

ڈرائنگ روم میں حاضر ہوئے اپنی ماں سے کہا کہ حضور! ایک چٹائیں شریف لائے ہیں اور

چند منٹ آپ سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔“ لیڈی لینکپورٹ یہ کیا تنے اُن سے

یہاں آنے کو کہا تھا؟“ خود متگا رچی جان لیکن اُنھوں نے کہا

کہ میں پور لیڈی شپ کو جنہاں میں سے زیادہ تکلیف نہیں دوں گا۔ ہینڈلین نہیں لائے

کے کمرے میں ٹھہرا آیا ہوں۔“ لیڈی لینکپورٹ ”لیکن اُن کا کارڈ؟“

”اُنکا نام؟“ خود متگا نے اُنھوں نے کہا کہ نام بتانا افضل

ہو کیونکہ یہ لیڈی شپ انہیں نہیں جانتیں۔“ لیڈی لینکپورٹ ”کیا وہ کوئی چنبی ہیں؟“

خود متگا رڈ بلکہ کوئی پر دسی معلوم ہوئے ہیں۔“ نکی بڑی چربی اچھین برن۔“

اتھل نے نوٹ کیا کہ اُنکی کیونکہ اُسے معاً کوٹ میں داخل کا خیال گزرا۔ اور ملٹر رڈ کی

بھی یہی حالت ہوئی۔ خود متگا رڈ ”بان اُنکی اچھین سنہری ہیں

۱۔ عبت نہ تھکے جوان ہیں۔ وہ کرا لے لی گاڑی پر آئے ہیں اور بالکل پریسیون کی طرح بات چیت کرتے ہیں۔“

لیڈی اینگیلوٹ بیاری اتھیل ذرا جاؤ  
تو اور دیکھو یہ گونجٹھلین بہن میرا قہاس  
کام نہیں کرتا۔ اپنی پوشاک کو اس طرح دیکھ  
گو یا وہ کسی جہان کے خیر مقدم کے قابل نہیں  
ہی، علاوہ بریڈن۔“

ملڈرڈ ڈوہ این جاؤنگی بہن یہ میرا کام  
ہی،“ بہن کا لفظ ذرا زور دیکے کہا گیا کیونکہ  
خدا کا رکھے میں موجود تھا۔

اجازت پانے پر ملڈرڈ جھپٹ کے کرے  
سے باہر نکلی اور سیڑھیوں سے اتر کے اپنی  
پوشاک کو سنبھال لی۔ اور عشق کا انداز سے  
پنکھیا اٹھتی ہوئی خزان خزان چہی کی طرف چلی  
تاکہ اسپر ایک فوری اثر ڈالے۔ عام اس سے  
کہ وہ کوئی کیون نہ نویت خانے کے قریب  
ہو چکے خدا کا رکھے پاؤں شاد وازہ کھول دیا۔  
اجنبی ایک یعنی تصویر کے شاہدے میں صرف  
تھا جو آخری دلوں پر لگی ہوئی تھی اور اس لیے  
جب ملڈرڈ کے سینہ داخل ہوئی تو اس کی طرف  
اجنبی کی پشت تھی۔ اور خدا کا رکھے دواڑہ  
بند کیا اور خدا کا رکھے نئے لباس کی کھڑکڑا  
نے اجنبی کو اس کی طرف متوجہ کر دیا۔

لیکن پلٹتے ہی وہ حیرتہ زدہ ہو گیا !  
اور ساتھ ہی ملڈرڈ بھی ایک حیرت چھا گئی !  
چھوٹے ہی اجنبی ملڈرڈ ! پتھر رٹھا  
اور اس کے بعد جس سمیت کذائی سے وہ اسے

تکئے لگا وہ بیان نہیں ہو سکتی۔

ملڈرڈ کے منہ سے کوئی بات نہیں نکلی  
بلکہ وہ لڑکھڑاکے ایک کرسی پر بیٹھ گئی اور  
خون گندامت اور دوسرے خیالات اسپر  
قابل ہو گئے۔ کیونکہ یہ وہی شخص تھا جو کبھی اسپر  
جان دیتا تھا جو اس کی بیٹی اگر نانا کا باپ تھا  
اور اس کا وہ شوہر جو مدت ہوئی اس سے  
زبردستی چھڑا لیا گیا تھا۔ یعنی اس کا گرینڈ ڈیوک !

## اٹالیشوان باب

گرینڈ ڈیوک اور ملڈرڈ

اب ہم ان وجوہ کی تشریح کرتے ہیں جنہی  
بنار پر شاہزادہ روس ہنڈن کو ریشم دار  
ہوا تھا۔ سب سے پہلے اسے اس بات پر شبہ  
ہوا کہ کونٹا لونیٹر دفعہ اس سرگرمی کے ساتھ  
شاہزادی راگزانا کی اس خواہش کے کیونکہ  
موافق ہو گیا کہ اتھیل ٹرلوہ اس کی مصاحبت  
میں لیجائے۔ کیونکہ جب اول ول یہ تجویز پیش  
ہوئی تھی اور خود گرینڈ ڈیوک نے اپنی زبان  
سے اس تجویز کو اتھیل سے بیان کیا تھا اس وقت  
انویٹرنے اس معاملے کو بالکل دیا دیا تھا۔  
لیکن اب تجلات اپنے پہلے رویے کے کونٹا  
اس معاملے کی تکمیل تک کو مستعد ہو گیا۔ اور  
اس قدر سرگرمی دکھائی کہ اتھیل کو بے بسی لیا۔  
اس کے حالات بھی دریافت کر لیے اس کی قابلیت اور

بالکل اطمینان نہیں ہوا۔

ان وجوہ سے جو ہم لکھ آئے ہیں ان ناظرین قیاس کر سکتے ہیں کہ اگر نینڈیوں کو اونٹن کی موجودہ کارروائی پر شک و شبہ پیدا ہونے کے لیے کافی اسباب موجود تھے اور وہ آئین کے مزید حالات دریافت کر کے معمول سے زیادہ خوشامد تھا۔ کورٹ کا بیان دیکھتے سے اسے لیمڈی اینگلو رٹ کا نام اور آئی اسکونت ہنڈن کورٹ معلوم ہو گئی تھی لیمڈی خاصہ تامل کرنے کے بعد ہی وہ دوسری ہفتا گاہ سے نکل نکلا ہوا اور ایک معمولی گاڑی پر بیٹھ کر سیدھا ہنڈن کورٹ کی طرف روانہ ہو گیا۔ لیکن کیا معلوم تھا کہ بیان ہو چکے تھے اس سے سامنا ہو جائیگا جس سے کسی زمانے میں اسے بے انتہا محبت تھی اور آئین کو دیکھ کر بیوی بھی! بہر کیف یہاں دونوں کا سامنا ہو گیا! سترہ برس کی طویلانی بھائی کے بعد پھر دونوں کی چار آنکھیں ہوئیں! اسوقت اس وقت کو سترہ سال کا عرصہ گزر چکا تھا جب شوہر اپنی بیوی سے نافرمانیہ یا میں زبردستی چھڑا لیا گیا تھا! آخر آخر نینڈیوں کی نظر سے نینڈی کی وہ تصویر لگتی تھی جو شاہزادی رگزانہ کے قبضے میں تھی۔ یہ تصویر اسوقت لیمڈی تھی جب ملکہ کا حسن و جمال پورے عروج پر تھا۔ اور اگرچہ اسے مشرق کا چیل

مستعبری کا بھی امتحان کر لیا غرض کہ ہر بات کا آئین کی طرف سے اطمینان ہو گیا۔ اور یہ سب صرف چند گھنٹوں میں! اگر نینڈیوں کو بخوبی جانتا تھا کہ کونٹ اونٹن اس سڑکوں کے سفروں میں جیسے زیادہ جالاک اور ہوشیار سفر و چہان کی ساری حکمت عملی اور سفر نامہ کارروائی سے زیادہ چالاک و دیاری پرستی ہوتی ہو۔ اور اسے محض خیال گزارا کہ کونٹ کے موجودہ راز عمل سے محض شاہزادی کی خوشی ہی مقصود نہیں ہو بلکہ اس کوئی دور کی بات بھی پوشیدہ ہو۔ غرض یہ کہ اگر نینڈیوں کو آئین کی مطلق اطلاع نہ تھی کہ آئین اول روز سفار سنگھ روس میں کیوں لکڑی تھی یہ معلوم تھا کہ اس روز کس غرض سے بللی گئی تھی جس زمانے سے شاہزادی کی خدمت میں دل اول نیاز حاصل ہوا۔ ان باتوں کی کوئی وجہ اسے نہیں بتائی گئی تھی۔ اور اس نے اپنی طرف سے اس لیے نہیں دریافت کی کہ وہ بخوبی جانتا تھا کہ جواب میں کوئی چلنا ہوا فقرہ گھر لیا جائیگا۔ آخری اور سب سے نمایاں وجہ یہ تھی کہ اگر نینڈیوں کو اپنی صاحبزادی کے اصلاح کی سختی سے نگرانی کرنا چاہتا تھا اور اسے بری صحبتوں سے غلطیہ رکھنے کے لیے پوری احتیاط سے کاہلنا چاہتا تھا۔ لہذا اسے کونٹ اونٹن کے اس قدری اور خوب چمکا رہا۔ انتظام پر (جو اسے آئین گریو کے بارے میں لیا تھا)

کوئی فرق نہ تھا۔ انہیں کہہ سنی کے اٹھارے  
جاتے۔ اسکا ہر عضو جس قدر نزاکت کا مکمل نمونہ  
تھا۔ چہرے پر ایک مجبوری تھی۔ انکے  
میں وہی وسیلہ بن۔ لیون پر وہی سرخی  
و امتوں میں وہی آب و تاب موجود تھی۔  
نہیں! بلکہ یہ تمام خوبیاں ان ملذذ و مینوع  
گرینڈ ڈیوک کے قلم خیال کے مطابق تھیں  
اگر فرق تھا تو اسقدر کہ ایک سن سیدہ  
عورت میں عالم شباب کی ہمدردی عجیب انگیز  
تھیں۔ بلکہ ان میں یہ سب باتیں موجود  
تھیں! بلکہ ہر شخص اسکی تصویر سے مطابقت کر سکتا  
تھا! طرہ یہ کہ چہرے سے جوانی کی یہ مقین نشانی  
پڑتی تھیں۔ گل خسار میں وہی سرخی و شادابی  
موجود تھی۔ اور بالوں میں وہی نرمی اور  
چمک نمایاں تھی!

یہ صحیح ہے۔ اگرینڈ ڈیوک پر نظر پڑتے ہی  
ملذذ و چمک مئی تھی۔ یہ بھی حق ہے کہ وہ ایک  
کمری سے نکو کر کھا کے بالآخر اسی پر مشہور گئی۔  
اور ان خیالات میں وہ کبھی جنہیں ناظر کی ساقی  
سے قیاس کر سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ انکو وہی دیکھنے  
اُس پر حواسی چھا گئی اور وہ اپنے اوسان بہار  
چشم زکریا کی۔ لیکن سب سے زیادہ اسکی نفرت  
غالب تھا اور دفعہ جن خیالات سے پیدا ہوا وہ  
یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ نا اضر اور مٹا ہوا  
شوہر اسے کسی تازہ مصیبت میں مبتلا کر دے

جیسے جان تک قربان ہو کسی وقت محو نہیں  
ہو سکتا۔ اہم تصور پر نظر پڑ جانے سے برائے  
واغ پھر ہرے ہو گئے تھے اور گرینڈ ڈیوک کو  
ایک بار وہ زمانہ پھر یاد آ گیا تھا جب اس میں اور  
ملذذ و مینوع جہانی نہیں ہوئی تھی مگر اسلئے  
سے جسے بریں گزری تھیں گرینڈ ڈیوک کو اکثر  
یہ خیال گھرے رہتا تھا کہ ملذذ و مینوع روز سن سے  
آتی جاتی ہوگی۔ اسکی صورت میں تغیر پیدا  
ہو رہا ہوگا اور اسکا وہ حسن گلو سوز  
زوال پذیر ہوگا جسے اپنے عروج کے زمانے  
میں اسکا دل زبردستی چھین لیا تھا!  
گمراہ وہ اسکے سامنے موجود تھی اسوقت  
وہ کیسی معلوم ہوئی تھی؟ پہلی سی نظر میں گرینڈ  
ڈیوک کو حیرت ہو گئی کہ ملذذ و مینوع کی خوبصورتی اور  
رعنائی میں اب تک کوئی فرق نہیں آیا۔ بلکہ  
اسکا حسن ایک طلسم کی طرح اپنی پہلی حالت پر  
قائم تھا۔ یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ ملذذ و مینوع  
نفس اور پیش بہا لباس نے اسوقت اسکے  
حسن عالم سوز کو اور بھی چمک دیا تھا۔ اور معلوم  
ہوتا تھا کہ گویا اسی موقع کے لیے وہ کسی قدر  
پیشتر سے راستہ ہوئی تھی۔ بہر کیف گرینڈ ڈیوک  
پر ایک غیر عادی غریبی! بجائے اسکے کہ اسکا  
زمانہ بد احتیاطی۔ آوارہ گردی جیسی۔ اور  
عام پریشانی سے ملذذ و مینوع کے چہرے کا نمک۔ قدر  
کامست کی راستی اور عام انداز و عراکت میں



میری طرف سے تھامے کان چھی طرح چھرتے ہوئے۔  
گرینڈ ڈیوک ملڈرڈ تھاری بدخلیوں کا  
مجھے ان لوگوں کے کہنے سے یقین نہیں یا تو مجھے  
مجھے پلورٹ کی قبی بنیں افسوس! اگر ان  
باتوں کو محض سنا ہی سمجھ لیا جائے تو بھی  
میرے لیے خیال کیا کہ مجھ فرسا ہو کہ جسے میں  
زمانے میں اپنی جان سے زیادہ چاہتا اور  
جسکی محبت پر مجھے سجدہ ناز تھا آج اسی کی  
ایسی مصیبت ہو رہی ہے؟“  
ملڈرڈ ڈھٹائی سے ”میری بدخلیان؟“  
گرینڈ ڈیوک ”کیا تم اس کلمے کو اپنی  
شان کے غلات سمجھتی ہو؟“ (ایسی شخصیت کا  
تیورون سے جو روس کے شاہی خاندان کے  
سوا اور کسی کا حصہ نہ تھے) ”اگر میں یہ نہ کہہ چکا  
ہوتا کہ تمہیں ملامت اور ہر زشت نہیں کہہ سکتا تو  
ان بدخلیوں کو مصیبت اور سہ کاری کے نام سے  
تعبیر کرتا؟“

ملڈرڈ (کرٹک کے) ”کونسی بدخلیان؟“ لیزا اس  
ہوٹیا ری سے کہ گرینڈ ڈیوک کو میرے حالات  
کہا تین حکوم میں اور ان میں بی بیلیٹی ہی اہمیت  
آرت کی کہانٹک نیچا لٹش ہی کیونکہ اب چارلا  
عوجہ کی طرح اسے اتنا بھانپ لیا تھا کہ شاہزاد  
کے دل پر بھی محبت کا اثر ایسا ہو رہا تھا۔  
گرینڈ ڈیوک ”کوئی؟“ ”اے ملڈرڈ! باتوں کا  
کو دہرائے سے کیا حاصل ہو تمہیں اچھی طرح

کہ تمہیں عفت و نعمت کی راہ سے پہلا بھانپو والا  
میں ہی ہوں۔ میں ہی نے پہلے پہل سینٹ  
پٹربرگ میں تھاری پاکد اسٹی کو بر باد کیا اور  
بعد ازاں ڈیالکس میں تمہیں اپنی زوجہ بنایا  
ملڈرڈ تھاری بدخلی میں کوئی شک نہیں  
اور آت میں خیال کرتا ہوں کہ تم اپنے دل  
میں اپنی ساری تباہی و بربادی کا باعث تھی  
کو سمجھتی ہوگی! لیکن ملڈرڈ اگر تم نے پیشار  
مصیبتیں چھپی میں تو میں ہی اسے محفوظ نہیں  
رہا ہوں۔ گزشتہ مصائب کا اثر اس وقت تک  
میری روح پر باقی ہے اور آئندہ بھی جب تک  
از زندگی ہو یہ اثر مستقیم ہو سکتا ہے میری جان  
جس طرح تم وقتاً فوقتاً الام و مصائب میں مبتلا  
رہی ہو اسی طرح میں بھی؟“

ملڈرڈ ایک گڑھی پر ٹھیک لگی اور اب  
اسکے اسٹائیکے رخساروں پر بے لکھے وہ افسوس  
نہیں جو زبردستی نکالے گئے ہوں۔ کیونکہ  
شاہزادے کے تیور اور لب لہجہ میں ایسی باتیں  
پائی جاتی تھیں جو پتھر کے دل پر بھی اثر کیے بغیر  
نہیں رہ سکتی تھیں۔ اور وہ کوئی کیسا ہی  
سنگہ ل اور سیدر کیون نہ ہو اسکی رام لمانی سٹ  
اینا دل قابو میں نہیں رکھ سکتا تھا۔

گرینڈ ڈیوک۔ ملڈرڈ کو خیال کر سکتی ہے کہ  
تھامے حالات قحطاً قحطاً سلوم ہونے رہے ہیں  
ملڈرڈ دتیری سے بان اٹھا میرے دوستوں

یا وہوئی؟ اگر میں نہ مرنے کو نہ خدا اگر میں  
وہم بھر کے لیے باور بھی کر لوں، اتنا ہم نہ ممکن ہے؟  
ملڈرڈو: کیا نام ممکن ہو؟

گرینڈ ڈانوک نے فوراً کوئی جواب نہیں دیا۔  
لیکن اس کے تئیں اس کے دلی باور بان حال سے  
کہہ رہے تھے۔ آخر کار اسے کہا: ”ملڈرڈو، نام ممکن  
ہو کہ تمہاری عصمت محفوظ رہے سہی ہو!“

ملڈرڈو: اگر تمہارا یہ مطلب ہو کہ میں تمام دنیا میں  
ماری ماری پھری ہوں، میں نے تو ایسی سخت

تکلیفیں سہی ہیں جو کسی دوسری عورت کے  
گمان میں بھی نہیں آسکتیں، اگر تمہارا یہ مقصد ہو

کہ تمہاری سلطنت کے شکاری لگتے میرے شکار  
کے لیے ملکوں ملکوں کی ترسوا لگتے ہیں، تو جہ سے

میں تمام دنیا میں پناہ لیتے پھری ہوں، انہیں  
پناہ نہیں ملی ہو۔ مجھے دانے دانے کی محتاجی رہی

ہو۔ خوفناک مصیبتیں جھیلنا پڑی ہیں، اس کے بعد  
پھر سائبریا کی پرشتانی میں سرزمین پر بلا وطنی

نقص پڑی ہے۔ پھر وہاں سے اپنی زبان لینے  
بھاگی ہوں، جیسا کہ خطرہ دن کا سامنا ہو۔

جو اگر ایک کتاب میں لکھے جائیں تو ایک جہیز ملے  
اور جائیداد دے دے، کم نہیں۔ اگر تمہارا یہ خیال

ہو کہ تمہاری محبت اچھو میرے لیے باعث فخر  
تھی، میرے حق میں نہ ہر رات بولتی اور دیا۔

بڑا عا ہوئے ملی سالا لکھو دوسری عورتوں کی کیلئے  
جب سے ایسا عجب چیز ہو، ہر کھینچو لیتا تھا

کہنے کا یہی حاصل، تو میں بہت بڑی سیر کا  
زور نہ کیونکہ اگر تکلیف جھیلنا کوئی لگتا تھا

رہج سہنا کوئی عیب ہو۔ اور تم دفعہ کھانا  
کر ہی مصیبت تو نہیں ہے، یادہ کوئی لگتا تھا

اور تم اپنے انصاف کی رو سے مجھے ایک انٹی  
مجرم کی طرح لوہے کی جلتی ہوئی سلاخوں سے

داخل کئے ہو؟  
اگر وہ ملڈرڈو کی جادو بھری آنکھیں ابھی

اور نیورون کی صفائی اس کے بیان کی تصدیق  
کر رہے تھے تاہم گرینڈ ڈانوک پر معمول سے

زیادہ اثر نہیں ہوا اور وہ کلیہ معقول ہو سکا  
اسے ملڈرڈو کے مصائب سے بھی آگاہی تھی اور

اس کی بد اخالیوں کی بھی اطلاع تھی۔ لہذا وہ  
ایک تاسف خیز انداز سے سر ہلا کے خاموش رہا

اور یہ مناسب نہ جانتا کہ ان غیر ضروری باتوں  
سے اس کا دل دکھائے۔

ملڈرڈو یہ خیال کر کے کہ میرا جادو چل گیا،  
”اگر تمہارا یہ مطلب ہو کہ میں سوچے سے آگے

نہ رہے کی ہوئی کہ مجھے اپنے حقوق سے محروم  
کیا گیا۔ یا میں اس لیے مجرم ہوں کہ وہی حکمت

عملی نے میری نگرانی اور عزت سے مناسب بھی  
اور اگر میری خطائیں، وہی بغض و عناد اور

کینہ پروری کی نظر سے دیکھی جائیں تو جی کہ  
میرے پیٹی ہو میری محبت کا یقین دلا دیا

کیا اور اسے اپنی عیب مان کا ذکر کرنا



اُسی طرح تھا راشوہر تھا اور میں نے خداؤں کو  
سے ہم کیا تھا کہ اب دوسری شادی نہ کروں گا  
بلکہ مجھے امید تھی کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا  
جب صورت حال بدل جائیگی اور ہمارے  
تھکے ہاتھ ملا دیے جائیں گے۔ مگر اتنے میں  
تم بھاگ کھڑی ہو گئیں۔

ملڈرڈ ”معاذ اللہ! کیا تم مجھے اس خدا کا  
جلا وطنی میں رکھنا چاہتے ہو؟ ورنہ مجھے  
بھاگنے کا الزام کیوں دیتے ہو؟“

گرینڈ ڈیوک (محشی غصہ من کہ تھوڑے دن بعد  
عورت! میں تجھے بھاگنے کا الزام نہیں دیتا۔

بلکہ وہ ایک آشنا کی ہمارے ہی میں تھا۔“

ملڈرڈ ”اٹھا! میرے دشمنوں نے ہمارے  
کان بھر دیے ہیں۔ لیکن ان ایسا تو بولتا ہے

تھا۔ ورنہ میرے دشمنوں کو میرے ستارے کا  
موت کیونکر ملتا؟“

گرینڈ ڈیوک ”کیسے؟“ (محشی غصہ من اس سے انکار  
کرتا تھا۔ یہ کھٹکے نامزد وہ تھا۔ دیکھو کہ طبع پر

ایک قدم زور ہے۔ گریہ کرتا ہے۔

ملڈرڈ ”دیکھو کہ بات نہ جانتا ہے۔“

”وہ تو ہے۔“ (محشی غصہ من چوکتا ہے۔ چاہیے کہ اس سے  
اسے بڑا ہے۔ اس میں عورتوں کے گھر اور

ان کے لیے وہ دیکھتا ہے۔ ان کے لیے وہ دیکھتا ہے۔

”کی نہیں۔ اور اس موت پر چہ۔“ (محشی غصہ من  
بالکریس کے ایلون ریفیہ کے لیے وہ دیکھتا ہے۔

مکاح کا فیصلہ ہو گیا تھا۔ ہم میں پختہ ہو گیا۔

بھی اجازت نہیں ہو۔ اب اگر یہ تمام باتیں  
مجھے بجائے ایک نظروں کے گنگا رنا بہت  
کرتی ہیں تو تم مجھے الزام دینے میں حق ہی  
ہو! بلکہ میری بالکریس پر حق رکھنے میں  
بھی کوئی نا انصافی نہیں کرتے!

گرینڈ ڈیوک ”ملڈرڈ! اس سے کوئی  
شخص انکا نہیں کر سکتا کہ تم نے ہر سی

تکلیفیں اٹھائی ہیں بیشک تم پر ہر سی  
مسئمتیں ہیں! اور تمہیں اس بات کو بخوبی

ثابت کر دیا کہ میری محبت تمہارے لیے ناپاک  
ہوئی! تاہم تمہارے مصائب اور بد حالیاں نہیں

ایک قسم کا فرق ہو۔ ذرا غلطی ہو۔ میری  
بات نہ کاٹو! مجھے تمہیں الزام دینے کا سہارا

حق حاصل ہو! میرے والد ماجد کو مجھے آئی ہے  
خانم میں جس طرح اپنی سلطنت کے مختلف فرما

برعکس آپ کے ساتھ فیصلے نہیں ہوا تھا۔ اس طرح  
نسخ کر دیا۔ بلکہ اس رشتے کو توڑ دیا جو بہت

مقدس اصول کی بنیاد پر قائم ہوا تھا۔ اور یہ  
میں تم آزاد ہو گئیں۔ لیکن اتنا افسوس ہے!

”محشی غصہ من دل سے بہت دور میری رو بہنا تھا۔  
تھا! تو وہ فراموش بھی بھول گئیں محبت نے

قائم کی تھی! اور جو سوچ سے اب بھی ہندو  
جو گئے تھے کہ مجھے تھا۔ یہ ایک اور بات تھی۔

ملڈرڈ! میں تمہیں یہ قسم کھاتا ہوں کہ اگر یہ سچ  
مکاح کا فیصلہ ہو گیا تھا۔ ہم میں پختہ ہو گیا۔

میں تمہیں یہ قسم کھاتا ہوں کہ اگر یہ سچ  
مکاح کا فیصلہ ہو گیا تھا۔ ہم میں پختہ ہو گیا۔

میں تمہیں یہ قسم کھاتا ہوں کہ اگر یہ سچ  
مکاح کا فیصلہ ہو گیا تھا۔ ہم میں پختہ ہو گیا۔

میں تمہیں یہ قسم کھاتا ہوں کہ اگر یہ سچ  
مکاح کا فیصلہ ہو گیا تھا۔ ہم میں پختہ ہو گیا۔

میں تمہیں یہ قسم کھاتا ہوں کہ اگر یہ سچ  
مکاح کا فیصلہ ہو گیا تھا۔ ہم میں پختہ ہو گیا۔

میں تمہیں یہ قسم کھاتا ہوں کہ اگر یہ سچ  
مکاح کا فیصلہ ہو گیا تھا۔ ہم میں پختہ ہو گیا۔

میں تمہیں یہ قسم کھاتا ہوں کہ اگر یہ سچ  
مکاح کا فیصلہ ہو گیا تھا۔ ہم میں پختہ ہو گیا۔

شریف اور عالی ہمت شخص تھا۔ اسے میرے ساتھ  
 بہادرانہ ہمدردی سے کام لیا اور اس مقام  
 سے مجھے صحیح و سلامت نکال لایا جہاں میرے  
 دشمنوں نے مجھے دائرہ الجس کرنا چاہا تھا۔  
 اور چونکہ اپنی راست بازی کے لحاظ سے وہ  
 میرا سچا دوست تھا لہذا نہ بھی وہ میرے  
 پاس تنہا بیٹھا یہ بغیر اس منصفیہ کی موجودگی  
 کے تھے آدھی بات کہی جو میرے ساتھ تھی  
 گریٹڈ یوک کیا تھا اسے ساتھ کوئی  
 عورت بھی تھی؟  
 ملڈرڈ اناکسین پھارکس بیشک! لیکن  
 وہ! میں سوچ گئی! میرے ذہن اسکا ذکر  
 کیوں کرتے؟  
 گریٹڈ یوک (متحیر ہو کر) "خداوند اعلیٰ  
 ہرگز یہ صحیح ہوا" (ملڈرڈ سے مخاطب ہو کر)  
 "فرض کروں اگر وہ نوجوان ایڈی ڈی کپ  
 تھا را آشنا تھا اور ممکن ہو کہ اس خال میں  
 تم اپنی بیگناہی ثابت کر لیا و تاہم آئندہ  
 دور ہندوستان میں تجارتی کیا رہیں گی؟  
 یہ خال ملڈرڈ! میں شہود پہ زمین اپنی امانت  
 دیکھتی ہوں جو میرے آئینہ سٹنڈ سے  
 اور میرے کانسٹنٹ بھینس سے گزرتا تو  
 ارسال کی نقین اور جنین بتائی آسمانی  
 اور انی اور بلیٹی کے حالات مندرج تھے  
 خصوصاً ایک انگریز کے ساتھ جسکا نام ہوتے

مجھے یاد نہیں۔ یہ وہی شخص تھا جسے  
 میں تھا رہا تھا پھوڑا تھا۔"  
 ملڈرڈ دیر جو شہ مجھے میں وہی بلوٹا  
 جسکی جھوٹی تمہیں ان دہوڑوں میں نرج  
 نقین جو ہنر نہ دہی بھی کہیں! اہ! اب میں  
 کس بنا پر انصاف کی توقع رکھوں؟ ایسی  
 بے انصافی پر میں کیوں نہ لڑ جاؤں جو  
 لٹھ میری جان چھوڑا! ہاں ہاں تم مجھے  
 گھٹکار ہی سمجھتے رہو! اسی طرح مجھے نفرت کہ تم  
 جس طرح ہونے سے متفر ہو! میں بڑی ہوشیار  
 تھی کہ عورتوں کے غلطی غروا و عروپندی کی  
 بنا پر عورتی دیر کے لیے اپنی بیگناہی ثابت  
 کرنے کی رحمت گوارا کی،  
 گریٹڈ یوک (ملڈرڈ کے فوری جوش سے  
 متعجب ہو کر) "ملڈرڈ! تمہارا کیا مطلب ہے؟"  
 ملڈرڈ "میرا مطلب ہے کہ اگر کسی طرح....  
 لیکن میں نہیں! مجھے چوڑا پوچھو! جاؤ۔  
 میری جان چھوڑو! تم یہاں کیوں آئے؟"  
 گریٹڈ یوک "ملڈرڈ! مجھے ٹھیک ٹھیک  
 بتاؤ! میں اپنی بات کا دھنی ہوں۔ اور  
 قسم کھاؤں کہ اگر تمہارا رشتہ خلات  
 بیانی سے مجھے دھوکا دیا گیا ہو تو۔"  
 ملڈرڈ (بات کا ٹٹہ) "وہ! اسی سے تو میں  
 ڈرتی ہوں۔ (دھمت ہی خوف زدہ صورت  
 بنا کر) خدا کے لیے میری جان چھوڑو۔"

گرینڈ ڈیوک: "میں پھر پوچھتا ہوں کہ  
تھارا کیا مطلب ہے؟ بتاؤ۔ لہذا تباؤ میں مبتلا  
کرتا ہوں؟" اور اب شاہزادے نے ملڈرڈ  
کا ہاتھ پکڑ لیا۔

ملڈرڈ: "قد مون پر گر کے؟" دوہائی ہے  
دوہائی! میری جان بخشی کرو! (بالکل مردہ  
آواز سے) لہذا مجھے گرفتار نہ کرو اور پھر سبایا  
سجود بننے کی فکر نہ کرو!"

گرینڈ ڈیوک: "ملڈرڈ! تم اس قدر خون  
کیوں غالب ہو رہے؟"

ملڈرڈ: "اوہ! کیونکہ اگر کسی اتفاق سے  
میں ان الزامات کی تردید میں کامیاب ہوئی  
تو تم ابھی جا کے تحقیق کرو گے۔ تم کوئی انٹینر  
سے میرے ملنے کا ذکر کرو گے۔ اور معاذ اللہ  
ایک مرتبہ میرا دم ہی اٹھ جائیگا۔ ایسے میں شس  
خون کا مقام میں ہلا وطن ہونے سے یقین  
مہربان رہتا رہتی ہوں جہاں سے دو مرتبہ اپنی  
جان بیکے بھاگی ہوں؟"

گرینڈ ڈیوک (ملڈرڈ کی اس حالت سے)  
متاثر ہوئے جو بالکل غیر معنوی معلوم ہوتی تھی۔  
"ملڈرڈ! خدا کو اہہ کہ میں ایسی کوئی کارروائی  
نہیں کروں گا جس سے تمہارے کسی رومین کو  
بھی صدمہ نہ ہو سکے۔ نہیں! خداوند! تو شاید  
رہنما بنیں! اعزب سیکس! تو نے بے انتہا  
مصیبتیں اٹھائی ہیں! اگر تو گنہگار بھی ہوتی

تو یہ مصیبتیں کفارہ کے لیے کافی تھیں! ایسا ہے  
ملڈرڈ! کا با تھ ملڈرڈ کے سر پر پھر کے؟" اور اگر  
سگنا ہو! اوہ! اگر واقعی سگنا ہے تو اب تمام  
زندگی عیش و عشرت میں بسر ہوگی اور ان  
صد مون کا متھ نہیں دیکھنا ہوگا۔ اٹھو!  
ملڈرڈ! اٹھو!"

یہ لہکے اُس نے ملڈرڈ کو اٹھانے کا کڑا کر دیا  
اور اپنا رخ پھیر کے کمرے میں ایک گونگہالت  
میں ٹپکنے لگا۔ گویا کوئی بات سمجھ میں نہیں  
آئی کہ کیا کرنا چاہیے اور مضطربانہ جوش و  
خوشی سے زیادہ ترقی پزیر ہو رہا۔ بعد ازاں دفعہ ملڈرڈ  
کے سامنے کھڑے ہو کر بولا۔ "تم اُسٹن ٹکریز  
کے ساتھ سڈی سے جہاز پر سوار ہو کر کہیں  
کیونکہ پوچھیں! اگر وہ تمہارا آشنا تھا؟"

ملڈرڈ: "وہ مجھ کو دمیرے سے پیچھے لگا ہوا  
چلا آیا۔ میں اپنی خوشی سے اُسکے ساتھ جہاز پر  
نہیں سوار ہوئی۔ وہ روسی حکام کا جاسوس  
تھا۔ اُسے سڈی میں مجھے آشنا کی کیا یاد ہے  
پریشان کیا۔ اور جب میری طرف سے قطعی انکار  
ہوا تو مجھے دھمکیاں دینے لگا۔ اور ان دھمکیوں  
میں اُس نے ظاہر کر دیا کہ اگر میں اُسکی خوشی  
کو قبول نہ کروں گی تو وہ میرے ساتھ کیا کر سکتا  
ہوگا۔ میں ان خطروں سے بچنے کے لیے سڈی سے  
بھاگ کھڑی ہوئی لیکن وہ بھی اُس جہاز میں  
تھا جس پر میں سوار ہوئی اور جو بات سڈی نے

”ملڈرڈ بیان تمہاری موجودگی کی کیا وجہ؟“  
 ”ملڈرڈ شاید یہی توہ ایسے بیان کے لئے ہے کہ  
 گرینڈ ڈیوک ملڈرڈ کا کہنا ہے کہ میں  
 میں تمہاری موجودگی کی کیا وجہ؟“  
 ”ملڈرڈ تمہیں کیا معلوم کہ لیڈی لینگیپورٹ  
 میری کون ہیں۔“

”گرینڈ ڈیوک۔“ لیڈی لینگیپورٹ ہی تھیں  
 تو میں ملنے آیا ہوں۔ یہ تمہاری کون ہیں؟“  
 ”ملڈرڈ سمجھ گئی کہ کیا جواب دینا چاہیے  
 کیونکہ اس جواب سے اسکا غصہ دھڑکتا  
 کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا پورا ثبوت ملتا تھا  
 لہذا اسے فوراً کہا کہ۔“ لیڈی لینگیپورٹ  
 میری والدہ ہیں؟“

”گرینڈ ڈیوک۔ (غضبناک تیورون سے)  
 گویا اس سے جھوٹ کا کیا؟“ کیا تمہاری والدہ؟“  
 ”ملڈرڈ۔“ ہاں میری ماں۔“  
 ”گرینڈ ڈیوک۔“ تمہاری ماں کس طرح؟ وہ  
 تو مت ہوئی تھی والے مادے میں ہلاک  
 ہو گئیں؟“

”ملڈرڈ۔“ یہ روسی حکام کا بیان تھا لیکن وہ  
 ہمیشہ سچ ہی نہیں بولتے۔ وہ شاید متعلق  
 ”گرینڈ ڈیوک۔“ سخت تعجب ہے؟“  
 ”ملڈرڈ۔“ وہاں اسکی صحت میں شک نہیں۔  
 لیڈی لینگیپورٹ میری والدہ ہیں خود انھیں  
 سے دریافت کر لو۔ وہ انکار نہیں کر سکیں گی۔“

میں تھی وہی بیٹی میں بھی قائم رہی۔ بلکہ اس  
 زیادہ! کیونکہ بیان اس پر معاش کو روسی  
 کانسل کے ذریعے سے اپنی دعا بازی میں  
 کامیابی ہوئی۔ اور معاذ اللہ! میں پھر  
 سائبریا پہنچا دی گئی!۔  
 ”گرینڈ ڈیوک۔“ اور اس انگریز کا کیا  
 انجام ہوا؟“

”ملڈرڈ۔“ بلا تامل ”مجھے نہیں معلوم“  
 ”گرینڈ ڈیوک۔“ پھر کسی انجمن کی حالت میں  
 کمرے میں بیٹھے لگا کبھی خیال آتا کہ ممکن ہو  
 ملڈرڈ کا بیان صحیح ہوا اور اسے محض تہمت  
 لگا دی گئی ہو کیونکہ شاہزائے روس اپنی قوم کی  
 عیارانہ پالیسی اور حکمت عملی سے بخوبی آگاہی  
 تھی۔ کبھی خیال کرتا کہ ملڈرڈ کا بیان غلط ہے  
 کیونکہ جو پورچین روسی انجمنوں نے معجزانہ  
 سے صحیح ثابت کیا۔ ان سے ملڈرڈ کی بدکاری  
 ظاہری ٹم ٹام چرب زبانی۔ اور کاری بخوبی  
 واضح تھی۔ پس ایک طرف تو اسکا دل  
 مظلوم عورت سے (اگر واقعی مظلوم ہو بہم روی  
 کرنا چاہتا تھا اور دوسری جانب ایک شاعرانہ  
 فریب اور جھکے کھانے کا خیال ہی دہانگیر  
 تھا اور کیا ایک وہ اس عورت کو مینکٹا نہیں  
 فرض کر لے سکتا تھا جسے بد توں سے بدراہ  
 سمجھے ہوئے تھا۔

”گرینڈ ڈیوک۔“ (تھوڑے توقف کے بعد)

ایٹیل کوٹ الونیز کے پاس کس ضرورت سے گئی تھی؟“

ملڈرڈ: ”ہاں! کوٹ الونیز کو کسی ذریعہ سے معلوم ہوا کہ لیڈی لینکلن پورٹ میری والدہ ہیں اور ایٹیل ٹریور کو مجھے پیام و سلام کا ذریعہ بنایا گیا۔“

گرینڈ ڈیوک: ”ہاں! اب میں سمجھ گیا! (تصویر غور و خوض کے بعد) اس حالت میں یہ کیونکر ممکن ہو کہ جس ضرورت سے میں یہاں آیا ہوں وہ تم سے پوشیدہ ہو۔“

ملڈرڈ: ”مجھے علم غیب نہیں ہے۔ اور مجھے اور کچھ نہیں قیاس کر سکتی کہ تم اسی ایٹیل ٹریور سے ملنے آئے ہو گے لیکن یہ بتا دیا میرا فرض ہے کہ اب یہاں اسکا قیام نہیں ہو سکا۔ وہ کل ہی یہاں سے جانے والی ہو اگرچہ اسے کوئی شک تھا تو نہیں۔“

گرینڈ ڈیوک: ”مزید حالات دریافت کرنے کے انداز سے؟“ ”ہاں؟“

ملڈرڈ: ”وہ کسی دوسری جگہ ملازم ہو گئی ہے۔“  
گرینڈ ڈیوک: ”کیا تمہیں وہ جگہ نہیں معلوم؟“  
ملڈرڈ: ”نہیں مجھے بالکل نہیں معلوم اپنی سزا دینا ایٹیل کی غفلت میں داخل نہیں۔“  
گرینڈ ڈیوک: ”یہ خیال کر کے کہ یہ دوسرا معاہدہ جو عمل کرنا چاہیے اس سے کوئی غرض نہیں! ہاں ملڈرڈ! کیا ممکن ہے کہ اس وقت

اور اس وقت تمہیں یقین آیا ہو گا کیونکہ ابھی تمہیں میرے کہنے کا اعتقاد نہیں!“

گرینڈ ڈیوک: ”اور کب سے تمہیں یہ معلوم ہوا کہ میری ماں زندہ ہیں؟“

ملڈرڈ: ”صرف چند روز ہوئے۔ لیکن اس سے کیا۔“

گرینڈ ڈیوک: ”تھو! ابھی مجھے کوئی سوال نہ کرو! بلکہ یہ بتاؤ کہ تم ایٹیل ٹریور کو جانتی ہو؟“

ملڈرڈ: ”بیشک! وہ ہمیں رہتی ہے۔“  
گرینڈ ڈیوک: ”خیر کیا وہ لیڈی لینکلن پورٹ کی مصاحب یا رفیق ہے؟ یا ایسا نہیں ہے؟“

ملڈرڈ: ”بیشک ایسا ہی ہے۔“

گرینڈ ڈیوک: ”اور ایسے وہ عزت دار اور شریف عورت ہے؟ تعلیم اور سب نسب کے لحاظ سے بھی؟“

ملڈرڈ: ”ہر لحاظ سے۔“ ملڈرڈ نے یہ جواب محض اپنی والدہ کے خاکی وقت کے ثبوت میں دیا تھا۔

گرینڈ ڈیوک: ”اچھا ملڈرڈ! یہ بتاؤ کہ ایٹیل ٹریور نے تمہیں میرا اور اگزا نا کا بھی ذکر کیا یا نہیں؟“

ملڈرڈ: ”یہ خیال کر کے کہ سچ ہی بولنے میں مصروف ہیں اس خیال سے بھی کہ کوٹ الونیز نے شاہزادہ کو ضرور معاملے میں رکھا ہو گا۔“

”ہاں بیشک!“

گرینڈ ڈیوک: ”کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس وقت

میرا بیان آئیڈی لینکس پورٹ اور مکمل  
ٹریور سے پوشیدہ رکھا جائے؟

ملڈرڈ: ہاں پوشیدہ رہ سکتا ہے۔ وہ کوٹھے  
پر ڈرائنگ روم میں ہیں۔ غالباً انھیں تعجب  
چوگا کہ مجھے اتنی دیر کیوں ہوئی لیکن۔  
گرینڈ ڈیوک: کیا تم کوئی حیلہ یا معقولہ  
نہیں کر سکتی ہو؟ کیا یہ نہیں کہسٹین، کہ میرا  
کوئی ملاقاتی تھا۔

ملڈرڈ: اگر تمہاری مرضی ہو، اگر تم اجازت  
دو۔ تو میں کوئی حیلہ کر دوں گی۔

گرینڈ ڈیوک: ہاں اسکی ضرورت ہے۔  
بہت سخت ضرورت، معذور وی ویرنل کر کے  
اور ملڈرڈ کو بغور دیکھنے، محقریب میں تعین  
اطلاع دوں گا۔ یا مجھے ملوگا۔ خوب احتیاط  
اور ہوشیاری سے کام لینا۔ اور میری طرف سے  
کسی قسم کا خوف نہ کرنا۔

ایک لمحے کے لیے ملڈرڈ کو ایسا معلوم ہوا  
کہ غنقریب شاہزادہ اسکا ہاتھ پکڑ لگا حقیقت  
میں اس کے انداز سے بھی ایسا ہی پایا جاتا تھا۔  
لیکن غالباً اس نے مناسب زمانہ بلکہ شاہ  
موجودہ معاملات سے اسکی پوری تسکین نہیں  
ہوئی اور اس لیے اس نے زیادہ تباہ نگاہ کرنے  
سے اجتناب کیا۔ اس کے بعد ہی کسی قدر عجلت کے  
ساتھ وہ کمرے سے باہر نکلا اور فوراً گاڑی  
کی کفر کھڑا ہوئے ملڈرڈ کے کان تک پہنچا۔

حتیٰ کہ جو کچھ اس وقت گزرا تھا اب ایک  
خواب معلوم ہونے لگا۔

لیکن نہیں۔ یہ کوئی خواب یا ایسا کچھ نہیں تھا  
بلکہ یہ وہی شخص تھا جو کبھی اسکی خدمت میں تھا  
جس سے اولاد ہو چکی تھی، اور جس نے ساکیرا  
کے مقدس گرجا میں اس سے طعنے کی تھی۔

ملڈرڈ نے ایک مرتبہ اس وقت کی باتوں پر پھر  
وہ بیان دہرایا اور اسے یقین کامل ہو گیا کہ اگر  
شاہزادے کی پوری تسکین نہ ہوئی ہوتا، اس کے  
پہلے خیالات میں کسی قدر بغیر ضرور ہو گیا ہو لیکن  
اسے ایک مہم امید بندھ گئی ہو کہ اس خوش کن  
خواب پیش نظر جو دنیا اور طرح طرح کی تسکینوں  
انھیں، کیا ممکن ہو کہ اس خواب کی تعبیر صحیح  
نہلے؟ اور وی مراد میں بائین و بی بی جی جی الی  
گرینڈ ڈیوک کو اسکی سگنا ہی کا یقین آجائے گا؟  
وہ اپنی بیاری مٹی کو اسکی بچھری ہوئی مان سے  
ملا دینے کی کوشش کرے گا؟ تمام مشکلات کے

حل کرنے میں کامیاب ہو جائے؟ حتیٰ کہ زار روڈ کی  
داراضگی کو بھی رفع کر دے؟ اور بجائے اسکے کہ  
ملڈرڈ کو کوئی آزار دیا جائے یا سبیر یا کسی حد تک  
جلد وطنی نصیب ہونے سے عوامی شادمانی  
اور کامیابی حاصل ہوگی؟ کیا یہ سب باتیں  
محکمانات سے ہیں؟ ایسے ہی بیشمار خیالات  
ملڈرڈ کو پیدا ہوئے۔ میں انہیں محکمانات کی  
شرط ملی ہوئی تھی۔ اور ایک لمبی مہم ہوم کی

جھلک ہر رنگ میں اپنا جلوہ دکھا رہی تھی۔  
 ان فرض ملڈرڈ نے فکر و تدو کے آثار اپنے  
 چہرے سے دور کیے اور اپنے تیور بحال کر لے  
 ڈرائنگ روم میں ایسی بی بیان اُسے  
 اپنی بان کو اپنے لیے نہیں پایا جو پھیل سے  
 کہ رہی تھیں کہ یہ کون شخص جس سے گفتگو  
 کرنے میں ملڈرڈ کو اتنا عرصہ ملا۔

ملڈرڈ ان تیور دن سے گویا کوئی غیر معمولی  
 بات نہیں واقع ہوئی، ”آپ میرے لیے جو  
 پریشان ہو رہی ہیں۔ آپ خیال کرتی ہوئی  
 کہ میں اپنی خوشی سے اس جٹیلین کے پاس  
 اتنی دیر بٹھری رہی۔“

لیڈی لینگیورٹ نے بان گویہ میری حالت  
 ہی کیوں نہ ہو مگر اس وجہ سے اور زیادہ پریشان  
 تھی کہ روسیوں نے کوئی جال دھبلا یا ہو  
 ملڈرڈ وہ نہیں اس قسم کا کوئی اندیشہ نہ تھا  
 آپ مطمئن رہیں کہ آپ مجھے کوئی ایسی حرکت  
 نہ ہو گی جو روسیوں کے خلاف خاطر ہو،

لیڈی لینگیورٹ نے خدا تعالیٰ ایسی ہی  
 رہایت دے۔ لیکن یہ کون شخص تھا؟

ملڈرڈ (صفا فانی سے) ”اے یہ میرے ایک  
 شناسا تھے جن سے مجھے پیرس میں ملنے کا  
 اتفاق ہوا تھا۔ کل جب میں لندن میں  
 ایک دوکان پر کچھ سودا لے رہی تھی تو یہ ملے  
 تھے اور میں نے ان سے اپنی قدامت کا پتہ چاڑھا

تھا۔ مگر خیال نہ تھا کہ وہ مجھے یہاں ملنے  
 آئے۔ لیکن وہ آئے اور نا وقت میں جانکی  
 مخدات کے ساتھ کہا کہ میں کل لندن سے  
 جانے والا ہوں اور اگر میرے لائق کوئی کام  
 ہو تو مجھے اطلاع دیجیے گا۔ شناسائی ہوئی  
 وجہ سے تھوڑی دیر اور دھڑکائی باقی رہی  
 رہیں اور اس طرح کسی قدر دیر ہو گئی،

لیڈی لینگیورٹ نے لیکن پہلے تو انہوں نے  
 مجھے کو پوچھا تھا،

ملڈرڈ نے بیشک! انکی تہذیب کا متفقہ تھا  
 کہ آپ یہ نہ ظاہر ہونے پائے کہ وہ خاص  
 میری ملاقات کے لیے آئے ہیں،

لیڈی لینگیورٹ اس جواب سے مطمئن  
 ہو گئیں۔ لیکن پھیل کی تسکین نہ ہوئی۔  
 اسے خیال ہوا کہ کوئی غیر معمولی بات ضرور  
 ہو۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ سچ بولنا ملڈرڈ  
 کی عادت ہی میں داخل نہیں تھا۔ وہ عادی  
 رہی اور تھوڑی سی دیر بعد لیڈی لینگیورٹ  
 نے آرام کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

پھیل نے ملڈرڈ کی طرف اس نقطہ سے  
 دیکھا کہ آیا میری خدمات درکار ہیں یا وہی

سب کام انجام دے لیگی۔  
 ملڈرڈ (مکھڑا کر) ”انداز سے پھیل کے کام میں  
 “پھیل میں تھا۔ یہ لیڈی لینگیورٹ کی تسکین جو  
 خدمات میں نے اپنے ذمہ لی ہیں ان میں انجام

وسے لو لگی۔

لیڈی لینک بورٹ نے گر محوشی سے تھیل کا ہاتھ دیا یا اور خدا حافظ کیلئے غلغلہ آواز سے کہا کہ میری عزیز دوست تم کہیں کیوں نہ جاؤ۔ لیکن میرا دل تمہیں میں لگا رہیگا۔ ملڈرڈ نے بھی خدا حافظ کھڑے زور کے ساتھ کہا کہ پیاری ایتھل ہم میں تم میں چلے جب تک جدائی رہے لیکن سچی دوستی ہمیشہ برقرار رہیگی، اور اس کے بعد ایک مکارانہ تپاک سے ہاتھ ملا کے خصلت ہوئی۔

تھوڑی دیر بعد ایتھل اپنی خوابگاہ میں پہنچ گئی۔ موصوم الفریڈ کو چھائی سے لکایا اور اس کے باپ کو بلا کر کہے ایک آہ سرد بھر سی تھوڑی دیر تک کرو میں بدلتی رہی اور بیشمار خیالات اس کے دماغ میں گزرتے رہے۔ آخر اسی حالت میں آنکھ لگے لگی۔

صبح کو سوئے عدہ کو نٹ انوٹیز کا خط آ پہنچا جس میں لکھا ہوا تھا کہ صبح صبح کی نسبت کل گفتگو ہوئی تھی اس پر شایہ اداہ عایجاہ کی منظوری حاصل ہو گئی اور ایتھل کی یاد کو حتی الامکان بہت جلد اپنی ملازمت پر آ جانا چاہیے۔

اب ایتھل نیچے اترے ناشتے کے کار۔ میں آئی جہاں ملڈرڈ پہلے سے موجود اور نہایت ہی دوستانہ تپاک کے ساتھ اس کی

خیر مقدم کرنے کے لیے تیار تھی۔

ایتھل نے کیوں ہر لیدی شپ کیسی ہیں؟ ملڈرڈ نے رات کو وہ بہت کمین رہیں اور اس وقت آرام میں ہیں لیکن کیا تم آج ہی چلی جاؤ گی؟

ایتھل دو ہان ایک خط اگیا ہوا جسکی وجہ سے آج ہی میرا مصمم ارادہ توڑ دیا قصد ہر کہ دو ہر ملک روانہ ہوں لیکن اس وقت تاک ہر لیدی شپ کے انواع کہنے میں حیرت مانی۔ ملڈرڈ نے ایتھل سے کہ یہ کہ ہر لیدی شپ کو صرف تیسے جدا ہونے کے خیال ہی سے ہمدرد

ہو جیتے اور محض مرد یا عورت کو دماغی منظر سے انہیں خون معلوم ہوتا ہو اور اسی سے تم خیال کر سکتی ہو کہ انہیں تم کے ساتھ کتنی محبت ہو انہوں نے میرے ساتھ تھیں بڑھ چکا ہو۔ ایتھل کو غصہ مہارتے ہوئے دیکھتے انہیں کمین

ابھی اسے ٹیس لی فورت نہیں؟ پہلے ایتھل کو کسی قدر پس پیش ہوا لیکن بعد کے اسے ملڈرڈ کے لئے پرنسپل کر کے خدا کو جیپ میں رکھ لیا۔ بعد ازاں دو لون ناشتے کی میز پر بیٹھے اور اب ملڈرڈ دوستی و محبت کے انداز میں مجبوراً غارت و ہمدردی معلوم کرتی تھی۔ ایتھل ان کی رتی برتاؤ سننے کی بول میں نفرت کرتی رہی جس میں صداقت کی بول تک نہ تھی۔ اور جلد ہی جلدی کھانے سے غائب



کر کے اپنے کمرے میں آئی تاکہ اپنی روانگی کی تیاریاں کرے۔

تنہائی میں آتھیل نے وہ خط کھول ڈالا جو ملڈرڈ نے دیا تھا اور لکھا سی لینگپورٹ کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ یہ خط گزشتہ رات کا لکھا ہوا تھا جس میں ہیریڈی شپ نے تحریر کیا تھا کہ وہ صبح کو آتھیل سے الوداع کہنے کی طاقت نہیں رکھتیں۔ اس کے متعلق انھوں نے بہت سے محبت بھرے فقرے درج کیے تھے اور اس میں شک نہیں کہ خط کے لفظ لفظ سے احسانندانہ محبت شایک رہی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ پوڈ کا ایک ٹرنسٹی نوٹ تھا جس کے قبول کرنے پر اصرار کیا گیا تھا اور ہیریڈی شپ نے لکھا تھا کہ اگر اس پر یہ محبت کے قبل کرنے میں انکار ہوا تو مجھے تمام عمر ملال ہوگا۔ آخری جملہ یہ تھا کہ ملڈرڈ کو آتھیل سے سچی محبت ہو اور جو عالم فقرے اتفاقاً اسکی زبان سے نکل گئے تھے ان کے پیرصداقل سے معافی خواہ ہو۔ اور مجھے یہ معلوم کر کے سخت خوشی ہوگی کہ آتھیل نے ملڈرڈ کی مدد کے لیے دل سے قبول کی اور دونوں دوستانہ حالت میں جدا ہوئی ہیں۔ پہلے آتھیل پر خط کی محبت بھری عبارت اور پیش قرار عطیہ کا بہت بڑا اثر ہوا۔ لیکن رفتہ رفتہ یہ خیال اس کے دماغ میں جاگزیں ہونے لگا کہ عبارت اور عطیہ کی کارروائی

میں ملڈرڈ کی رائے بضر یکساں ہو۔ یا کہ اسے شغل خیال تھا جسے شریعت نفس اتھیل نے دور کرنا چاہا، لیکن دور نہ ہو سکا۔ اور وہ اس سوچ میں پڑ گئی کہ کیا کرنا چاہیے۔ اسکی عالی مرتبتی نے فوراً خیال دلایا کہ ملڈرڈ کو رٹ میں تین ہفتوں کی ملازمت کا آٹنا بڑا سعا و فہرین ہو سکتا جو پیش کیا گیا۔ لیکن کیا یہ ممکن نہیں کہ لیدی لینگپورٹ نے اپنی عاملہ دینی اور سچی احسانمندی کی بنا پر یہ درخواست کی ہو؟ کیا یہ خیال نہیں ہو سکتا کہ ہیریڈی شپ نے اپنا مخدوش راہ چھٹی رکھنے کے لیے رشوت دی ہو؟ یہ میری اس مجبوری کا سنا و فہرین ہو کہ ملڈرڈ کے لیے اپنی جگہ خالی کر دوں اور اس سے میرے ساتھ پوڈ بچہ جاؤں؟ ان خیالات سے آتھیل کو بہت عینچی رہی۔ آخر کار اسکی ہنیکہ کی تمام خیالات پر غالب آئی اور اسے اس ششش کو لیدی لینگپورٹ کی صاف باطنی پرچمول کہا۔ البتہ ایک بات اسے اتنا کھٹکتی تھی۔ یعنی لیدی لینگپورٹ نے اپنے خلیہ میں اس سے یہ عین دیاقت کیا کہ وہ کہاں جا تی رہی ہو۔ یہ ملڈرڈ ہی نے ناشتہ کے وقت اس کے متعلق کوئی اشتہار کیا تھا۔ لیکن سنا اس خیال نے آتھیل کی تسکین کر دی کہ چونکہ میں نے خود اسکی تصریح نہیں کی لہذا ان لوگوں کو اپنی طرف سے ایسی بات دریافت کرنے کی کیا ضرورت تھی جو قطار پوشیدہ کہنے کے

قابل معلوم ہوتی تھی۔

اب اسنے دل احسانندی کے ساتھ لیدی  
لینکپورٹ کو شکرے کی جیٹی نکھی لیکن نفس الام  
میں ان تمام باتوں کو نظر انداز کر گئی جیسا  
اور پڑ کر کیا کرتے ہیں اسکی روانگی کی  
تیاریاں مکمل ہو گئیں۔ پہلے وہ نوکروں چالوں  
سے بلی مچلی اور ایک ایک کو اپنی نیکدلی کا  
ثبوت دیا۔ بعد ازاں ملکہ ریڈ کے پاس بعض  
خصوصیت آئی۔ ملکہ ریڈ نے اس سے کیا لیا کہا۔  
کس طرح ہمیشہ دوستی و اتحاد قائم رہنے کو یقین  
دلایا۔ اور کس لمحے میں با بار اسدے غاکی کر  
ایچیل اسی طرف سے کوئی کدورت نہ رکھے  
بلکہ تمام گزشتہ باتیں اپنے دل سے محو کرے  
ان باتوں کی تصریح کی چند ان ضرورت نہیں  
البتہ آخری سوال کا جواب ایچیل نے نہایت  
ہی اطمینان بخش دیا اور منڈن لورٹ سے  
چل کھڑی ہوئی۔ پیچھے پیچھے دایہ شیر خواہ  
الفریڈ کو کو دین لیے ہوئے تھی اور ایک  
نوکر اسکا اسباب اٹھائے ہوئے سمراہ تھا۔  
ایچیل (اپنے دل سے) آخر تک میری  
تسلی مقصود کی نسبت کوئی سوال نہیں  
کیا گیا۔ گاڑی بھی دی گئی تو اس طرح کہ میرے  
معمولی انکار پر وہ بارہ اصرار نہیں ہوا۔  
بہر کیف جس حالت میں میں بیان سے  
جاتی ہوں اس سے یہ شبہہ پرانہ مسلک

ہے کہ اس میں کوئی بھید ہو۔ اگرچہ میں  
بالکل پوشیدہ طور سے اپنی نئی ملازمت پر  
نہیں جا رہی ہوں ۛ

انہیں خیالات میں راہ کٹ گئی اور  
چند ہی منٹ بعد شکرہ سامنے سے آئی ہوئی  
نظر پڑی۔ ایچیل نے بچے کو دایہ کی گود سے  
لے لیا (کیونکہ وہ یہیں تک ساتھ آئی تھی)  
اور شکرہ پر سوار ہوئے لندن کی طرف  
روانہ ہوئی۔ شکرہ کا سفر ختم ہونے پر وہ  
ایک کمرہ گاڑی میں بیٹھ کے گرا سوئراسکو  
والے محل میں پہنچی اور نوآشاہزادی  
راگزاٹا کے کمرہ میں پہنچا دی گئی۔

سب نے ایچیل کو با تھون ہاتھ لیا اور  
شاہزادی تو باغ باغ ہو گئی۔ اسی خوشی و  
مسترت کی کوئی انتہاء تھی! اسے یقین کی  
سادگی آمیز مسترت کے ساتھ مصوم لفظ پڑ  
کو گود میں لے لیا اور اس طرح وہاں باکے  
پیار کرنے لگی گویا کسی عزیز قریب کی اولاد  
ہو جسے پہلے پہل کو دین لینے کا اتفاق ہوا  
ہو۔ اب ایچیل کی خاطر و مدارات کا کیا  
پوچھنا۔ ایک انگریزی انسل کی دایہ مصوم  
الفریڈ کے لیے پہلے ہی سے ملازم رکھ لی  
تھی۔ اور انکے واسطے ایچیل کے کمرے  
کے برابر ایک لمبہ تجویزہ انتہائی تازہ وہ  
اپنے بچے کی ہر وقت خبر یہ نہ کر سکے۔

خود اتھیل کا کمرہ شاہزادی کی خواہجہ سے ملحق تھا اور ایک پیش خدمت اُسے لیے خاص طور پر مقرر کی گئی تھی۔

جب اتھیل و شاہزادی تھمار بیٹھیں (حتیٰ کہ معصوم الفیہ کو بھی اسی ٹیٹھی لٹائی علیحدہ لے گئی) تو شاہزادی نے بچپن کی بھولی بھولی اداؤں کے ساتھ اتھیل کی گردن میں ہاتھ ڈال دیے اور بار بار اُسے گلے لگانے لگی۔ اس کے بعد اس نے اپنی نقاشی کی کتاب نکالی اور دونوں ان سناغیوں کو بغور دیکھنے لگیں۔ بعد ازاں دونوں نے باری باری سے پیاٹو اور یارپ (ربا جے) بچائے اور اس کے بعد شاہزادی نے اتھیل کو اپنے آراستہ کرون کی سیر کرانا شروع کی۔

آخر کار شاہزادی نے اتھیل سے ایک بات دریافت کرنے کی خواہش ظاہر کی جسکی وہ مشتاق معلوم ہوتی تھی۔ بلکہ جسکی فکر نے اُسکے ہتاش چہرے کو کسی قدر افسردہ کر رکھا تھا۔

شاہزادی ”پیارے اتھیل بھلا ایک بات بتا دو گی؟“

اتھیل ”کیسے پیاری شاہزادی آپ مجھ سے کیا پوچھنا چاہتی ہیں؟“

شاہزادی ”یقیناً یاد دہانہ گا کہ اُس دن

جب ہمیں تم میں اما جان کی نسبت پتہ نہیں ہوئی تھیں اور میں نے تمہیں اُن مرحومہ کی تصویر دکھائی تھی تو زانی تصور یہ کو دیکھتے ہی اس طرح ”ملڈرڈ“ کہہ اٹھیں جس سے مجھے شک ہوا کہ میں کوئی غیر معمولی بات ہو۔ کوئی معنی خیز اشارہ؟“

ایٹھیل ”پیارے شاہزادی آپ نے مجھے پہلے یہ نہیں بتا دیا تھا کہ میری والدہ کا نام ”ملڈرڈ“ یا ”ملڈرڈ“ ہے؟“

شاہزادی (مشتاقانہ انداز سے) ”بشک! تاہم مجھے خیال ہو کر نے اُنکا نام سن سنا تھی سے لیا گویا فواید بچان لگیں۔“

ایٹھیل ”یاد کیجئے کہ صوبت کا آپ ذکر کر رہی ہیں اُسوقت بیک ایک آپ کے والد تشریف لے آئے اور آپ کے تمام خیالات منسٹر ہو گئے۔“

شاہزادی ”ہاں۔ اور اسی وجہ سے جب میں تمہارے وہ تیورا ورا انداز یاد کرتی ہوں جن سے تم نے ملڈرڈ کا نام لیا تھا تو مجھے خواہ مخواہ شک پیدا ہوتا ہو۔ اور اتھیل

یاد ہو کہ اُسوقت اما جان کی کیا حالت ہو گئی تھی اور اُنکے منہ پر کیسی ہوا کیاں چھپنے لگی تھیں جب وہ کرسی پر بیٹھے۔“

ایٹھیل ”مخلع کلام کر کے یہاں شاہزادی یقین ہے کہ میرے بعد آپ کے والد

آپ پر ناراض نہ ہوئے ہونگے جب آپ نے  
ظاہر کر دیا ہوگا جیسا کہ آپ کو مناسب  
تھا کہ یہ تصویر میرے پاس رہے ہوں سے  
یوشیدہ ہوئے۔

شہنازادی: ”نہیں اچھل! ابا جان ایسی  
باتوں پر مجھے کبھی ناراض نہیں ہونے!

وہ بہت ہی رحم دل اور مہربان ہیں! اچھل!  
وہ اور مجھ پر ناراض ہونگے؟ نہیں نہیں!  
جب تم چلی گئی ہو تو انھوں نے مجھے اپنے  
پاینتی ایک چوکی پر بٹھالیا اور پوچھنے لگے  
کہ یہ تصویر تمہیں کیوں ملے گی اور تم اسے کیوں  
دیکھ رہی تھیں۔ اور جب میں نے سب  
باتیں صاف بتانا شروع کیں تو ان کے  
آسنو نکل آئے۔ ”اے اچھل! انا کہہ دیکو کہ  
میں ان سے زیادہ روئے ملی۔ کیونکہ  
میں اپنے والد کو اس طرح روئے ہوئے  
دیکھنے کی تاب نہیں رکھتی جو سیدھا برابر  
متحمل ہیں۔“

اچھل: ”اور اس تصویر کو انھوں نے  
کیا کیا؟“

شہنازادی: ”پہلے وہ کہنے لگے کہ یہ  
تصویر میں اپنے پاس رکھو لگا۔ مگر جب  
اس سے مجھے صدمہ ہوا اور میں اُداس  
ہو گئی تو کہنے لگے کہ اچھا اپنے ہی پاس  
رکھو۔ اچھل! اس بات پر مجھے کسی خوشی

ہوئی کہ میں نے اپنے باپ کو  
ایک نہ ارد گرد سے کھانے لگا یا ہوگا۔  
انھوں نے مجھے تائید کی کہ اس تصویر کو  
بہت یہ شیدہ رکھنا اور پہننے اب میں

پیشتر سے زیادہ محتاطا ہوئی ہوں کہ کوٹ  
اور کٹھنٹس اونیز سے نہ دیکھ پائیں۔“

اس مقام پر ہم اس باب کو ختم کرتے  
ہیں۔ اور اچھل غریب کو اس حالت میں  
چھوڑتے ہیں کہ وہ بہ نسبت ہندن کوٹ  
کے مختصر قیام کے اپنی نئی جاگہ پر زیادہ  
خوش و خرم زندگی بسر کرتی ہو۔

## انچاسواں باب

ہندہ می اسٹام

اٹن گارڈن واسے مکان میں  
ایک پلنگ کے پاس جس پر اسکا باپ  
پراسور ہا تھا جیلتا بھی ہوئی تھی۔ مینر پر  
دو ایون کی بوتلیں رکھی ہوئی تھیں جسے  
پایا جاتا تھا اسٹرکسی کچھ بیمار ہو۔ اور  
اسکی تصدیق کے لیے اس کی صورت ایک  
سرسہ می نگاہ کی محتاج تھی۔ کیونکہ اسکے

چہرے پر موت کی زد چھائی ہوئی تھی۔  
پیشانی کی سخت سخت شکنیں معمول سے  
زیادہ ابھری ہوئی تھیں۔ گالوں میں  
گہرے گہرے گڑھے۔“

گہرے گہرے گڑھے۔“

ہو تی ہے گویا بہت ہی تکلیف دہ خیال  
اُسے سمجھیں کیے ہوئے امین  
ایک بجے کے قریب مسٹر کیسی نے  
آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں اور چاروں  
طرف اس انداز سے دیکھنے لگا گویا اُسکے  
حواس ٹھکانے نہیں اور اُسے نہیں معلوم  
کہ یہاں کیوں پڑا ہوا ہے یا اب تک کہا  
گزری۔

سلیٹنا فوراً بیکار اٹھی۔ ابابا جان  
اب کیسی طبیعت تیرا؟ جلد ہی بتائیے اب  
کیا حال ہے؟“ حقیقت سلیٹنا کا لہجہ  
اس قدر محبت بھرا تھا کہ اگر اسکا باپ  
کچھ بھی قابل قدر ہوتا تو وہ اپنی بیٹی کو اس سے  
زیادہ اپنا عاشق زار نہیں بنا سکتا تھا۔  
کیسی۔ داپنی پیشانی پر ہاتھ رکھنے لگی  
کیا میں خواب دیکھ رہا ہوں؟ کیا یہ کوئی  
خواب ہے؟ (ایک ناگوار وار سے) میں نہیں  
یہ کوئی خواب نہیں ہے! مجھے سب باتیں  
ماورین! کہو کیا خبر میں سلیٹنا کیا  
خبر میں ہیں؟ تم چپ کیوں ہو؟ آغا  
اب میں سمجھا کہ وہ سودہ دستاویز میں  
سلیٹنا ابابا جان ذرا سنبھلے تھرا پتی  
طبیعت سنبھالے۔

کیسی۔ (دراپہر ہو کے) اپنی طبیعت نبھا لو  
خدا غارت کرے! امین تو تباہ ہو گیا!

بڑے بڑے حلقے پڑے ہوئے تھے۔ اُسے  
بیار ہوئے آج جو تھا وہ تھا اور بیماری  
اُسی روز سے لاحق ہوئی تھی جب اُسے اپنی  
دستاویز میں گر ہو جانے کا حال معلوم ہوا  
تھا جس تاریخ کا اس وقت ہو کر رہے ہیں  
یہ اکتیسویں مئی تھی اور یہی تاریخ شادی  
کے لیے مقرر تھی۔ اسی دن کے لیے وہ درجن  
سے اُس لگانے ہوئے تھا کہ اپنی بیٹی سلیٹنا کو  
ایک ایسے خاہن میں داخل کر دینا جو سلطنت  
بھرمین نہایت قدیم اور فرزند ان ہے  
لیکن اسوقت یہ مسک اس طرح غافل بنی  
سوربا تھا کہ اسکی مطلق خبر دہی کہ وہ تاریخ  
سر پر آپہنچی اور اب بغیر اسکے کہ اسکی  
مطلب برائی کا کوئی شائبہ بھی نظر آئے  
گزری جاتی ہو۔ وہ یہ بھی کہ بخار کی بخیر  
سے کئی روز متواتر اُسے غیہ نہیں پڑی  
تھی اور اُسکے معالج نے یہ مناسب جانا  
کہ خواب آور دواؤں کا استعمال کرانے۔  
ایسے وہ کئی گھنٹے سے بخیر سو رہا تھا۔

سلیٹنا پلنگ کے پاس بیٹھی ہوئی اپنے  
باپ کی صورت بخور دیکھ رہی ہو۔ اسکا  
چہرہ خود بے انتہا زرد ہو رہا ہے سکوت  
کے عالم میں بے حس و حرکت بیٹھی ہوئی  
ہو۔ صورت پر کھفتگی برس رہی ہو۔  
اور بار بار ہونٹوں کو اس طرح جنبش

سلینا۔ (سہمے) "یا اللہ!"  
 کیسی "میں کتنی دیر سوچا ہوں گا؟ (بغیر انتظار  
 جواب جلدی سے گھڑی اٹھا کے جو قریب  
 کی میز پر رکھی تھی) "اؤہ! دوپکا جاتے ہیں!  
 اور آج ہی شادی کی تاریخ ہو! خیر کیا  
 انتظام ہوا؟"  
 سلینا "ابا جان ابھی آپ کیا کر سکتے ہیں  
 جب تک آپ بیمار ہیں؟"  
 کیسی۔ (رنگ بڑے) "میں کیا کر سکتا ہوں؟  
 میں شادی کر کے چھوڑ نکلا، کیا نتیجہ والوں  
 کے بیان سے کوئی آگیا تھا؟"  
 سلینا "ہاں لاڈلے شرمیلے نے آپ کی خبر  
 منگائی تھی۔"  
 کیسی "اُس نے کہا کہ میں بیمار ہوں؟"  
 سلینا "نہیں معلوم نہیں، کیونکہ خبر ہوئی؟  
 مسٹر مسبورن آئے تھے۔ شاید ان سے  
 کہا گیا کہ۔"  
 کیسی۔ (قطع کلام کر کے) "کیا؟ یعنی ہٹاؤن  
 کم ہو گئے؟"  
 سلینا۔ (تیزی سے بڑھ کر) "ابا جان یہ  
 تو میں نے نہیں کہا! "  
 کیسی "میں کچھ نہیں سمجھتا ہوں۔  
 مگر میری مصیبتوں کا کوئی چارہ کا ہونا  
 چاہیے۔ کیا پیش آئے تھے؟"  
 سلینا۔ وہ صبح گیارہ بجے آئے تھے۔"

کیسی "اور مجھے کیوں اطلاع نہیں ملی؟"  
 سلینا "آپ کی آنکھ لگ گئی تھی۔ اور  
 ڈاکٹر اسکاٹ کہ گئے تھے کہ خبر دار کوئی  
 جگہ گئے نہیں۔"  
 کیسی ڈاکٹر اسکاٹ کو کوئی لگا  
 اسکے بعد دریافت کیا کہ آپ پیش کو وقت  
 آنے کے لیے کہ گئے ہیں۔"  
 سلینا۔ وہ کہتے تھے کہ دو بجے میرا لوٹنا  
 کیسی "آپ دوبھی بج گئے۔ یا نچاچا جاتے  
 ہیں۔ خدا کی مار اب تک کیوں نہیں آئے۔  
 تقدیر بہر حال کی کر رہی ہے، ہر طرح کی  
 مایوسیوں کے بعد ہوتے ہیں! تاہم میں  
 کامیاب ہوں گا! اگر یہ حرکت شرمیلے والوں  
 کی ہو تو وہ اسکا خیالہ بھی خوب کھا گئے۔"  
 سلینا "کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ شرمیلے  
 اسی مالی خاندانی پر ایسی ذلیل حرکت کے  
 مرتکب ہونگے کہ آپ کی دستاویزین  
 چرائے جائیں؟"  
 کیسی۔ (چراغ پامو کے) "پھر میں کیا خیال  
 کروں؟ کس کو اس حرکت کا مرتکب سمجھوں  
 ایسے شخص کے سوا یہ کس کا فعل ہو سکتا ہے  
 جسے ان دستاویزوں کی ضرورت تھی۔  
 اگرچہ میں نے کسی کو اپنی آنکھ سے چرائے  
 بہتے نہیں دیکھا۔"  
 سلینا۔ "ہر کیف آپ کو جلدی کرنا چاہیے۔"

بعد میں ٹیبل و فیل جوئے۔ یہ ایک بہت قدر  
متوسط المہر اور تار باب نکت کا آدمی  
تھا جس کی آنکھوں کو ایک جگہ قرار نہ تھا  
اور نظر میں نہایت جالاک تھیں۔ اس کی  
پوشاک بہت پر تکلف تھی اور ہا بجا مریض  
زیب تن تھے۔ اس کا پیشہ وکالت تھا اور  
اس کے کہ عدالت کی عمارت میں با کمرون  
کی طرف واقع تھے۔ اس لیے ہاٹن گاؤن  
سے بہت زیادہ فاصلہ نہ تھا۔

کیسی نے کہو کہو کیا نہیں ہیں؟  
بلیٹل ”مجھ نہیں۔ نہ اچھی نہ بری نہ ایک  
علاوہ۔ بلٹل کے پاس بیٹھ کے ”کچھ  
نہیں۔ یعنی جو اسے گرہیلپن سے اس  
معاملے کے متعلق دی ہو اس کے سوا اور  
کچھ نہیں۔“

کیسی نے ہان! اور وہ کیا کہتے ہیں؟  
بلیٹل ”مشرکی آپ جانتے ہیں کہ گرہیلپن  
خفیہ پولیس کے تجربہ کار اور جالاک لوگوں  
میں ایک شخص ہے۔ لیکن اس معاملے میں  
اس سے بھی ایسی ہی غلطی ممکن ہے جیسی عام  
لوگوں سے۔ اگر یہ کھٹکانہ موتا تو میں  
اس کی رائے بیان کر کے آپ کو اور  
آپ کے اہل خاندان کو صدمہ دیتا۔“

کیسی نے آخر وہ کہتے کیا ہیں؟  
بلیٹل (کہنکار سے) ”گرہیلپن ایک

اور نامزد صفاتہ طور پر ان لوگوں کو قطعی  
ملزم نہ قرار دے لینا چاہیے جو وہ ہی اپنی  
مسیبیت میں مبتلا ہیں۔“

کیسی نے پھر میں کیا خیال کروں؟ کیا مجھے  
یہ خیال کرنا چاہیے کہ میرے جو رہنما بچوں نے  
مجھے لوٹا ہو؟

سلیٹنا پھر جواب دینے ہی کو تھی کہ  
یہ بجا بک ایک زبردست دھوکا کی آواز آئی  
جس سے تمام گھر گونج اٹھا۔

کیسی نے بلیٹل آگئے۔ یہ اٹھیں لی وٹھ  
ہو۔ جاؤ اور اٹھیں فوراً میرے پاس  
لے آؤ۔

سلیٹنا ”آ جا جان دو اتو پی لیجے۔ اب  
دو بج گئے۔“

کیسی (بکڑے) ”دو گئی جو ملے بھاڑیں!  
لیکن ٹھہرو! اب اس میں دام لگے ہیں تو  
پہن لینا چاہیے اگر یہ اب مجھے دو الی  
ضرور نہ ہیں! کیونکہ قہر جڑ جانے سے  
میری طبیعت بہت اچھی ہو۔ ایک اور بھی  
طاقت آ جائے گی۔ اگر پھر ان کے مختص  
باتوں کی یاد نہ آئے جو مجھے گزشتہ ہی ہیں۔  
لیکن اب بلیٹل کو بلاؤ وہ کچھ اچھی خبریں  
لانے میں آئے۔“

مشرکی نے وہ پی اور سلیٹنا فوراً  
کمرے سے باہر نکلی جس کے تھوڑے ہی دیر

منہ بحث آدمی بہن اور لگی لپی نہیں رکھتے  
وہ کہتے ہیں: جو نکر یہ صاف ظاہر ہو جس  
مقام سے دستاویزین گم ہوئی بہن وہاں  
کسی چور کا گز نہیں ہو سکتا لہذا یہ کام یا  
کسی گھوڑے کا ہو یا جو گھر میں آتا جاتا ہو  
کیسی یہ سب مجھے خود معلوم ہو۔ اگر  
گرہیلین اس سے زیادہ نہیں جاسکتے تو  
بلٹیل وہی اور تیسے سر گرہیلین کہتے ہیں  
کہ اگر کوئی بیرونی شخص نے کیا ہے تو کسی  
گھوڑے کی سازش ہو۔ لہذا اور یہ آپکو  
ناگوار ہونے والی بات ہو۔

کیسی: تمہیں نہیں! اسکا خیال نہ کرو!  
لہذا کیا معنی؟

بلٹیل: یعنی یا خود آپ نے کسی مصلحت سے  
ان دستاویزین کو علیحدہ کر دیا ہو یا آپکے  
کسی نوکر یا گھوڑے نے کسی بیرونی چور سے  
سازش کر کے دستاویزین چھوادی ہیں؟  
کیسی: راجا مد سے باہر مولے مجھے کیا  
اشامت گھرے تھی کہ اپنی دستاویزین آپ ہی  
اچرا رکھتا؟

بلٹیل: وہ غلط نہ ہو جیسے۔ ایسا اکثر ہوا کرتا ہے  
اور گرہیلین ایسے جہاز پر شخص کو سپاہین  
معلوم ہیں۔ جب کسی کو دیوالی کا لٹا منظر  
ہوتا ہے تو۔

کیسی: (غصنا کے طور پر) میں سدا

اس سے زیادہ میری کیا توہین ہوگی!  
(وکیل کو گھور کے) اگر وہاں نہ جاسکے  
دستاویزین کی چوری میں کسی نوکر یا  
گھوڑے پر شبہ کرنا ناممکن ہے۔  
بلٹیل: آخر آپ کے دل میں کیا ہو؟  
کیسی: مجھ نہیں میری توہین کو نہیں آتا  
وہ ہمت ہی خویب بہت سی شیک بخت  
اور مجھے شہرہ ہے۔ الغرض بلٹیل اس سے کوئی  
غرض نہیں کہ کسی چور نے کسی گھوڑے سے سازش  
کی ہے یا نہیں لیکن یہ ناممکن ہو کہ یہ چور  
لاشعرا اس دور کے سوا کوئی اور ہو۔  
بلٹیل: قرآن سے ایسا ہی پایا جاتا ہے۔  
لیکن گرہیلین نے اس بار تیسرے میں کوئی دیکھا  
نہیں دی۔

کیسی: (تخلیہ لے کر) بہن! یہ کہیں تمہاری جاد  
اور وارنٹ مٹوا کے تو اسے گرفتار کر لو گا  
بلٹیل: بہت بہتر۔ اگر آپ کی ہی خواہش  
ہو تو ایسا ہی کیا جائے گا لیکن آنا خیال کر لیں  
کہ اس کارروائی سے آپ اس کی توہین کے  
نومہ دا ہو جائیں گے۔ اور بجائے اس کے  
وہ آپ کو بہن کو اپنی خواہش سے آری بڑی  
میں نہ لے لے گا۔ یہ آپ خود اسے اس کام سے  
باز رکھنے کی کارروائی کر رہے ہیں۔ یہ سب  
کبھی بغیر سوچی سمجھی ہو رہا ہے یا نتیجہ ہمیشہ  
خراہ رہتا ہے۔



کو دیکھیے! اگر آپ میرے کہنے پر جلتے اور اسے  
قرضے کے وارنٹ میں گرفتار کر اسے توڑ  
کیسی؟ تو وہ دیوالے کی پھری میں پھلاجاتا  
اور پھر بھٹے لگاتا۔

بلیٹل: اور اب کہ آپ نے اسے جیل میں  
دھرایا وہ سیدھا خدا گنج چلا گیا اور آپ کو  
ہمیشہ کے لیے دغا دے گیا۔

کیسی: لیکن اس معاملے میں میں غم نہیں  
کھاؤں گا مجھے پورا عوض لینا ہو! میں اپنے  
ارادے پورے کروں گا۔

بلیٹل: اور یہی میں بھی چاہتا ہوں بلکہ  
آخر تک آپ کا ساتھ دے گا۔ آپ کوئی محفل  
طریقہ کیوں نہ اختیار کریں؟ ترمیم اب تک  
آپ کے کام میں ہیں۔ اور یہ پھری جی ہوئی اگر  
آپ انہیں فوراً ہوش میں لانے کی تدبیر نہ کریں  
اس بارے میں آپ کی کیا صلاح ہو کہ اتھارہ  
یا بیٹس نہ رہا ہونے کے متعلق کوئی کارروائی  
کیوں نہ کی جائے؟ ابھی تو لاڈ فرمیتے تھے  
اس رحم کی دستاویز میں میرے ہی دفتر میں  
موجود ہیں۔

کیسی: ہاں پورے میں ہزار کی دستاویز  
ہیں۔ بہتر تو یہی ہے! اس کارروائی  
میں کوئی کھٹکا بھی نہیں ہو اور ترمیم والوں  
کو جلد قدر غافیت بھی معلوم ہو جائے گی نہ  
بلیٹل: اس میں کوئی شک نہیں کیونکہ

غالباً اگر لائسٹ اسبورن یہ دستاویز  
اڑائے گیا ہو تو اسے اپنے خاندان کی  
گلو خلاصی اور آپ کی بیٹی سے مجبوراً شادی  
کرنے سے بچنا مقصود ہو۔ اس حالت میں  
ہماری موجودہ کارروائی اسے مجبور کر دیتی  
اور آپ کا منشا پورا ہو جائیگا جو دستاویز  
وہ چرائے گیا ہو وہ دھری رہا نہیں گی نہ  
کیسی: بیشک! کیونکہ وہ دستاویز میں تو  
یوں بھی میں انہیں کو سکینا کے جیز میں  
دینے والا تھا۔

بلیٹل: (اٹھ کے) خیر اب اس کے متعلق  
بچہ اٹھا نہیں رکھا جائے گا۔ کسی مفتر  
خاندان کے لیے بیس ہزار پونڈ کا مطالبہ  
کوئی دل لگی نہیں ہے خصوصاً ترمیم ایسا  
خاندان جو بالکل تباہی کے قریب ہو۔  
کیسی: علاوہ برین قرقی کے لیے بلیٹل  
کے ساتھ ترمیم خود بھی جانا اور اس نا لائق  
لائسٹ سے کتنا کہ مکان کی پشت پر  
نوجوانی کا وارنٹ موجود ہے۔ پھر یہ بھی  
دھکی دینا کہ جو دستاویز میں کم ہوئی ہیں۔  
انکی اطلاع بھی کرو جائیگی اور عدالت  
چانسری میں درخواست دیکے میں اس قسم  
کی کارروائی وہاں سے بھی کر دے گا۔  
بلیٹل: ان معاملات کو آپ مجبوراً چھوڑ دیکے  
میں جو مناسب سمجھو تگادہ کو دھکا دینا ہی

شام کو ترتیم ہاؤس میں قرقی لے جانے کی  
کارروائی کی جائے گی۔

اس گفتگو کے بعد مسٹر بیٹل نے اپنی راہ  
لی اور سلینا پر اپنے باپ کے کمرے میں  
داخل ہوئی۔ مسٹر کیسی نے اُس سے کوئی  
بات نہیں کی۔ بلکہ جلدی سے اُٹھ بیٹھا اور  
اُسکے چہرے کو بغور دیکھنے لگا۔ سلینا ہلکی  
بدگمانی کو سمجھ گئی اور اُس نے بھی اس  
بیٹائی سے اُنھیں ملائیں گویا اُسکے دتے  
کوئی بات نہیں مڑتا ہو۔

کیسی سلینا اس وقت جو میں پوچھوں  
اُسکا جواب اس طرح دو گویا تم ایک ایسے ج  
کے سامنے اظہار دے رہی ہو جیسے تم سے طرف  
لینے کا اختیار ہو نہیں بلکہ گویا تم اپنے  
باپ پر دروگہ سے جواب دہی کر رہی ہو۔  
سلینا استقلال سے اُسکے آجا جان آپ  
اس طرح مجھ سے قسم کیوں لیتے ہیں؟  
کیسی جو شخص میرے دفتر سے دستاویزین  
چرائے کیا ہو وہ کسی گھر والے سے ضرور  
سازش رکھتا ہو۔ تمام دکان سبکی نقدین  
کرتے ہیں۔ اور اس کا مگے بے پہلے میری  
خاص گنجی چرائی گئی یا قفل کا نمونہ لے کے  
کسی کارخانے سے دوسری گنجی بنوائی گئی  
اس لیے یہ کوئی معمولی چوری نہیں ہو اور  
اُسکے سوا کوئی دوسرا طریقہ نہیں اختیار کیا گیا۔

سلینا یہ سب باتیں تو آپ پہلے بھی بار بار  
کہ چکے ہیں۔

کیسی لیکن اب میں اُنھیں ایک مرتبہ  
پھر کہتا ہوں۔ کیونکہ یہ اُس سوال کی تہذیب  
جو جو میں ابھی کرنے والا ہوں اور جس کا جواب  
میں اُسی طرح دینا ہوگا جس طرح خداوند کریم  
کو لینے لائسلاٹ کے سوا کوئی اور ہے۔

سلینا: قطع کلام کر کے پھر وہی بدگمانی!

پھر وہی ہمت! کیسی دو گویا تم قسم کھاؤ گی؟ کیا حلف سے  
کہتی ہو کہ اس چوری میں تم لائسلاٹ  
آسمانوں کی شریک رہتیں؟

سلینا: ہاں آجا جان میں قسم کھاتی ہوں۔  
باہرین ہیرسٹر کی تصویر دیر تک اپنی  
میں کو مشکوک نگاہوں سے دیکھتا رہا۔

بعد ازاں جب اُسکا پتھر سادل خود ہی پود ہوا  
اور اپنی بیٹی پر ایسا شبہ ظاہر کرنے سے اسے  
کسی قدر ندامت ہوئی تو اسے اپنے انداز  
بدل دیے اور ایک نیم خیز حالت میں اپنی  
بیٹی کے رخساروں کو قلعہ چھپا کے بولا۔  
دوستینا مجھے تمہارے کہنے کا یقین ہے۔

درحقیقت مجھے تم پر کوئی شک نہ تھا۔ لیکن  
میں نے یہ سوال ایک مصلحت سے کیا تھا۔  
سلینا: آجا جان اب تو آپ کو کوئی بدگمانی  
نہیں باقی رہی؟ اور اب تو آپ مجھ پر ایسا

ذلیل شبہ نہ کریں گے ؟  
اتنے میں کسی نے کمرے کا دروازہ  
کھٹ کھٹایا سلیکنا جلدی سے دروازے  
کے پاس آئی اور ایک خادمہ نے اُسے ایک  
خط دیا۔ یہ خط اُسکے باپ کے نام تھا جسے  
فورا اُسے کھول ڈالا اور ذیل کی عبارت  
پڑھنے لگا۔

دورنڈ مل اسٹریٹ ہے مارکیٹ

دوام۔ مئی ۱۸۹۶ء

دو جناب میں

”میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ میں نے  
آپ کے صاحبزادہ مسٹر سلوسٹر کیسی کی ایک  
ہنڈی (تعدادی) ایک ہزار پونڈ حاصل  
کی ہے۔ یہ ہنڈی ۹۰ مئی کی بھی اور کیسی  
روز کی میعاد ہے۔ لہذا تین روز کی قانونی  
مہلت کے بعد وہ کل واجب الادا ہو جائیگی  
میں اس کی ادائیگی کے لیے ابھی اور بھی  
انتظار کرتا اور کسی قانونی کارروائی کے  
لیے اس قدر جلد آمادہ نہ ہو جاتا اگر ایک  
ایسی ہی تعجب انگیز بات نہ ہوتی تو  
اس مضمون کا نوٹس آپ کو دیتا کہ اس ہنڈی  
پر آپ کے صاحبزادے کے دستخط موجود ہیں  
جس بات کا میں نے اشارہ کیا ہے وہ یہ  
ہے کہ کل مسٹر سلوسٹر کیسی مجھے ملے تھے  
جسے مجھ سے کسی قدر شناسائی ہے۔ میں نے

انھیں روک کے کہا کہ آپ کی ہنڈی غنیمت  
واجب الادا ہو جائے گی۔ اس پر وہ بہت  
بگڑے اور کہنے لگے کہ میں نے اسی ہنڈی  
پر کبھی دستخط ہی نہیں کیے ہیں۔ اب چونکہ  
اس ہنڈی کو میں ٹیکسیتی سے خرید چکا  
ہوں لہذا اگر ضرورت ہوئی تو میں اپنے  
حقوق کے لیے قانونی چارہ جوئی کر دوں گا  
اور اس لیے یہ باقاعدہ نوٹس آپ کی  
خدمت میں بھیجا جاتا ہے تاکہ آپ اپنے  
صاحبزادے کو اس ضروری توہین سے  
بچانے کے لیے تیار رہیں جو در صورت عدم  
ادائیگی قرضہ پُر لازم ہوگی۔“  
”میں ہوں آپ کا خادم۔  
دو چورڈ پیلو کھلے“

کیسی ”بیجیے اور تازہ مصیبت نازل ہوئی  
سلیکنا۔ (جلدی سے) کیونکہ اب جان  
کیا ہوا ؟“  
کیسی ”بد معاش کلکشن کا ایک اور حیل  
نکلا۔ اس نے تمہارے بھائی کے نام سے  
ایک ہزار پونڈ کی اور چوٹی دی !“  
سلیکنا ”لیکن آپ اسے ادا کرنے پر مجبور  
تو نہیں ہو سکتے ؟“  
کیسی ”میں ہرگز نہیں۔ نہ میرا اس بارادہ  
ہو۔ تاہم اگر شیطان جان سے نہیں مارتا  
تو ہلاک ضرور کرتا ہے قانونی کارروائیاں

اور اسی قسم کی اور باتیں کیا کم مصیبتیں  
ہیں غیر دیکھو سلو سٹر کہاں ہے؟  
سلیٹنا: وہ ابھی اہین گئے ہیں جب  
سٹر ٹیکسٹل آئے تھے۔ اہم کہ گئے ہیں کہ  
شاہد سے پہلے نہیں واپس آؤنگے۔  
کیسی: اور وہ یہاں تک یہ پوچھتے بھی  
نہ آیا کہ میں جڑا ہوں یا عیناً؟  
سلیٹنا: جب آپ سو رہے تھے تو وہ  
یہاں آئے تھے۔ بلکہ سٹر ٹیکسٹل کے جانے  
تک وہ منتظر رہے۔ لیکن انھیں خیال ہوا  
کہ غالباً سٹر ٹیکسٹل ویرجیا ٹھہریں گے  
اور انھیں کسی ضروری کام سے جانا تھا۔  
کیسی: سلیٹنا تم بہت ہی انکسار ہو  
سٹر ٹیکسٹل کی طرف کے عذرات پیش کرنے  
ملتی ہو لیکن کچھ پروا نہیں۔ اب میں  
اٹھونگا۔

سلیٹنا: آجا جان آپ میں اتنی طاقت  
رہے؟

کیسی: نہ صرف اتنی طاقت کہ اٹھ کھڑا  
ہوں بلکہ آج رات کو باہر بھی جاؤنگا۔  
سلیٹنا: (دنگ ہو کر) باہر جائیے گا؟  
کیسی: ہاں ہے شک! اس ناشدنی  
مردانہ کے لیے کوئی انتظام کرنا ضروری  
ہے۔  
سلیٹنا: نہ بہت کچھ کہ اسٹڈیلکون

سب فضول۔ اس کا باب اپنے ارادے  
پر مستقل تھا اور وہ بخوبی جانتی تھی کہ  
کوئی دھن اسے سما جائے تھی تو خدا بھی  
اُتر آئے تو اس کا ارادہ نہیں بدل سکتا تھا۔  
بہر کیف دن گزرا۔ رات آئی۔ اور  
نہووس بچے کے درمیان میں ایک گاڑی  
سٹر ٹیکسٹل کے مکان واقع ڈنڈل سٹرٹ  
پر پارکی۔ سٹر ٹیکسٹل اور ان کے صاحبزادہ  
بلند اقبال گاڑی سے اترے۔ دونوں  
نے دروازے پر دستک دی اور انتظار  
کرنے لگے کہ کوئی مکان سے نکلے۔ اتنے میں  
سلو سٹر نے کہا: کیا انھیں اسوقت کی  
اطلاع دیدی گئی تھی؟

کیسی: ہاں میں نے ان کے خط کا جواب  
فورا دیا تھا اور کھلا بھی تھا کہ مرد و لون  
یا کوئی ایک آج رات کو آپ کے یہاں  
ضرور آئے گا۔

اتنے میں دروازہ کھلا اور ایک  
خادسہ دونوں کو ایک برنار سے کی  
راہ سے ایک نمودنخست گاہ میں لگتی۔  
یہ کردہ بہت وسیع تھا جس میں دو موٹی  
تبیان ایک میز پر دھندلی روشنی سے دی  
تھیں۔ سٹر ٹیکسٹل نے فوراً آگے بڑھ کر  
اپنے ہاتھوں کا استقبال کیا۔ اس سے  
قطع نظر کر کے کہ یہ دو گسٹ کام سے آئے ہیں

اُسے نہایت ہی ہنسی سے مخاطب کیا کہ اتنے  
اور فوراً اپنے ہاتھ سے دونوں کے لیے  
کریاں بچا دیں۔ یہ ایک بہت قسط اور  
ضعیف العمر شخص تھا جس کے چہرے سے  
خود غرضانہ چالاک اور ہوشیاری برس  
برہی تھی۔ اس کے سر پر ایک بھورے رنگ کی  
ٹوپی تھی اور تمام کپڑے بقطع اور اچھی قطع  
تھے جن میں دیکھ کے بیجا حقہ نہی آتی تھی۔  
مسٹر کیسی نے اس شخص کو بہت حقہ سے  
دیکھا جس سے اسے پہلے پہل لے کر اتفاق  
ہوا تھا۔ لیکن اس شخص کو وہ عرصے سے ایک  
صراف خزانچی ٹھیکہ دار جنرل ایجنٹ یا  
مختصراً ایک ایسے شخص کی حیثیت سے جانتا  
تھا جو متعدد پیشے کرتا ہوا اور نہایت ہی سود  
حال اور دولت مند لوگوں میں ہو۔ مسٹر ملیو کے  
کا شمار ان میں لوگوں میں تھا اور اگرچہ کسی  
کو نہیں معلوم ہو سکتا تھا کہ وہ درحقیقت  
دولت مند شخص ہی یا فاقہ مست اور اپنا کاروبار  
اپنے رویہ سے چلاتا ہو یا دوسروں کی  
رحم سے تاہم یہ تحقیق طور پر معلوم ہو کہ اس کا  
لین دین بہت بڑھا ہوا تھا اور ادا نہ  
کند برصغیر چند ہزار روپے ہوتا ہوا جاتے تھے۔  
ادھر مسٹر کیسی کو شہ شہ سے اپنے حریف  
مسٹر ملیو کے کو جس سے اسے کساد بھرے  
والا تھا چیک چیکے دیکھ رہا تھا۔ ادھر مسٹر

کریسی سے تکیہ لگائے فیشن ابل انداز سے  
کرے کی تمام چیزوں کو غور سے جاننے لگا  
تھا۔ کچھ ٹکیوں میں میبلے پھیلے پڑے دیکھے  
دیواروں کی بھی کاغذوں تک سرایت  
کر گئی تھی۔ فرش کا رنگ مٹی سے بدتر  
ہو رہا تھا۔ کریسی ان خدا جانے کس نامعلوم  
زبانے کی نبی ہوئی تھیں۔ اس کے بعد ایک  
آئینے میں اسے اپنی تھکی نظر آگئی جس کے  
نہیں۔ مقابل وہ بیٹھا ہوا تھا۔  
اس درمیان میں مسٹر کیسی نے یہ  
گفتگو چھوڑی کہ جناب یہ بہت آدرا گوار  
معاملہ ہو جو ہم دونوں کو بیان نہ  
لایا ہے۔  
پلیو کے۔ (معاہدہ داری کے تیوروں سے)  
وہ اگر یہ معاملہ کوئی ناگوار صورت اختیار  
کرے تو یہ میرا قصور نہ ہوگا؟  
کیسی: ”کیا آپ اپنے معاملے کو طوں پتا  
چاہتے ہیں جس میں آپ کو کامیابی کی  
امید نہیں؟“  
پلیو کے: ”میں اس معاملے کو طوں پتا  
چاہتا ہوں جس میں کامیابی کی پوری امید  
کیسی: ”لیکن دستاویز صرف اجلی ہے؟“  
پلیو کے: ”سر (اس کے) میرے خیال میں ایسے  
لوگ موجود ہیں جو آپ کے صاحبزادے  
کے دستخط کی تصدیق کر سکتے ہیں؟“

کیسی ” دستخط بخوبی بنا لیے جاسکتے ہیں۔  
 آپ میرے لڑکے سے کہ چکے ہیں کہ ہندی سرابیل  
 کشن لایا تھا جو ان کی دستاویز فرض  
 کر لی گئی۔ غالباً مسٹر پٹیوگلے آپ جانتے ہونگے  
 کہ جیل سرابیل کی گمشدگی میں پڑا ہوا تھا جیل  
 ہی کی علت میں وہ گرفتار بھی ہوا۔  
 پٹیوگلے ” یہ مجھے معلوم ہے۔ تاہم میرا دعویٰ  
 شدہ زور ہے۔ آپ کے صاحبزادے اور سرابیل  
 میں خلا ملا تھا۔ دونوں ساتھ کھاتے بیٹھے  
 تھے۔ بلکہ آداری میں بھی دونوں کی  
 شرکت تھی۔“

کیسی ” لیکن مسٹر کے لیے یہ ایک نایاب تہی  
 محبوب بات ہو۔“

پٹیوگلے ” تاہم مجھے افسوس ہے کہ وہ اس کے  
 مرتکب رہے ہیں۔ اور آپ کو اس کا خمیازہ  
 برداشت کرنا چاہیے۔“

کیسی ” کیا آپ کا مقصد یہ ہے کہ اس  
 ہندی کو پیش کر دیں؟“

پٹیوگلے ” کل اسے میں آپ کے دستخانے  
 پر پیش کر دینگا۔“

کیسی ” اور اگر روپیہ نہ دیا گیا؟“

پٹیوگلے ” گندے تو گئے۔“ اس حالت  
 میں یہ معاملہ میرے قانونی مشیر کے ہاتھ میں  
 چلا جائے گا۔“

کیسی ” لیکن میرا ” کا موجودہ رجسٹرنگ لاء

بیان کو تو ہر اسکتا ہو کہ اس نے ہندی  
 کبھی نہیں ملی۔ نہ مرحوم سرابیل سے نہ  
 لین دین رکھنا تھا۔ اور اس بیان کی تہی  
 وہ نہ صرف ایک سچے آدمی کی طرح کر سکتا ہو  
 بلکہ قسم کھانے کو موجود ہے۔“

پٹیوگلے ” (تجربہ بیوروں سے) ” ہاں؟  
 (سلسلہ کی طرف پھر کے) یہ بات بیشک  
 قابل غور ہے۔“

سلسلہ ” آپ نے سخت یا لون میں ایک  
 تملکت سے تہہ تہہ پھر کے؟“ جناب یہ بالکل  
 صحیح ہے۔ بھلا میں آپ سے غلط کہوں گا؟

سچ بولنا عجیب چیز ہے۔ ابھی میرا شیوہ  
 ہی۔ میں جیل و قریب پرعت بھیجا ہوں

اگر آپ کو یقین نہ ہو تو لوک آف آرڈر  
 کپتان کا لیفلور۔ اور مسٹر نقیانی ایسے

معزز لوگوں سے دریافت کر لیجیے کہ  
 سلسلہ کیسے اپنی بات کا کس قدر معنی ہے

اور وہ میری نسبت کیا خیال رکھتے ہیں  
 یہ لوگ جانتے ہیں کہ اگر میں کسی کا غد

پر دستخط کر دوں گا تو چاہے دنیا اور ہر  
 جی اُدھر ہو جائے مگر اس کے بھی انکار

نہیں کر دینگا۔“

پٹیوگلے ” (سنجیدہ بیوروں سے) ” مسٹر  
 سلسلہ کیسے کہیا؟ آپ اس بات کی قسم  
 کھانے کو تیار ہیں کہ آپ نے سرابیل

گنہگار کی طرف سے ایک تیار پونڈ کی ہنڈی  
ہیں سکھاری؟

سلوسٹر: بیشک میں ابھی قسم کھانے کو  
موجود ہوں!

مسٹر پیلو: کھلے سلوسٹر کو نفرت انگیز نگاہوں  
سے دیکھنے لگا۔ اسکے بعد میز کا خانہ کھینچ کے

ایک کاغذ اس کے سامنے ڈال دیا اور  
بولے: ”لیجیے یہ ہنڈی موجود ہے اسکی

تحریر کو بغور دیکھیے۔ اور اجمعی طرح سمجھ  
کے جو اب کیجیے کہ آیا بھی آپ نے یہ ہنڈی

لکھی تھی؟“

سلوسٹر: ”اگر میں نے لکھی بھی ہو تو نشے میں“

پیلو: ”اسی سنجیدگی سے؟“ نہیں یہ  
نشے کی تحریر نہیں معلوم ہوتی۔ اگر آپ نے یہ

دستاویز لکھی ہو تو آپ اپنے پورے  
ہوش و حواس میں تھے؟“

سلوسٹر: ”اس پر میں قسم کھاتا ہوں!“

پیلو: ”کھلے اچھا ٹھہریے! میں بھی قانونی  
کارروائی نہیں چاہتا بلکہ سچ بات کا اظہار

ہوں۔ اگر واقعی آپ نے یہ ہنڈی نہیں  
لکھی ہو تو میں آپ کو اسکی ادائیگی پر مجبور

نہیں کرتا میں اسی فیصلے پر قانع ہو جاؤں گا“

مسٹر لیسلی: (دل ہی دل میں خوش ہو کر)  
”وہ بہتہ ایک انصاف کی بات ہے“

سلوسٹر: ”بے شک!“

پیلو: ”کلے۔“ دُپڑنی دُتی کی ایک کتاب نکال  
کے ”یہ انجیل ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تجھے

قسم لینے کا کوئی حق نہیں ہے نہ آپ  
قسم کھاتے پر مجبور ہیں۔ میں بھی کرتا ہوں

کہ میں اس فیصلے پر رضا مند ہوں۔  
لہذا اس مقدس کتاب کی قسم کھانے کیجیے

کہ آپ نے اس ہنڈی کی تصدیق نہیں  
کی۔ اور ابھی سارا جھگڑا ختم ہو جائے“

تھوڑی دیر کے لیے سلوسٹر کے اناں  
ایسے ہو گئے گویا وہ اس کام سے ہچکچاتا

ہے۔ اگرچہ وہ ایک ڈونگلیا۔ بدتمیز اور  
یا وہ گو غصہ تھا تاہم اس قدر بیک اور

شاطر مدعا ش نہ تھا کہ صفائی سے جھوٹا  
حلف اٹھا لیتا۔ لیکن مٹا اس کی نظر پڑے

باب پر پڑی جو اسے بہت ہی سخت اور  
دھمکانے والے تیوروں سے دیکھ رہا

تھا۔ مجبوراً اس نے اپنا دل مضبوط کیا اور  
کتاب ہاتھ میں لے کے اپنے مقررہ لیجے

میں گئے لگا۔ ”کیونکہ بے شک میں  
اُن باتوں کی قسم کھانے کو تیار ہوں

جو سچ ہیں۔“

پیلو: ”کلے“ ”لیجیے“ ”اس پر قسم کھائیے۔ اور  
کتاب کو پورے دے کے پتہ لگاؤ“

یوں تو پاک پروردگار مجھے موت دے گا  
سلوسٹر: ”مجھے کیا؟“

”کتاب کو اٹھا لے“

”کتاب کو اٹھا لے“

”کتاب کو اٹھا لے“

بندھی ہونے کی وجہ سے ہزاروں کوشش  
پر بھی وہ لمبے کلمے اور اپنے باب کے  
جواب نہ دے سکتا تھا۔

لمبے کلمے کیوں یہ کیا بات کہہ رہے ہیں؟  
کیسی۔ (کان میں) سلوسٹر! بھائی! یہ  
اس طرح شاذ ہلایا کہ وہ جلد ہی سے قسم  
کھانے کے لیے تیار ہو جائے۔

سلوسٹر۔ (جلدی سے ٹپٹے ہوئے)  
ہاں۔ بس۔ (آئینے کی طرف نظر ڈالے)  
بس اب مجھ سے یہ ہو گا؟

کیسی۔ (ڈانٹ کے) بھائی! کیا مطلب ہے؟  
سلوسٹر۔ (دشیا نہ تھوڑے سے) میرا یہ  
مطلب ہے کہ اب میں قسم نہیں کھاؤنگا۔

نہیں کوئی مجھے قسم نہیں کھلا سکتا۔  
جیسا کہ خدا ہی کیوں نہ اتر آئے! مسٹر  
لمبے کلمے! یہ سب صحیح ہے۔ آپ مجھے معاف

فرمائیں۔ اب اس جھگڑے کو طول نہ دیجیے  
یہ میرا تحفظ ہیں۔ اور اگر گورنر اس  
ہندسی نامہ رو بہ دینا پسند نہیں کرتے

تو آپ مجھے شوق سے جیل خانے بھیجیں گے  
بس فیصلہ ہوا! سلوسٹر کا خوف اور گھبراہٹ و نون  
قاباں منکھ تھے لیکن مسٹر لمبے کلمے اور اس کا

باب کوئی اسپر خندہ زرن نہیں ہوا اس کے  
باب کو اسپر جیڑ عفتہ تھا لیکن اسے اس کے

اسپر باب خوف سا چھا گیا لیکن اپنے  
والدہ کی نظر دیکھ کے جو اسپر سختی سے گڑی  
جھوٹی تھی اسے بہرہمت کی اور قدس  
کتاب کو اٹھا کے اپنے لبوں تک لے جانا  
چاہتا تھا کہ دفعہ ایک خوفناک نظارہ اس کے  
پیش نظر ہو گیا۔ یعنی سامنے والے آئینے  
میں جب کے مقابل وہ بیٹھا ہوا تھا ایک  
سفید پوش صورت نظر آئی۔ گویا ایک  
بعوت کفن لپیٹے ہوئے کھڑا، جیسا ہم پہلے  
کسی قدر صورت آتھا تھا۔ کون؟ سر آں  
کنگسٹن! بعوت نے دھمکی دینے کے  
انداز سے اپنا ہاتھ اٹھایا اور دفعہ  
غائب ہو گیا۔

ابھی یہ صورت بالکل نظر سے غائب  
نہ ہونے پائی تھی کہ لمبے کلمے سچ میں آگیا  
اور کہنے لگا۔ کیوں کیوں؟ خیر تو ہے؟

اور سلوسٹر بدحواسی کی وجہ سے اس کے  
غائب ہونے کی مفصل کیفیت نہ کہہ سکا  
کیسی۔ (جو آئینے کی طرف پشت کیے ہوئے  
بیٹھا تھا اور جس نے پسین نہیں دیکھا

تھا) ذرا بیویا کر دیکھو! غصہ کیا  
ہو گیا؟

سلوسٹر بہرہمت کی زردی چھائی  
ہوئی تھی۔ آنکھیں غلا سی نکلی ہوئی تھیں  
خوف وحیرت کی انتہا نہ تھی اور کھلکی



خیال میں کوئی آسیب تھا۔ ہاں بیشک ایسا ہی تھا۔ لیکن سہ  
کیسی۔ (خونخوار تیورون سے تاسم اپنی  
واشت میں پورا عرصہ ظاہر نہ کر سکا) بس  
جناب بس! آپ نے اپنے کو ایک دہری  
اور بزدل ظاہر کر دیا اور یہی میرے لیے  
کافی ہے۔ اب کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔  
لیکن چند روز بعد یہ باتیں تمہارے آگے  
آئیں گی جو میں تمہاری نسبت خیال  
کرتا ہوں۔

اسکے بعد ایک خاموشی چھا گئی اور  
باپ بیٹے دونوں اپنے اپنے خیالات میں  
غروب گئے۔ حتیٰ کہ گاڑی ہاٹن گارڈن  
پہنچ گئی۔

## پچاسواں باب آرائین

جس شب کا واقعہ ہم اسی بیان کر رہے  
تھے اسی رات کو ذیل کا سینہ بستیہ ماؤس  
محکمہ بریک اسکورٹین واقع ہوا: —  
ایک نفیس طور پر آراستہ غلو خانے  
میں ایک حسین اور نوجوان لیدی ایک  
آرام کرسی پر لیٹی ہوئی اپنے خیالات میں  
محو تھی۔ مگر بر ایک خوب صورت کتاب سوم  
بہنو فرحشیں بد رکھی ہوئی تھی جو گذشتہ

نہیں ظاہر کر سکتا تھا کہ اب وہ اپنے بیٹے  
سے جھوٹی قسم کھلائے والا کیا جائیگا۔ کیونکہ  
اس قسم کے جھوٹے ہونے میں اب کوئی  
شبہ باقی نہ رہا تھا۔

پلیوکلے۔ (سلوسٹر نے بہت اچھا کیا  
کہ ایک خوفناک گناہ کے مرتکب نہ ہوئے۔  
(مسٹر بیسی سے) ”آپ اس ہنڈی کار وہیں  
کل دیدیکھے گا“

کیسی بدویدیکھے گا؟ بہتر! اس پر حال  
لوٹنے کی فضول خرچیوں کا خمیازہ میں  
بھگتو تگا۔

پلیوکلے۔ ہاں آپ کو یہی مناسب ہے۔  
بدنامی سے بچنے اور اپنی ساکھ قائم رکھنے  
کے لیے آپ اس ہنڈی کو ادا کر دیں۔

اچھا اب آپ دونوں صاحبہاں غصت ہوں  
باب بیٹے کرے سے نکلے اور رہنے کو  
طے کر کے مکان سے باہر آئے۔ اور جب دونوں

گاڑی میں سوار ہوئے تو باب بیٹے سے  
یوں مخاطب ہوا۔ ”ہاں جناب اب  
آپ فرمائیں کہ یہ کیا حرکت تھی اور کس لیے  
آپ نے ایک ہزار پونڈ پر مجھے سچپدا لٹا  
گوارا کیا؟“

سلوسٹر نے ”آبا جان! ہاں باتوں سے کوئی  
قائد نہیں۔ میری عقل کچھ کام نہیں کرتی  
میں نہیں جانتا کہ یہ کیا ماجرا تھا۔ میرے

اور جلد فحل کی طرح نرم۔ اس وقت جو مکہ وہ اولم  
کمری پر لٹی ہوئی کسی خیال میں غوطی اٹھاتا  
اُسکے نازک اور سرخ لب کسی قدر چمکے ہوئے  
تھے جنہیں سے ابدار و انتون کی خوبصورت قطار  
نظر آتی تھی۔ یہ لب بعینہ جنت کے کوثر معلوم  
ہوتے تھے اور انہیں سے جو سانس نکلتی تھی اُسے  
بہشت کی ہوا کہنا چاہیے۔

گورے گورے ہاتھ جو قریب قریب شانوں  
تک برہنہ تھے بالکل ساچے مین ڈھلے ہوئے  
معلوم ہوتے تھے۔ بلند اور شفاف پیشانی  
پر رگوں کی ادا بہت چھوٹی تھی۔ اُسکے لباس  
کی چوٹی بہت کھلی ہوئی تھی لیکن ایک قسم کی  
منایت قیمتی لباس جو اس چوٹی میں کی ہوئی تھی  
اُبھرے ہوئے سینے کو ہر طرف سے سطح چھپائے  
ہوئے تھی جس طرح دریا کی جھاگ کمرشل موجوں  
کو اپنے دامن میں لے لیتی ہے۔ بہر کیف محل  
کی رہنے والیوں میں یہ شریف انسی کا باب  
اعلیٰ نمونہ تھی اور اس حسن کی دیوی سے متعلق  
جہاں تک خور و خوص سے کام لیا جاتا اُسکی  
ذاتی خویاں منایت مصفا سے آئینہ  
ہو جاتیں۔ بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اُسے حسن  
گگن سوز کو دیکھ کر اول مرتبہ بقدر باک خیال  
پیدا ہوتے وہ بہت جلد مغلوب بلکہ فنا  
ہو جاتے۔

آرائین ایک عجیب مخلوق تھی۔ نہ کہ باہر

کمرس میں شائع ہوئی تھی۔ اس کتاب کا ایک  
خاص صفحہ کھولنے سے ایک تصویر پیش نظر ہوتی  
تھی جسکے نیچے آرائین لکھا ہوا تھا اس تصویر  
میں ایک بیدی اس انداز سے دکھائی گئی تھی  
گو یا دیہات کے کسی مقام پر گھاس میں بیٹی ہوئی  
ہو اور پھول لعل اور قسم قسم کی گلکاریاں اس مقام  
کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں جو جوان  
بیدی کا لباس بالکل سادہ تھا اور اسلئے یہ  
تصویر ایک نقش مرقع معلوم ہوتی تھی۔ یہ تصویر  
اسی بیدی کی تھی جو اس وقت ایک آرام کرسی پر  
اپنے آراستہ علوتخانے میں جلوہ افروز تھی۔ جی  
آرائین، تھی جسے لارڈ ریشتم کی دختر نکلت کر لیا تھا  
اس وقت اسکی پوشاک مین وہ دلکش ساوکی  
دیہی جو اسکی تصویر مین دکھائی گئی تھی، بلکہ شام  
کا پُر تکلف لباس زیب تن تھا۔ اسکی عمر پچیس  
کے قریب تھی، کشیدہ قامت اور مناسب اعضا  
بھر پور جوانی کے تمام دلکش آثار نمایاں تھے اور  
آرام کرسی پر اُسکے انداز سے صاف صاف ظاہر  
ہوتا تھا کہ اسکی پندلیاں بھری بھری اور  
سارا جسم خوب گدرا یا ہوا ہے۔ باقی باتوں پر  
مزا تک قربان ہو رہی تھی اور کلفت مزید اذیت  
مربان حال سے بکا ہی نہیں کر رہی کوئی منایت  
ہی عالی خاندان امیر زادی ہے۔ بال تیرگی مائل  
بھورے تھے۔ نگہیں شفاف نیلگوں خط وخال  
نازک اور دلکش۔ رنگ گورا چٹا اور صاف

پہننا ہوا نہیں سمجھتے تھے لیکن انکو اتنا شعور نہ تھا کہ اپنی پیاری اولاد کو درد کو کی شریک حال اور دنیاوی کاروبار میں ایک عمدہ مشیر خیال کر سکیں۔

آزالین (جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں) کسی فکر میں مستغرق تھی لیکن اب وہ بچہ چوکی اور آتش دان پر لگی ہوئی ٹائم پیس بنگاہ وڑا کے بولی بد اب نو بچا چاہتے ہیں اور یقین ہو کہ وہ لوگ آتے ہونگے۔

چند ہی منٹ بعد خلوت خانہ کا دروازہ کھٹ کھٹایا گیا اور وہ بقیانہ حالت میں دروازے کی طرف پہنچی۔ دروازہ کھول کے آئے اپنے بھائی لانسلاٹ اور ایک عورت کو دیکھا جو برقع میں جھپی ہوئی تھی اور آئے دونوں کو فوراً اندر بلا لیا۔

لانسلاٹ پیاری اموجن بی بی میری بن ہیں جو تمہیں دیکھنے کی اس قدر مشتاق تھیں۔ انہیں تم میں خوب میراں پئے گی۔ اسلئے نہ یہ بھی تمہاری طرح مجسم غویں میں۔ اچھا اب تم دونوں بات چیت کرو میں جاتا ہوں۔ یہ لکے لانسلاٹ نے دونوں کے ہاتھ ملا دیے اور دونوں میں بڑی نرم خوشی سے مصافحہ ہوا اسکے بعد لانسلاٹ کمرے سے نکلا آیا اور آزالین کے ساتھ تھیں۔ یہ تھیں شیریں درختوں۔ آئے میں ابولی۔ آؤ

اگرچہ ایک پیارا عیسائی نام تھا لیکن سہدر غیر معمولی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ نام کسی معمولی طبقے کے انسانوں سے ممتاز شمار کرنے کے لیے رکھا گیا ہو۔ اسنے خدا و اقل بائی تھی اسکی علمی استعداد بھی اعلیٰ درجہ کی تھی۔ اسنے خلائات نہایت پاکیزہ تھے۔ اور پسندت دوسروں کے خیالات کی تقلید کرنے کے آئے ذاتی تحقیق و تدقیق کا شوق تھا یسوسائٹی میں وہ بہت کم شریک ہوتی تھی اور شین اسل زندگی سے بدرجہ اتم متنفر تھی۔ تاہم جب کبھی خوشی و ہمساط کے جلسوں میں شریک ہوتی تھی تو اسی طرح اظہار سرب کر تھی جس طرح دوسری عورتیں بزم عشرت کی بے ثباتی تو اس غوی سے بیان کرتی تھی کہ بہت کم لوگ اسکی عالی خیالی کی تہ تک پہنچ سکتے تھے۔

ایک صورت سے آئے اسنی عالی خاندانی پناہ ہونا چاہیے تھا تاہم وہ بالکل آزاد خیال تھی۔ اسکی نظر میں عفت و پاکدامنی سے زیادہ کسی چیز کی وقعت نہ تھی جو بغیر کسی خارجی مدد کے ضوابط سے رہی ہو۔ جسے جو ہر ایک مدرسہ فورینک جکتے ہیں۔ جو غلطی سے تو انگریز کے سب سے پہلے جاتی ہو۔ اور انما می سے شہرت کے شہر نشین۔ شہنائی اور محبت ہرانی اسکا جزو طبیعت تھی اور غلطی شہرت ہرے ہرے عالی بہت زیادہ کام کر سکتی تھی۔ آئے اللہین اسے ایک نرمالی چیز خیال کرتے تھے اور اس کی آزاد خیالی نہ رہتھیں۔ انار ایک سن و سال پر

کوچ پر چلے گئے۔ یہاں تک کہ اب بھی تھیں برقع  
آتا رہے میں تکلف ہو؟“

اموجن نے فوراً برقع اُتار ڈالا۔ اور انہیں  
اسکی صورت دیکھنے حیرت زدہ ہو گئی۔ دونوں  
نوجوان عورتوں نے ایک دوسرے کو بھونک دیا  
اور انہیں پسندیدگی کرنے لگیں۔ ادھر اموجن  
خیال کرنے لگی کہ لاشعات کی مین سے کیا  
حور جمال عورت اتنی میری نظر سے نہیں  
گزری ادھر ازالسن بھی قریب قریب اسی  
خیال میں متغرق تھی۔

ازالسن (پرسش کرتے ہوئے) ”کوئی تعجب  
نہیں کہ میرے بھائی (پتھر فریقہ میں)؟“  
اموجن ”اور شاید یہ بھائی کی محبت کا  
سبب ہو کہ میں بھی مجھے اس خاطر مدارات  
سے پیش آ رہی ہوں؟“

ازالسن ”مجھے لاشعات سے محبت ہو اسلئے  
وہ جس سے محبت کریں میں آپس اپنی جان تیار  
کرنے کو تیار ہوں۔ نہ تو اسکا دوست میرا دوست  
اموجن رہا تو کاٹ کے؟“ کیا؟ عام اس سے  
کردہ کسی حیثیت کا کیوں نہ ہو؟

ازالسن ”جیسا کہ چیت کا کوئی خیال نہیں؟“  
اموجن ”کیا آپ جانتی ہیں کہ میں کون ہوں؟“  
کیا آپ کو معلوم ہو کہ میں ایک ایسے عورت ہوں؟  
ایک عورت جو کوئی غلط درجہ کی نہیں۔ سب سے  
تیرے سب سے، ایک تیسری ناچنے والی ہوں میں؟

اتنی بھی نہیں کہ آپس کی کوئی نامی گرامی رکھنا  
شمار کی جاؤں؟“

ازالسن ”یہ تم اسقدر انکسار کیوں کرتی ہو؟“  
اور اپنے پیشے کو اسقدر ذلیل کیوں سمجھتی ہو؟  
تجئے عزت کے ساتھ مباہلہ کرادیں۔ اور میں  
کی روٹی کھاتی ہوں؟“

اموجن ”مس اسبورن! میں حلال کرتی ہوں  
کہ آپ اسی عالی خانہ مان لیدی کے مقابلے  
میں میری کوئی ہمتی نہیں۔ اور مجھے شک ہے  
کہ بجائے اسکے کہ آپ مجھے اپنے بھائی سے  
محبت کرنے پر دیوانی خیال کر کے طاعت کریں  
میری طرح ہیں اور میرا دل بڑھانی ہیں۔

وہ حقیقت مجھے ہی معلوم ہوتا ہے کہ میرے لیے  
آپ کے بھائی کی معشوقہ بننا سخت گستاخی ہو؟“  
ازالسن (مسکراتے ہوئے) ”اموجن! یہ کیوں نہ خیال  
کر سکتی ہو؟ (اموجن کا ہاتھ پکڑے) ”اموجن!  
لاشعات نے مجھے تمہاری ہمدردی نظر کی کہ مجھے  
تمہاری ملاقات کا شوق پیدا ہوا۔ میں نے  
اسنے اپنی خواہش ظاہر کی اور اب مجھے سے  
ندامت ہو کہ تمہیں بیان پوشیدہ طور سے  
آنے کی تکلیف کیوں دینی۔“

اموجن ”آپ مجھے جو نہ کہیے۔ میں جانتی  
ہوں کہ مجھ پر ایسی عورتوں کا بیان آنا آپ کے  
والدین سے نہیں کر سکتے۔“

ازالسن ”تاہم خداوند! خداوند! یہاں سے کوئی

گھنڈ اور غریب نہیں، مومن، اہم اس بات سے ناواقف نہ ہو کہ کثرتِ عزم کے غرور کا ریت پانی کی بدلیاں چھائی ہوئی ہیں۔“

اموجن مجھے معلوم ہو سکی یہ وجہ ہو کہ آپ کے بھائی اس عورت سے شادی کرنا نہیں چاہتے جس سے انھیں محبت نہیں۔ اور تباہی کے لیے یہی ایک بڑی دھکی ہو ساس بار سے میں آپ مجھے جس قدر الزام دین بجا ہو لیکن خدا جانتا ہو کہ مجھے پہلے سے یہ حال بالکل نہیں معلوم تھا ہاں

ازالسن: ”مومن! تم قابل الزام نہیں ہو۔ میرا بھائی کو حق ہو کہ جس سے نکاح دل نہ ملے اس سے شادی نہ کریں۔ میں خود بھی ایسی شادیوں

کے خلاف ہوں جو کسی مصلحت یا ذاتی اغراض پر مبنی ہوں اور محبت کے پاک جذبات کے مقابلے

میں انھیں ایک بہت بڑا ظلم خیال کرتی ہوں جو کچھ میں نے بڑھا ہوا یا سنا ہوا سنی رو سے سب سے

بڑی برکت وہ بچہ ہیں ہمارے آسمانی والدین کی مصلحت شریک ہو! لائنلاٹ نے مجھے کہا

تھا کہ میرا دل دوسری طرف آگیا ہوا دوسری آنسوؤں نے اپنے والدین سے بھی بیان کیا اور

آنکھ تپایا کہ جیسے میرا دل آیا ہو وہ دوسری جو جو اس رذائے انکی خدمت میں حاضر ہوئی تھی جب وہ

ستینا کیسی کے منتظر تھے۔“

اموجن: ”لیکن انھوں نے اپنے والدین سے یہ نہیں بڑا کیا اور وہ تہہ بہہ حقیقت ہو کہ میں جسے

اس روز انکے قدموں پر سر رکھ دیا تھا؟“

ازالسن: ”نہیں۔ انھوں نے اپنی مشفقہ کا نام نہیں لیا۔ پہلے وہ مجھ سے بھی جھپٹاتے رہے۔

لیکن میں نے انھیں یقین دلایا کہ میرے خیمے الٹا دنیا کے معمولی مذاق سے علحدہ ہیں اور یہ کہ

میں بجائے طعن و تشنیع کے انکے ساتھ بہرہ ریزی کروں گی۔ اس پر وہ کھلے اور اپنے دل کا سارا

حال کہ سنایا۔ مجھے تمھارا نام بتایا اور کہا کہ میں انھیں اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہوں

اور لگہ تنھاری محبت ترک کرنا پڑی یا اپنا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ میں تیا پڑا تو فوراً خود کشی

کر لوں گا۔“

اموجن: ”اور میری وجہ سے آپ کے خاندان پر تباہی ضرور آجائے گی؟“

ازالسن: ”اسکا علم تو صرف خدا ہی کو ہو کہ انجام کار کیا ہوگا۔ آج کی تاریخ اُس مہاجرت

نکاح کے لیے مقرر کی تھی جو میں اپنے قابو میں رکھتا ہوں۔ یا کسی وقت ہلوگ اسکے قابو میں تھے؟“

اموجن: ”ستینا تو لائنلاٹ پر بہت مہربان ہوا۔ ازالسن: ”ہاں۔ لیکن یہ مہربانی اب تک ایک

معمومہ ہو۔ مہاجرت بیاہ پڑا ہوا ہے اور ستینا لائنلاٹ کو لکھتی ہو کہ تم اپنے والد کے قرضے

کے ایک بہت بڑے حصے کی نسبت اب میرے باپ کے قرضے میں نہیں ہو۔ وہ اسکے استعفیٰ کوئی مفصل کیفیت لکھنے سے انکار کرتی ہو اور تاکید

گھسی تو کہ خبردار اس بات کو کسی سے بیان نہ کرنا۔  
لائسلاٹ اس کے پاس گئے تھے لیکن اُس نے اس کے سوا  
کچھ نہیں کہا کہ مجھے اعتماد رکھو اور سب باتوں  
کا انجام بخیر ہوگا۔

اموچن نے ہان لائسلاٹ نے یہ سب باتیں  
مجھے بیان کی تھیں جسے صاف ظاہر ہو کر سنی  
کی خواہ کوئی غرض اور کوئی تشاؤ کیون نہ  
لیکن اسی شرافت اور شہید کی ہنر شک نہیں۔  
ازالسن نے کوئی شک نہیں ہو سکتا۔ اور اب  
سمٹھے اور لائسلاٹ کے بارے میں میری رائے  
ہو کہ خفیہ طور پر شادی ہو جائے۔

اموچن نے نہیں مسر سبورن یونین آپ کے  
بھائی کی کسائی شادی میں کروں گی۔

ازالسن نے (محبوب) کیون؟ اگر تمہیں میرے  
والدین کی رضامندی کا انتظار ہو تو یہ امید  
رکھنا فضول ہو۔

اموچن نے اور میں بغیر ان کی رضامندی کے ہرگز  
شادی میں کرونگی۔ یہ مجھے نہ ہوگا۔

ازالسن نے سنو! اگر تم خفیہ طور پر نکاح کر نہ گی  
تو جلد خواہ بدر میرے والدین کو اس کی کیفیت  
معلوم ہو جائیگی اور جب وہ دیکھیں گے کہ  
نہیں ہو سکتا تو جا روں گا دعوت کر دینگے  
اسوقت انہیں تمہیں انہی پر تسلیم کر لیتے ہیں  
کوئی غم نہ ہوگا اور سب جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔  
اموچن نے کیا سی وقت آپ کے بھائی خود

لازور تمہیں ہم نہوئے۔؟  
ازالسن نے ہان اپنے والد کی دعوت پر ہر حال پر  
کس غرض سے کیا جس کا جواب تم خود دے سکتے ہو۔  
اموچن نے ایک دو آپ کے بھائی خود اپنے  
ہونگے اور عائد سلطنت میں شام کیسے پائیں گے  
فانبا اسوقت انہیں بھی اپنے والد کی طرح غم  
اشیاز کا موقع ملے گا اور اپنی عالی خانہ دانی پر  
نازی پیدا ہوگا۔

ازالسن نے اور یہ بھی ممکن ہو کہ اسوقت وہ فقیر ہوں  
اموچن نے نہیں بھلنا اس کٹکے سے نجات  
دیدگی رشادی کے ذریعے سے نہیں۔ کیونکہ  
لائسلاٹ اس سے شادی نہیں کرینگے۔ بلکہ  
ایک اور مطلب ہو، جس کی وہ رفتہ رفتہ بنیاد ڈال  
رہی ہو میرا خیال قبل از وقت ہو لیکن مجھے  
کامل یقین ہو کہ کسی روز پورا ہو کرے گا۔ ہر وقت  
مسر سبورن آپ پر خیال نہ کریں کہ کسی روز  
آپ کا خاندان برباد ہو جائیگا۔ کیونکہ اگر ایک  
سراپا محبت اور نوجوان عورت کی دوستی سنی  
معاظمت ہو تو یہ ہم دونوں کی غلط فہمی ہو۔

ازالسن نے اموچن نے بھلا یہ کیونکر ممکن ہو؟ کیا  
تمہیں نہیں معلوم۔ کیا لائسلاٹ نے تم سے  
نہیں کہا کہ میرے والد اس میں حاجن کے  
اسی ہزار ہونڈ چاہتے ہیں؟

اموچن نے ہان کہا کیون نہیں لیکن کیا سنی  
نے یقین نہیں لایا کہ سنی تم کے تین حصوں کی

نسبت اب اُسکا باپ آپ کے والد پر دعوہ نہیں کر سکتا؟

ازرا لسن: خیر، اب یہ تباؤ کہ تم اسی کیا کہہ رہی تھیں؟

امو جن: میں یہ کہہ رہی تھی کہ ایک روز آپ کے بھائی لارڈ ٹرنہیم کا خطاب پاؤنگے اسوقت

آئیں دوسرے یا تیسرے درجہ کی تھیر کی ایک ایکسپرس سے شادی کرنے کا افسوس ہوگا۔ اور

میں انکی تلخ کامی کا باعث ہونگی۔ حالانکہ میں یہ دل سے انکی خوشی و مسرت کی خواہاں ہوں۔

آفیس اسبوندن: آپ میری طبیعت سے واقف نہیں۔ اور یہ کچھ تعجب کی بات نہیں!

آپ خیال کرتی ہوں گی کہ میری اسی خودی و غرض اور مطلب آشنا ہوتی ہیں۔ اور آپ کے بھائی

سے مانوس ہونے یا اظہار محبت کرنے میں مجاہدیت دولت و ثروت کی منتہی ہوں اور طرح اپنی

ذات کو قائمہ پہنچانا چاہتی ہوں لیکن حقیقت ایسا نہیں ہے۔ میری محبت صرف انکی ذات سے

والبتہ ہے۔ اور اسکے عوض میں جوشن اُنکو مجھے ہو وہ میرے لیے اُسی حالت میں باعث مسرت

ہو سکتا ہے جو جب تک میں یہ جانتی ہوں کہ وہ مجھے خود غرض اور مطلب آشنا نہیں خیال کرتے؟

ازرا لسن: یقین دلانے والے تیوروں سے! امو جن: مجھے تمھارے کہنے کا یقین تو میں بے دخل سے یقین کرتی ہوں! ان اور اب میں تمھاری طبیعت

سے بھی واقف ہو گئی! کیونکہ اگر یہی حالت میری بھی ہوتی تو میں بھی یہی ویراندیشی کرتی؟

امو جن: رنشاں ہو کے کہ اُسکا باقی اظہار محبت کیا گیا اب آپ خیال کر سکتی ہیں کہ میں آپ کے بھائی سے

اسوقت تک شادی نہیں کرونگی جب تک وہ اپنے آباؤی لقب سے ممتاز نہ ہوں اور انکے مزاج

میں استقلال اور یکسوئی نہ پیدا ہو جائے؟ ازرا لسن: لیکن یہ تو خیال کرو کہ اُسی اسکے لیے

ایک مدت درکار ہے۔ ابھی اباجان کی عمر ۵۶ برس سے زائد نہیں اور ممکن ہے کہ وہ ستر یا اسی

برس تک زندہ رہیں؟

امو جن: یہ سب میں سمجھتی ہوں، میرا مطلب نہیں کہ لائسنس کسی طوائف امتداد میں مبتلا رہیں؟

ازرا لسن: شاید تمھارا یہ مطلب ہو کہ تم۔ لیکن نہیں اس سے تمھیں ملال ہوگا؟

امو جن: دشمن سے گردن چھپ کر کہے! آپ میرا مطلب سمجھ گئیں یا ہم جس سے مجھے ایسی محبت ہے

اسکی آشنا بنکر رہنا میرے لیے ایک فحش بات ہے۔ کیونکہ اس دولت سے اس بات کا ثبوت

و لیکونگی کہ میں انکی محبت کے قابل ہوں؟ ازرا لسن نے امو جن پر ایک تعجب خیز نظر ڈالی

جس سے بجاے نفرت و اکراہ اُسکی باظلالی کی ولیرا اجرات پر اظہار پسندیدگی ہوتا تھا۔ ازرا لسن

ایسی ولیرا اجرات سے متاثر ہوئی کہ طبیعت کٹی تھی اور ایسی عورتوں کی طرح رہتی نہ تھی۔

اصول کے مطابق اسکی سمجھال ہوون

اموجن کے اگر مین آپ کے بھائی کی محبت کے  
ثبوت میں اسنے شادی کروون یا اپنی محبت کے  
جوش میں انکی آشنا بننا منظور کروون تو آپ کی  
نظر میں میری کس قدر وقعت ہوگی؟

ازالہ۔ آخر الذکر خیال سے تنہا ثابت کرویا  
کہ تمہیں میرے بھائی سے کسی سچی اور بے لوث محبت  
ہو۔ اور یہی سبب ہے کہ تم مجھے اپنا گویہ بنالیا  
یہ کہتے ہوئے از اس نے اموجن کی گردن  
میں اپنے گورے گورے اٹھ ڈال دیے اور سینے  
سے لگا لیا۔

اس درمیان مین لاسلاٹ اسورن کے  
روم میں ہو چکا جہاں اسکی والدہ تنہا بیٹھی  
تھیں۔ کیونکہ لارڈ ٹرمٹیم کلب میں گئے ہوئے  
تھے۔ ہر لیڈی شپ خلعی طور پر خشک مزاج واقع  
ہوئی تھیں۔ جسے کہ اپنی اولاد تک سے رکھائی

سے پیش آنی تھیں خصوصاً لاسلاٹ سے  
بہت ہی کبیہ خاطر رہتی تھیں کیونکہ اسنے  
سکینا کیسی سے شادی کرنے سے انکار کر رکھا  
زندگی تلخ کر رکھی تھی۔

بہر کیف لاسلاٹ اپنے معمولی محبت قرار  
سے اپنی ماں کے قریب پہنچا اور اپنے لگا  
کر دن بیکینی کیون مٹھی بٹین۔

ہر لیڈی شپ اسکی بھائی سے "دن بٹین"  
اپنی۔ تر بات ہوئی۔ "آج جاے اسنے نہیں"

یاس بیٹہ کے کشیدہ کاڑھتی اپنے کپے میں کہتے  
پڑھتے میں مصروف ہو رہے تھے۔  
معلوم کتنی دیر سے غائب تھے شاہ جواہر  
میں سرگردان ہو گئے جس سے ہر لاکھ لاکھ  
تباہی کا خیال رہا۔

لاسلاٹ "اماں! کیا میں آپ سے نہیں کہتا  
ہوں کہ آپ کو سکینا کی بات بھڑکائی چاہیے؟  
ہر لیڈی شپ۔ کاش! ایسا ہی ہوتا لیکن  
یہ ہر وقت کا ذکر کسی جان لیوا اعتبار سے  
باب سچا رہے انھیں سمجھتوں سے پریشان ہو گئے  
کلب چلے گئے مین کہ اپنا دماغ شکاٹے کریں۔

لاسلاٹ اماں! اگر تمام جھگڑے بغیر میری  
قربانی کے خاطر خواہ طور پر ہو جائیں تو آپ کا  
کیا نقصان ہو؟ کیا مجھے اسکا یقین نہیں لایا  
گیا جو کہ ساڑھے تیرا پاؤں کی نسبت ہم لوگوں  
کو بیکار بنا چاہیے؟

ہر لیڈی شپ۔ لیکن ابھی بس جہاں بات ہوئی  
لاسلاٹ "مگر تم نے اب میں سے ہار پیا تو تم  
سے بے آپ مجھے پیچ نہیں ڈالیں گی؟"

ہر لیڈی شپ "تیشک! خدا جانے ان باتوں  
کا کیا انجام ہوگا نہیں معلوم سکینا کیسی کا  
کیا تھا۔ یہ ہم لوگوں کے لیے وہ اتنی بڑی  
جو کھ کیونکہ بدداشت کر رہی؟ اگر وہ اپنے  
باب سے اس قدر قریب۔ میں تو بھلوک بھی  
رہتا ہوں۔



لائسلاٹ "امان! میں کوئی فری اور بڑا مال نہیں ہوں۔ بلکہ مجھے فخر ہے کہ مج میں چھوٹے بہت اخلاقی اوصاف موجود ہیں۔ میں پس میں کہ سکتا ہوں کہ سیکھنا ایسی سمجھ و ادب و عورت جو کہ مردانہ کردہ ہو۔ وہ بالکل جائز اور پاک مہول پر مبنی ہوگی اور اس لیے آئندہ زیادہ تشویش کی ضرورت نہیں۔" ہر لیسڈی شپ "لیکن یہ سب باتیں میرے کیوں ہیں؟ اور وہ کون عورت ہے جسے تمہارے دل پر قبضہ کر لیا ہے؟ اسکا نام کیوں نہیں کہلتا؟ شاید کوئی معمولی اور کم عزت عورت ہے؟" لائسلاٹ کو یہ الفاظ بہت ناگوار گذرے جسے اسکی امچن کی توہین ہوتی تھی لیکن قبل اسکے کہ وہ کوئی جواب دے یا اسکی والدہ اپنا جملہ پورا کہن ایک ملازم گھبراتے ہوئے انداز سے کہنے میں داخل ہوا اور ادھر ادھر دیکھنے لگے "یا توں بھرتے لگے؟"

لائسلاٹ "ملازم کے انداز سے متوجہ ہکے؟" کیوں کیا ہے؟"

ملازم حضور میں سمجھتا تھا کہ ہزار ڈشپ بیان تشریف رکھتے ہونگے،

لائسلاٹ "وہ تو کلب میں گئے ہیں کیوں چارلس کیا ضرورت ہے؟"

ملازم دو کوئی ہزار ڈشپ کے پاس آیا ہے؟"

لائسلاٹ "اچھا میں جانتا ہوں۔" دوسرے باہر آئے کیوں چارلس کیا بات ہے؟ تمہارے

انداز سے پایا جاتا ہے کہ کوئی غیر معمولی واقعہ ملازم و حضور مجھے بھی یہی اندیشہ ہے۔ سب میں آدمی آئے ہیں۔ میں سب کو لائبریری میں بٹھا آیا ہوں۔"

لائسلاٹ "پس اب کچھ کہنے کی ضرورت نہیں میں ابھی چکر دیکھتا ہوں؟"

الغرض لائسلاٹ لائبریری میں داخل ہوا اور سب سے پہلے جس شخص سے اسکی آنکھیں چارہ ہوئیں وہ مشرٹیل تھا چونکہ اس شخص سے وہ ایک مرتبہ مشرٹیل کے مکان پر مل چکا تھا اور جانتا تھا کہ یہ اس سو خوار کا قانونی مشیر ہے۔ لہذا فوراً سمجھا کہ کوئی تازہ مصیبت نازل ہوئی دوسرے دونوں حضوں پر نظر پڑنے سے اسنے خیال کو ادبھی تقویت ہو گئی۔ کیونکہ انہیں سے ایک شخص یہودی صورت اور زرق برق لباس پہنے ہوئے تھا اور لعینہ کوئی سرکاری اہلکار معلوم ہوتا تھا۔ دوسرا کسی قدر مکینہ صورت اور ذلیل شخص معلوم ہوتا تھا۔ جو اس بدترین سے بیٹھا ہوا تھا کہ لائسلاٹ کے آنے پر غلطاً اپنی جگہ سے اٹھا بھی نہیں۔"

مشرٹیل "مہذب انداز سے؟" مشرٹیل "ہاں اسکی ضرورت نہیں سمجھتا کہ آپ تعازت کے لیے کوئی تقریب کر دیں۔" آپ سے ایک مرتبہ ملاقات ہو چکی ہے اور آپ جانتے ہیں کہ میں کون ہوں؟" لائسلاٹ "جو جی مان شہر آئے کیوں؟"

کی ہو؟

مسٹر بلبلیل نے یہودی صورت آج کی طرف  
دیکھا جو ایک نسرانہ تھا اس سے کرسی پر بیٹھا ہوا  
تھا اور معنی خیز تیوروں سے بولا کہ یہ ایک نافر  
ہے میں مسٹر اسپورن کی قہقہہ کی کارروائی ہوئی  
لائسلاٹ کا خون خشک ہو گیا لیکن اس نے  
فوراً سنبھل کر دریافت کیا کہ کس قدر قہقہہ  
کی قہقہہ کی ہو؟

بلبلیل نے میں نے ہر بار پورا تامل اور چہرے کے علاوہ  
تفریق میں۔ اور میری نہیں

لائسلاٹ "معاذ اللہ میں ہزار کے لیے قہقہہ"  
اب لائسلاٹ ایک کرسی پر بیٹھنے ہی کو تھا کہ  
بلبلیل نے اس کا شانہ پکڑ کے کہا

بلبلیل "ذرا اعلیٰ دہ چلیے" ایک طرف لیجا کے  
دوستانہ انداز سے "مسٹر اسپورن میں آپ کو  
دوستانہ صلح دیتا ہوں کہ اس معاملہ کا  
تقصیر کر لیجیے یہ بت سببیں مقدمہ ہو"

لائسلاٹ "کیا آپ کے خیال میں میں اس  
معاملے کی افواہ سننے سے قاصر ہوں اور  
اسنا نہیں جانتا کہ کس نے کسی اسے کہا تھا کہ  
وٹنگے لہا تھا بلکہ تباہی بربادی خاتمہ پائی  
بلبلیل "اور اسپورن میں نہیں"

لائسلاٹ "بڑے تعجب ہوئے کہ" اور کیا؟  
بلبلیل "اگرچہ اس معاملے کو طول دیا تو  
تم ہر جو جہداری کا مقدمہ بھی چلایا جائیگا"

لائسلاٹ غصے سے گھبرنے لگا۔

بلبلیل "رشتائے بھرا کے" بھرکتا کہ تم اس  
معاملے کو طول دینا پسند کرتے ہو تو مجھے  
کہ یہ میرا ذاتی معاملہ نہیں ہے میں اس کے  
دوستانہ مشورہ دیتا جا رہا ہوں کسی بلا کا  
آدمی ہو اور تم نہیں سمجھ سکتے کہ جلاوہ اس  
امر سے بچ رہ سکتا ہے کہ دستاویز میں کوئی لکھا  
لائسلاٹ "سلیٹا کی کارروائی کا خیال

کر کے امان؟"  
بلبلیل "بیشک مسٹر اسپورن تم ایسے  
نوجوان کے لیے یہ باتیں کہہ سکتے ہو کہ اس  
ضروری دستاویز میں آڑ لیا ہو۔ کیونکہ ایسا ہر  
پچھے پڑے ہو کوئی شک نہیں کہ تمہارے سوا  
کا خدشات کوئی دوسرا نہیں لیکھا بخدا لگا ہوا کہ  
تمہیں اس کا خمیازہ بے طرح اٹھانا پڑیگا"

اب لائسلاٹ سا سامعہ سمجھ گیا اور  
اسے معلوم ہو گیا کہ سلیٹا نے اس کی خاطر سے کیونکہ  
اپنے باپ پر ماتہ صرف کیا ہو۔ اسے اس  
نوجوان لہیدی کی اس لہرانہ جرات پر تعجب  
تھا۔ لیکن جو یہ کا شبہ خود اس پر تھا اور جو  
سلیٹا کا تھا اس کا الزام اس پر ہوتا تھا!  
وہ بے شش و سرخ چہرے میں پڑ گیا کہ اس حالت میں  
کیا کرنا چاہیے لیکن اس نے زیادہ لمبے نہیں  
کیا۔ اس کے دل نے یہ گوارا نہ کیا کہ اپنی شہنشاہ  
راؤ فاش کرے اسے تھارے کی کہ اس کی شہنشاہ

انکے شوہر کے زبان سے نکلی تھی اسکی بھانگ انکے  
کان میں پڑ گئی اور چنبی لوگوں کو دیکھنے کے سارا  
معاملہ انکی سمجھ میں آ گیا۔ اب انہیں جو ایسی چھائی  
اور غش کھا کے ایک کرسی پر دھیر ہو گئیں۔  
لاسلٹ لاگے تھرہ کے اور اپنی بان کو دونوں  
ہاتھوں سے بھال کے کٹم جلدی ٹھنڈی بجاؤ۔  
پیش خدمتوں کو آواز دو!

قرق این کا چہرہ اسی جلدی سے دروازے  
کی طرف جھٹکا اور ہر لٹھی شب کی پیش خدمتوں  
کو آواز دی۔ اور جب تک وہ دوا دار تیار نہ کرے  
چہرہ اسی نے ان کو کون سے جو دروازے کے قریب  
جمع تھے ایک ناست خیر لے بیٹھ گیا۔ جب  
بیس تھرا پوند کے لیے یہاں پہنچا تو واقعی فحش  
مقام ہو۔ اب تک میں سمجھتا تھا کہ ایسے عظیم الشان  
رہسوں کے نزدیک اتنی رقم کوئی چیز نہیں ہے۔  
آرائش کی پیش خدمت ابھی باکے کو خبر نہ کرے  
کے لیے جا رہی تھی کہ چہرہ اسی نے گفتگو انکے کان  
میں پڑ گئی۔ واقعہ کا پورا سراغ پا کے وہ بیٹھتا  
دھڑکی اور بغیر اس خیال کے کہ اسکی مالکیت نہ کرے  
یا کوئی اور بھی مجبور ہو جاتے تھے وہ اس کا  
بکار آتھی۔ لیکن ایک غیر عورت کو دیکھنے کو  
رک گئی کیونکہ اموجن نے جلدی سے اپنے  
چہرے پر لقا بھینچ لی تھی۔

آرائش (گھبرا کے) کیونکہ مار گریٹ خیر تو ہے؟  
پیش خدمت نے کوئی جواب نہیں دیا اور

میں رہنا اور اسکا خمیازہ برداشت کرنا بہتر ہو  
بلٹیل دوسرے اسبورن اب بھاری کیا مڑی ہو؟  
اس معاملے کا کچھ تصفیہ ہو گا یا نہیں؟ اب بھی  
مستری کسی کی وادائی قبول کر لو جیسا کہ پہلے  
کر چکے ہو اور پھر کوئی جھکاؤ نہیں ہوگا! اس  
صورت میں تم تمام دستاویزیں برسات۔ اور  
ضمانت نامے جو پڑائے گئے ہر شوق سے اپنے ہاں  
رکھو! ان باتوں پر برزنا ماننا۔ ہاں اگر اس کے  
خلاف نیتے انکا کیا!

معاذ و زہ کھلا اور لارڈ ٹریٹیم جلدی سے  
لاٹبریری میں داخل ہوئے موجودہ شخص پر  
تفہیم تھی انکے ہاتھ پاؤں بھول گئے اور اپنے  
بیٹے کے قریب ہو گئے۔ ہست سے نوئے لاسلٹ  
تم ہلوگوں کی آبرو بچانا چاہتے ہو یا ابھی نہیں؟  
لاسلٹ کے منہ سے کوئی بات نہیں نکلی ابھی  
اسکی روح پرسلط تھی خصوصاً اس شمال سے  
اسپر مردی چھا گئی کہ وہ وقت آ گیا جب سارے  
منصوبے خاک میں ملنے کیلئے کا کیا دھرا بھی  
میں ہو گیا اور اب اموجن سے دست بردار ہونے  
کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔

بلٹیل لارڈ ٹریٹیم سے مالی لارڈ میں ہار  
پاؤنڈ کی قریبی ہو؟  
لارڈ ٹریٹیم بیس تھرا پوند

اصیو قی پھر دروازہ کھلا اور لٹھی ٹریٹیم  
گھبرائے تھوے انداز سے داخل ہو میں۔ بوئے غلابی

اموجن کی طرف دیکھنے لگی۔

ازالسن "کہو کہو! شاید کوئی سا کوہ مشرقی یا  
انکے سامنے کھڑے ہیں کوئی ہرج منجھلیں پھیری  
ایک دوست ہیں۔"

مارگیرٹ "ڈانسنو بھر کے! اوہس! ایسی  
جبری خیرستان کے لیے مین ہی تھی! اخیر خیر عمل  
مین خرقی آئی ہو؟"

ازالسن "ابا تہ ملے موئی چھانے ہوئی حالت  
سے، ارے؟"

اموجن "اپنی جگہ سے اٹھ کے؟ خرقی؟"  
مارگیرٹ "ہائے کیا کمون! بان خرقی! اور  
سجاری ہر لیڈی شپ۔"

اموجن "لیڈی شپ خدمت کا اہلہ کچھ لے؟ خرقی تباہ؟"  
مارگیرٹ "بان بان میڈم!"

اموجن "کتنے کی؟"  
مارگیرٹ "مین نے ایک کچی کو بیس ہزار کتے

ہوسے سنا ہے۔"

بیس ہزار کے نام پر دوادین ہر ایک  
مگر دوادین فحشہ! ایک ازالسن کی! وارنٹی  
جس سے ماہوی ہستی تھی۔ دوسری اموجن کی

آواز تھی جس سے خوشی ظاہر ہوتی تھی۔ اس کے بعد  
ایسی وہ نکلے کدے سے نکل آئی اور بیویوں سے  
اُتر کے تھر کی طرح چلی۔ اس وقت وہ مرثیہ

خیال میں بھری ہوئی تھی۔ ایسا ہی ارادہ اس کے  
میں تھا۔ اس کے لیے اُسے ٹھہر کے غور کرنا تھا۔

نہیں مانا نہ ادھر اُدھر خیال دوڑا۔ کئی فریق  
معلوم ہوئی۔ وہ پستور ٹھہر کر نقاب پر لے

لاٹھیری مین جاوے گی جس کا قصد ہے  
ہوا تھا اور دوائے کے پاس نوکرین کا حرم

بتا رہا تھا کہ جس کین کی اُسے تلاش ہو تو کین  
واقع ہو! ازالسن اور مارگیرٹ بھی اموجن کے

پچھے پچھے دوڑ رہی تھیں! اتنی تین تین اسی  
حرکت پر سخت غیب تھا۔ بہت چندی سے

بعد ہی وہ بھی لاٹھیری مین داخل ہوئیں۔  
اس عرصے میں پیش قدمیوں کی

کوششوں سے لیڈی شپ تیسری کی سبقت چلی  
ہو چکی تھی اور وہ نہایت ہی عاجزانہ صورت

سے اپنے بیٹے کی صورت دیکھ کے کہہ رہی تھیں۔  
لاٹھریٹ لکھا ہمارے تباہی کے پورے سامان

ہو گئے اور تمام نقیبین دک نہیں سکتے؟  
بلٹیل (غریب جانے) پیش کردہ بی بی

منصوب ہے۔  
لاٹھریٹ تیسری "لاٹھریٹ شپ ہے! تمہارے

فیصلے پر ہماری عزت اور بیعتی کا اٹھا کر  
بلٹیل "میں اس پر خیال کرو کہ میں ہزار

یا دوڑ کا طالب ہوں گھر کی سب چیزیں بنام  
سو جائی جے کر زید اور برٹن تات جھپٹے؟

"نہیں نہیں۔ بی بی چیز بنام نہیں ہوتی؟  
یہ اس عورت کی آواز تھی جو نہ پرتقا ہے

دیوانہ وار کرے مین داخل ہوئی تھی۔"

یہ بیس ہزار باؤڈ موجود ہیں! آخری طبلے کے ساتھ وہ لیڈی ترتیم کے قدموں پر گر پڑی اور اپنے پیٹروں کی تہ میں سے ایک پکٹ نکال کے پیش کر دیا۔

بہت سے لوگوں کے منہ سے بیاضہ تھوڑی صدائیں نکل گئیں اور لاشلاٹ کو نقش پر پورا ہونے لگا۔ اسے اتنے حواس بھی نہ رہے کہ اموجن کو زمین سے اٹھائے جو گھٹنوں کے بل زمین پر ہی ہوئی تھی۔

لیڈی ترتیم دیا اٹھائے ہوئے کون؟ یہ کیا بات ہے؟  
ازالسن (جو اس وقت دروازے تک پہنچنے کے ٹھٹھک گئی تھی) ”میں کیا سن رہی ہوں؟“  
لاڈل ترتیم (بے صبری سے) ”ڈائیکٹ کھول کے دیکھو! اوہ لاؤ مجھے دو! اہا! اہا! ہزاروں کے بینک نوٹ موجود ہیں! اب ہمارا بال بکا نہیں ہو سکتا!“

لا لاشلاٹ ”جائزہ! آئیٹھو! اس مجھے کھل کر دے! لیکن اموجن میں سر اٹھانے کی طاقت نہ تھی اور وہ اپنے جذبات سے بیجا بوسوں کے ہانپ رہی تھی آخر لاشلاٹ نے اسے اٹھایا۔ ازالسن بھی مدد دینے کی غرض سے آگے بڑھی اور جیسے ہی نقاب ہٹائی گئی ایک ایسا چہرہ نمودار ہوا جسے لاڈل اور لیڈی ترتیم نے مٹا بیچا لیا۔ وہ سمجھ گئے کہ یہی وہی عورت ہے جو ایک عیدہ پیشتر انکی خدمت میں حاضر ہوئی تھی اور شہر میں سلیٹا کا دھوکا ہوا تھا۔

بلیٹل ”میں شرط دیتا ہوں کہ یہ سرکس کی سیدائسل اموجن ہے“

قرق امین ”میشک ایک بٹھ مسوارہ چو کرے“  
لیڈی ترتیم کے منہ سے ایک نفرت انگیز صدا نکلی۔ لیکن لاشلاٹ نے پرجوش لہجے میں کہا ”آپ اتنا نہیں خیال کرتیں کہ مجھے انکی محبت پر ناز ہے؟ خصوصاً اس شریفانہ برتاؤ پر جو اُسے اس وقت سزا دے رہا ہے“

لاڈل ترتیم ”جنہیں اس واقعے پر ہر نقد تعجب نہ تھا! نقد قرقی سے گھبرائے ہوئے تھے“  
ہر کیف شہر بلیٹل آپ کا مطالبہ پورا ہو گیا۔  
(لا لاشلاٹ کی طرف اشارہ کر کے) ”آپ جو کچھ اور تنخواہ بہت جاتی ہو انکی تدبیر یہ لوگ کلک کر دیتے۔ آئیے دوسرے کمرے میں چل کے میں اس کارروائی کا توڑ کر دوں!“

دکیل اور قرق امین وغیرہ ہر لاڈل شپ کے ہمراہ لائبریری سے باہر نکلے۔ لاشلاٹ نے ان نوکروں سے جو اس کمرے میں کھڑے ہوئے تھے یاد دہانے پر مجبور لگائے ہوئے تھے چلے جانے کا اشارہ کیا۔ اور آپ! اموجن اپنے عاشق اور اسکی ماں او بیسن کے ساتھ تنہا رہ گئی۔ اب اسکے حواس درست ہو چکے تھے اور ایک کوچ پر بھیجی ہوئی تھی جہاں اسے پہلے بٹھا دیا گیا تھا۔ وہ چاروں طرف نگاہ دوڑا رہی تھی۔ ایک ایک کر کے سارے

خیالات مجتمع ہو رہے تھے۔ اور بالآخر جتنی باتیں گزری تھیں سب اس خیال میں گئیں۔  
 لاسلاٹ "خدا بات بھرے لیے ہیں"  
 اموجن "جتنے وہ خیر لفظ کام کیا جو جسکی نظر نہیں مل سکتی۔"

اموجن "لاسلاٹ تھیں حیرت ہوئی کہ مجھ ایسی غریب ایکٹرس کے پاس اتنی بڑی رقم کہاں سے آئی۔ یہ میرا سوائے زندگی تھا۔ اس سے غرض نہیں کہ کیونکر دستیاب ہوا۔ لاسلاٹ تم مجھ جانی جانتے ہو بلکہ تمہیں نقص ہو گا کہ یہ رقم کسی نا جائز وسیلے سے تمہیں حاصل کی گئی۔" از لن "میں تصدیق کرتی ہوں اور اگرچہ میرا تعجب بھی اسی قدر بڑھا ہوا جو چند روز میں مختاری احسان مند ہوں تاہم مجھے یقین ہو کہ تمہارا بیان بالکل صحیح ہو۔"

لیڈی "مگر تمہیں (جو اس معاملے سے بہت ہی گھبرائی ہوئی تھیں) میری جو نہیں کام کرتی کہ کیا کموں۔ ایک طرف تو مختاری شکرگزاری کے لیے میرے پاس لفظ نہیں دوسری طرف میری روح بھڑائی ہو کہ تم کس چیز کا دعویٰ کر دو گی۔ کوئی نامعنا وعدہ مانگو گی؟"

اموجن "آپ پریشان نہ ہوں اور یہ خوف نہ کریں کہ میں یہاں آپ کو تکلیف دینے اور پریشان کرنے کی غرض سے آئی ہوں۔ سنبھلے! میں قسم کھا کے کہتی ہوں کہ بغیر اپنی

اور لارڈ ٹرنٹیم کی منظوری کے!"  
 لاسلاٹ اب بات کاٹ کے "تمہیں کھانا؟"

اموجن "نہیں۔ میں فرم کھاؤں گی۔" بہرہ لیدی میری تم کا اعتبار کر گئی اور لیڈی شپ کو اچھی طرح یقین کرنا چاہے کہ میں اپنی حقیقت خوب پہچانتی ہوں میں جو حقیقت ایک ایکٹرس کے قاتل ایک فخر عورت ہوں مجھے آپ کے کھانچرٹنے کی اتنی ہی آند و ہمیشہ پہلی جتنی اس وقت ہوئے لینے۔

لاسلاٹ "مگر علی سے اموجن اموجن اموجن" خیر اب مجھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ میرا مطلب سمجھ لیا گیا اور اب خدا حافظ! یہ کہتی ہوئی اموجن دروازے کی طرف متوجہ ہوئی اور اس قدر جلد لاسلاٹ کی نظر سے غائب ہو گئی کہ وہ اسکا تعاقب بھی نہ کر سکا۔ اسکے بعد وہ دروازے کی طرف چھوٹا لیکن معلوم ہوا کہ اموجن اسے باہر سے بنا کر گئی تھی۔ اسے وہ بھڑوڑے کی کڑاکی سے بھانڈ بڑا لیکن جیتلے مکان کا چکر کاٹ کے دروازے کی طرف آئے اموجن جا چکی تھی۔

## باب اکاون

سفیر فرانس

آئی۔ اے۔ کو جب کا اسی ذکر ہو رہا تھا ایک

مستحق دیر نہ کرنا چاہیے کیونکہ میں کیا کہتا ہوں؟  
مینڈ وائل "جن! تو ان کا مجھے پتا لگا ہے  
انکی صحت میں کوئی شک نہیں؟"  
سفیر: لیکن دوست گستاخی معاف نہ لگنے سے  
اطمینان نہیں ہو سکتا۔ اسکے لیے کچھ ثبوت  
کی بھی ضرورت ہے۔

مینڈ وائل: "اطمینان دلانے والے توروں  
سے آپ کی ہر طرح و جمع کر دیا جائیگی جلتا  
ملاحظہ فرمائیے کہ ابھی تو راجعہ ہوا جب  
بعض وجوہ سے میں نے ہر عجیبی لوٹس طلب  
کی گورنمنٹ کو اپنی خدمات پیش کی تھیں تو  
میں نے محض زبانی معجے سے کام نہیں لیا  
نہ اس طرح ان کجحت ہاسوسوں میں رہ کر  
عزت قائم کر سکتی تھی جہیں آپ کی گورنمنٹ  
میں برا رسوخ حاصل ہو۔ میں امیر الود  
بہت بلند تھے۔ میں ایک زبردست موقع  
کی تاک میں تھا۔"

سفیر: "اور کوئی تم مجھے یہ الزام نہیں  
دے سکتے کہ میں نے کبھی تمہاری غلامی  
کی ہے۔ یہ ضرور ہے کہ میں نے تم سے کچھ ملے  
برتاؤ نہیں کیے اور یہ صرف اس وجہ سے  
کہ تمہارا جانے تمہارا کیا منصوبہ ہو لیکن بلا  
اسکے میں پوشیدہ طور پر ہر طرح تم سے  
مسلوک ہوتا رہا۔ تم سے بیان ہو مل میں  
بے اختیار ہوا۔ اور ہر موقع پر تمہیں

اور قابل لکڑ کا واقعہ ظہور پذیر ہوا یعنی جب  
دو دن لکڑی (باب بیٹے) اپنے معاملے کی  
گھنگو کے لیے ڈنڈا اسٹریٹ گئے ہوئے  
تھے اور مچھن ٹریٹیم ہاؤس میں اپنی پانچ  
شرافت اور دیادلی کا ثبوت دے رہی تھی  
اس وقت کوئی مینڈ وائل کلیرینڈن ہو مل  
میں ایک نہان سے سرگرم ملاقات تھا۔

یہ کوئی نو بچے کا واقعہ ہو جب ایک  
کھلی گاڑی ہو مل کے دروازے پر پہنچی  
اور آئین سے ایک ممتاز صورت اور سن  
رسیدہ شخص اترتا۔ اگرچہ شخص پوشیدہ طور پر  
آیا تھا تاہم ہو مل کے ملازموں نے اسکی  
دہی تعظیم و تکریم کی جو سفیر فرانس، متعینہ  
دربار لندن کی ہو نا چاہیے۔ ہر اسلینڈی گاڑی  
سے اترتے ہی سیدھے ان کمروں کی طرف  
چڑھے چلے گئے جہیں کوئی مینڈ وائل کا  
عملہ ملے تھا اور محاذ دونوں میں ٹھکے ہو گیا۔

مینڈ وائل کے انداز سفیر کو در کی جانب کی قدر  
دیتے تھے لیکن اسے کسی قسم کی خرابیاں یا چالوں  
کا اظہار نہیں دیتا تھا بلکہ لایا جاتا تھا کہ  
وہ بے حد زار و رس کے خشک اور تند مزاج  
سفیر کے شاہ لوڈا کلب کے قائم مقام کی نسبت  
قلب زیادہ مناسب سمجھتا ہے۔

سفیر فرانس (ایک کرسی پر بیٹھے) بان  
دوست مینڈ وائل اب اس کا روانہ کے

کوئٹہ ڈی مینڈو اعلیٰ کتار ہا۔

مینڈو اعلیٰ آسین کوئی شک نہیں اور یہی مجھے پورسینسی سے امید تھی۔ میں نے ابتدا میں آپ کی گورنمنٹ سے کہا تھا کہ میں روسیوں کی ملازمت سے تنگ آ گیا ہوں جسکے سیفہ حدود پر خردماغ اور بی رحم ہیں اور ذرا سی بات پر جسے چاہتے ہیں لیل کر دیتے ہیں۔ اسلئے میرا ارادہ ہو کہ گورنمنٹ فرانس کی ملازمت اختیار کر لوں۔ بہر کیف میری درخواست منظور ہوئی اور جس قدر روپیہ مجھے اپنی فوری کارروائی کے لئے درکار تھا وہ فیاضی سے عطا کیا گیا۔ اور اب میں پورسینسی کو ایک ہی کیا کم شہوت دیتا ہوں کہ میں نے اپنی خدمات کے معاوضے میں روپے کی کبھی پروا نہیں کی تھی۔

سفیر بہر کیف کیا واقعی کوئی سازش ہوئی تھی؟

مینڈو اعلیٰ ایک نہایت ہی خوفناک سازش اور سازش کرنے والے اس قدر مخدوش اور پیچیدہ شرمعی ہیں جیسے ہونا چاہئیں۔

سفیر: ”اور کیا تمنا تھا کہ کیا ہو؟“  
مینڈو اعلیٰ: ”شاہ لوئس فلپ کی ہلاکت“  
سفیر: ”اے اعلیٰ! انھیں اسکا بالکل خونت نہیں کہ انکا شہر برباد ہونے سے نکل رہی

انکی کیا گت ہو جائیگی؟“

مینڈو اعلیٰ: ”بائبل میں ہے۔ میں نے یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ لوگ بلائے پہلے تھے جو ٹھکان چکے ہیں اس سے جیتے جی پرست والے نہیں۔ وہ کوئی گوری اور خفاہ ہیں اسلئے بغاوت فرانس میں انکا ہر طرح کا فائدہ ہو بخلاف اسکے نقصان کے لیئے جان کے سوائے پاس کیا رکھا ہو۔ اور اسکی انھیں مطلق پروا نہیں۔“  
سفیر: ”کیا انکو یہ بھی خیال نہیں کہ قدرت خود بادشاہ کی محافظ ہو۔ اور ہر موقع پر تائید غیبی نے اسی سپر کا کام دیا جو کمالاں شاہ کے تمام حملے روک گئے ہیں؟“ کیا ان کبختوں کے دلیران باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوا؟“

مینڈو اعلیٰ: ”وہ اتنا مگے کا فر اور ناخدا ترس ہیں یہی باتوں کا اثر کیا اثر ہو سکتا ہو۔ ان امور کو وہ اتفاق و گت یا قاتل شاہ کی پردہ پیڑی پر تحمل کرتے ہیں۔ کیونکہ اسوقت کے مشہور معرکوں میں سچی والا حملہ اپنے ٹھیک وقت پہنچا ہوا اور چند سکنڈے توقع کی وجہ سے بادشاہ کی گوری موقع و اروا سے نکل گئی۔ رہا لیلیا ڈو والا حلقہ وہ بالکل بزدلانہ تھا۔“

سفیر: ”خیر اگر گذشتہ واقعات کا ان



کبھی توں پر کوئی اثر نہیں ہوا تو مناسب رہی کہ میں بھلاؤ سے قول کی تائید کروں اور اُن لوگوں کو ایک نہایت ہی مخدوش گروہ خیال کروں۔ اچھا، مگر اُنکی تعداد کس قدر ہو؟“

مینڈ وائل: ”سب چیز آدمی ہرج و مرج پونینڈ کے باشندے تین فرانسیسی اور ایک انگریز حالانکہ وہ اپنے خیال میں اپنی جماعت کو سات آدمیوں پر محمول سمجھتے ہیں“

سفیر: ”کیونکر؟“

مینڈ وائل: ”دیکھتے وہ مجھے بھی اپنے ہی جتنے میں شمار کرتے ہیں“

سفیر: ”آہ ٹھیک! بغیر اُنسے غلام لایا کیے ہوئے تو اُنکے مخدوش زمانہ سے وہ جتنے تین ہو سکتے تھے۔ کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ تین یہ موقع کیونکر ملا اور کس طرح اس قدر رسائی پیدا کر لی کہ ایک ہر دست اور خندق ساز دش کو پشت از بام کر سکو؟“

مینڈ وائل: ”اسکا جواب بہت آسان ہے۔ پہلے پہل اس معاملے کی سن گن مجھے چند دفعے پیشتر ملی تھی جب میں برس میں تھوڑا سا اتفاقاً ایون زینڈوسکی نامے ایک شخص سے ملاقات ہو گئی جو پونینڈ کا باشندہ تھا اور کسی زمانے میں روسی فوج کا ایک افسر تھا میں اسکا نام سن چکا تھا اور اُسکے تمام واقعات مجھے معلوم تھے اس سے غرض نہیں کہ کیونکر معلوم ہوئے

بہر کیف ہم دونوں میں گہری دوستی ہو گئی اور اُنکی زبان سے ایک ایسی بات نکل گئی جس سے مجھے اور بائین دریافت کرنے کا موقع مل گیا مقدمہ مختصر میں نے باتوں باتوں میں تمام کارروائی جو اُس وقت ہو رہی تھی معلوم کر لی لیکن یہ شرط ہو گئی کہ میں بھی اس جتنے میں شریک ہوں۔ میں نے فوراً منظور کر لیا۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب میں نے اپنی خدمات ہر جیٹس لوئس

قلب کی گورنمنٹ کو پیش کی تھیں“

سفیر: ”ابھی ان مفسدون کے کچھ اور حالات بھی بیان کرو۔ تم کہتے ہو کہ پونینڈ کے دو باشندے ہیں؟“

مینڈ وائل: ”جی ہاں۔ انہیں سے ایک (ایون زینڈوسکی) کے حالات تو میں بیان ہی کر چکا۔ رہا دوسرا وہ سب سے زیادہ بلائے بیداران ہوا اور گزشتہ بیس سال میں جس قدر بلوے پونینڈ میں ہوئے ہیں سب میں ناموری حاصل کر چکا ہے۔ نیز سٹارٹ کے ہنگامہ فرانس میں بھی بے انتہا داد شجاعت سے چکا ہو“

سفیر: ”(وقفہ چوبک کے) وہی ہنگامہ جو شہنشاہ حال کو تخت نشین کرنے کے لیے ہوا تھا؟ اور اب یہ دو قابائز کسی کے خون کے پیا سے ہو رہے ہیں؟“

مینڈ وائلؔ ان لیکن پورا سیکسی اپنے  
 واقف کا کو جو اس معاملے کے ہر پہلو سے  
 ہر بچہ آخر واقعہ میں یہ یاد دلا: نقول یہ  
 کہ پولینڈ کی جمہوری پانچ شاہ وائس کی  
 خوشحال دشمن ہو رہی ہو کیونکہ انھوں نے  
 پولینڈ کی قومی آزادی واپس لانے کے لیے  
 کوئی عملی کارروائی نہیں اختیار کی۔ ان  
 لوگوں کا بیان یہ کہ شاہ نے وہ تمام  
 حصے مسترد کر دیے جو لبرل اغراض کے  
 متعلق تخت فرانس پر جلوس فرمائے گئے  
 کیے تھے۔

سفیر آٹو! میں سمجھتا ہوں کہ یہ متفق  
 اپنی ناشائستہ کارروائی کے لیے کیسے کیسے  
 جیلے تراش رہے ہیں۔

مینڈ وائلؔ اور ایسٹلے اب اسکے متعلق  
 اور کچھ کہنا مقول ہو۔ ہر کیف آئین پولینڈ  
 والے ہیں اور یہ ان باغیوں میں ہیں جو  
 حکماء جہم کے جوش میں اپنی جان تک کی  
 پر وائس لڑتے آتے ہیں۔ فرانس میں  
 جوان پولینڈ والوں سے کسی بات میں کم نہیں  
 ہوتا ایک انگریز بھی۔

سفیر (بات کاٹ گئے) واقعہ اس سے شاہ  
 کو قلب سے کیا غصہ متاثر ہو؟

مینڈ وائلؔ نے ذرا شائستہ ٹھکانے  
 اور بولانڈ انگریزوں میں بھی ویسے ہی

قتلہ پرواز قصبی القلب۔ اور خود غفل  
 لوگ موجود ہیں جیسے اور قوموں میں  
 یہ بات کہ اس شخص کا باغیانہ جوش  
 یا مصنوعی اسکی اہمیت میں کچھ نہیں کہ سکتا  
 مگر اس میں شک نہیں کہ اسے ایک امید  
 مہم جوہم پر اپنے کو اس کا رہنمائی کے لیے  
 وقف کر دیا جو اسے یقین دلایا گیا ہو کہ شاہ  
 کے قتل ہوئے ہی جمہوری سلطنت قائم  
 ہو جائیگی اور جو لوگ اس کوشش میں شریک  
 ہو گئے انھیں بے بے وقار اور احمق اور  
 جائزہ بن۔ یہ کج انگلی۔ اس موقع پر پولینڈی  
 سے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اس قسم کے  
 لوگ پہلے خود کس طرح اندھے ہوتے ہیں  
 اور بعد ازاں دوسروں کو کس طرح گمراہ کرتے  
 ہیں۔ ہر کیف ہر یہی معاملہ اور تمام باغیوں  
 میں یہ انگریز سب سے زیادہ خودوش آدمی ہو؟  
 سفیر۔ یہ کیونکر؟

مینڈ وائلؔ ایسٹلے کو صرف یہی ایک ایسا  
 شخص ہے جس سے ملی ہو سکتی ہو۔  
 اور لوگ مفلس قلاشر میں اور بغیر اسکے  
 سہارا سے کچھ نہیں کر سکتے کیونکہ ایسی  
 بغاوتوں کے لیے رہنے کی سب سے

زیادہ ضرورت ہے۔  
 سفیر آخر یہ مقصد انگریزوں کو؟  
 مینڈ وائلؔ میں اسکے پہلی نام و مقام

اور اسکی واقعی حالت سے بالکل نہیں واقف  
ان باتوں پر اسنے خود ہی پردہ ڈال رکھا  
ہو لیکن اسنے اس بغاوت میں جان و دل سے  
حصہ لیا ہو اور میں پھر کہتا ہوں کہ دسی مالی  
مدد بھی دیتا ہو۔ مگر اسیں کچھ اور راز بھی ہو  
سفیر وہ کیا؟

مینڈ وائل ”یہ انگریز کسی ذریعے سے ایک  
اسپیر کیمرے سے تعلق رکھتا ہو۔ و حقیقت یہ  
بیکم ایک ڈچر ہو اور اسے اس کارروائی  
میں شریک ہونے کی ترغیب یہی ہے جس میں  
یہ انگریز کو دشریک ہو“

سفیر متعجب ہوئے ”کیا؟ ایک انگلش ڈچر  
اور قاتلانہ کارروائی میں شریک؟ کونسا  
یہ کسی شخص نہیں اتنے تو کمانیوں کو بھی  
مات کر دیا؟“

مینڈ وائل ”میں یورپینسی کو باور کرادوگا  
کہ کیسی کمائی ہو آخر جو کچھ میں کہ رہا ہوں  
سب کا ثبوت لازمی ہو“

سفیر ”معاذ اللہ ایک انگلش ڈچر اور  
بادشاہ کشی کی محبین؟“

مینڈ وائل ”اس میں شک نہیں لیکن شاید  
بلکہ یقینی طور پر اس میں کسی ذاتی بخش کو بھی  
داخل ہو“

سفیر ”وہ کس طرح؟ کچھ خلاصہ کہو انعاماً  
تم جانتے ہو؟“

مینڈ وائل ”چند سال کا عرصہ ہوا کہ یہ  
ڈچر یہ پرس گئی تھی مجھے اس واقعے کی  
پوری کیفیت تو مدعو نہیں۔ لہذا مجھ لایا  
کہ تاہون لیکن یہ مسلم ہو کہ ڈچر کو شاہ لونی قلعہ  
کے کسی بیٹے نے نہایت ہی شرمناک  
طریقے سے بلکہ بالکل زبردستی سے خراب  
کر ڈالا۔ ادیب ڈچر نے خود یا خواہ سے  
فریاد کی تو خود بدولت نے کوئی اٹھنا نہیں  
فرمائی۔ بلکہ یہ جواب دیا کہ فرانس میں اسی  
باتیں قابل سماعت نہیں۔ اگر وہ قلعہ  
تو اپنی زبان تو اب میں ہے اور پھر اسے کوئی  
ضرر نہیں پہنچ سکتا۔ اسپر وہ خون کا  
گھونٹ پی گئے نہ تھے۔ مگر اسید وقت سے بادشاہ  
اور اسکے کل خاندان کی طرف سے اسے  
سینے میں مخالفت کی آگ سلگنے لگی“

سفیر ”کیا تمہیں ان باتوں کا پورا یقین ہے؟“  
مینڈ وائل ”مجھے انکی صحت میں کوئی شک  
نہیں۔ اور حقیقت ڈچر کو شاہ لونی قلعہ

سے عداوت قلبی پیدا ہو جانے اور ان  
باغیوں کی مدد کرنے کے لیے یہی ایک گامی

وجہ ہو جسے وہ اپنے دوست یا دشمن ایا جو  
کوئی یہ انگریز ہو کی معرفت مل رہا ہو تھی  
ہو کہ وہ اپنے باقیانہ اور دونوں میں کامیاب ہو

سفیر ”وہ تو روپیہ اسکا صرف ہوتا ہے؟“  
تم جانتے ہو کہ یہ ڈچر کون ہو؟“

مینڈ وائل میں جانتا ضرور ہوں لیکن  
براہ مہربانی اسکا نام نہ پوچھیے کیونکہ اس  
بغاوت کو فنا کرنے کی جو تدبیر میں بتائے والا  
ہوں وہ اسی شرط سے مشروط تھا کہ وطنی  
باتیں دُجڑ سے تعلق رکھتی ہیں وہ ہوشیاری  
بلکہ ایران داری سے پوشیدہ رکھی جائیں گے  
سفیر اگر اس بغاوت کے شکست ہونے  
پر وہ بھی بالکل بیدست ہوا ہو جائے اور  
آئندہ کے لیے کوئی خدمت نہ باقی رہے تو  
مجھے ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں۔  
تجسین پر پوشیدہ رکھنا مناسب سمجھتے ہو؟  
مینڈ وائل وہ آپ کی اطاعت زمین ہے وہ وہ  
بغاوت کی شکست ہوتے ہی وہ بالکل  
بیدست ہوا ہو جائیگی اور ہمیشہ کیلئے اس  
قسم کی فکر نہ رکھنی چاہیے، بات یہ دھو بیٹھے  
بہر گز کہ کوئی ایسی جی ضرورت نہ رہے  
جو اس زمین کے لئے ہو، یہاں بھی تیار ہو سکتا ہے  
وہاں سے وہ بھی تیار ہو سکتا ہے۔

سفیر ہاں۔  
مینڈ وائل اب اندیشہ اور کسببسی آسانی  
سے تیار ہو سکتے ہیں کہ میں نے  
رومیوں کی حریف ملازمت میں آئندہ دنوں  
تیار نہیں ہو سکتا، اگر بلکہ اس کے طریقہ  
میں جو خدمت محمد باتیں ہیں وہ  
سب سے کمترین کرنی ہیں انیسے سنگین  
ملازمت کے تعلق سے ایک طریقہ عمل

سفیر بیشک اسکی کہ شاہ لونی قلب کو  
بھی یہ نہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس کے  
خلافت ایسی سازش ہوئی ہو کہ اس کے  
عدالت سے استغاثہ کرنا بھی فضول ہو  
کیونکہ میں بغیر تھوڑی مدد کے کچھ ثابت  
نہیں کر سکتا۔ اور تم یقیناً اس معاملے  
میں شہادت دینا گوارا نہ کرو گے؟  
مینڈ وائل اس میں شک نہیں کہ مجھے  
ایک حقیر کا اعزاز حاصل کرنے کی خواہش نہیں  
نہ ان باغیوں کو اپنے خون کا پیمانہ مانا سکتا  
ہوں جبکہ راز میری وجہ سے فاش ہو گا۔  
لیکن میری تمام تجویز میں میرے ذہن میں  
ہیں اور آپ عمل کرنا بہت آسان ہو گا  
سفیر مینڈ وائل کے قریب کسی بڑھاکے  
اجتہاد کیا کرو؟  
مینڈ وائل کیا دلچسپی میں آپ کا کوئی  
اکیوٹ موجود ہو؟  
سفیر ہاں۔  
مینڈ وائل اب اندیشہ اور کسببسی آسانی  
سے تیار ہو سکتے ہیں کہ میں نے  
رومیوں کی حریف ملازمت میں آئندہ دنوں  
تیار نہیں ہو سکتا، اگر بلکہ اس کے طریقہ  
میں جو خدمت محمد باتیں ہیں وہ  
سب سے کمترین کرنی ہیں انیسے سنگین  
ملازمت کے تعلق سے ایک طریقہ عمل

نہایت ہی عمدہ اور قابل تعریف ہو گئے۔ وہ مشتبہ اشخاص میں سے ایک جو جی کے آدمی کو اس طرح چپ چلنے کے پکڑ لیا جاتے ہیں کہ اس سرزمین پر نہان ایسی دارو آہونے کا شبہ ہو گا تو فی چارہ جوئی کی بھی نوبت نہیں آنے پاتی۔ اور۔۔۔

سفیر مینڈ وائل کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے دوست یہ تو مجھے کوئی نئی بات نہیں کہی۔ اس ضروری اور مفید کارروائی کا سہرا تھیں صرف روپیوں ہی کے سر باندھنا چاہیے شاہ عالم شاہ لوئی قلب بھی بڑھاپی کا بڑی کر چکے ہیں۔

مینڈ وائل میرا بھی یہی خیال ہو۔ لیکن اس سے میں اپنے ناچیز تجھے کا ثبوت دینا چاہتا تھا اور میں خوش ہوں کہ آپ کے بیان سے میرے کلام کی تائید ہو گئی۔

درحقیقت میرا یہ خیال ہو کہ اچیر یا کی وہ جماعت جو مجرموں کی رحمت کے نام سے موسوم ہو گئی صورتوں میں مفید و کارآمد ہو سکتی ہے۔

سفیر کوٹ تھا اور خیال صحیح جو۔ تمام ایسے اشخاص جس پر شاہ عالم بہت احسان فرمائی کا شبہ ہو گا تو ایسی جماعت میں شریک ہوئے بغیر سچیدے جاتے ہیں جہاں دفعۃً انکی حالت اس طرح

بدل جاتی ہو گی یا وہ جہاز کی قلی ہیں۔ انہیں ادنیٰ مدد ملے گی یا بھی سزا دے دی جاتی ہو گی اور ان کے تمام عزرات مہلت سماجت۔ اور فریاد عدول بھی میں شمار کی جاتی ہیں۔ اور یقین ہی جانو کہ انہیں بہت کم ایسے لوگ ہیں جو مجرموں کی رحمت میں بھرتی کیے جاتے ہیں۔

مینڈ وائل میری دانست میں یہ لوگ اپنے کو عالم انجس سمجھ لیتے ہیں اور بجز موت کے انکی رہائی ناممکن ہو۔

سفیر مینڈ وائل یہی حالت ہو۔ بہر کیف یہ تمہید کس لیے اٹھائی گئی ہو؟ کیا تم ان چھوٹے بانیوں کو پکڑا دو گے؟

مینڈ وائل وہ نہیں جناب میں ایسا بیوقوف نہیں ہوں کہ لندن سے نصف درجن آدمیوں کو غائب کر کے ایک تھلک مجادوں جس سے بہت بڑا شبہ پیدا ہو گا اور نہایت گہری تحقیقات ہونے کا اندیشہ ہو۔ البتہ اگر ایک آدمی غائب ہو جائے تو وہ اور بات ہے۔

صرف ایک ہی شخص کو پکڑ لیا جائے گا۔ اس کا رروائی کے ساتھ چھبہ اور تیرہ ہونے میں نفیوت کا خاتمہ کر دینا سب سے زیادہ چھٹا توٹ جائے گا اور حکومت کا سب سے اونے دلوں پر اس قدر چھا جائے گا کہ اس کا

نہایت ہی عمدہ اور قابل تعریف ہو گئے۔ وہ مشتبہ اشخاص میں سے ایک جو جی کے آدمی کو اس طرح چپ چلنے کے پکڑ لیا جاتے ہیں کہ اس سرزمین پر نہان ایسی دارو آہونے کا شبہ ہو گا تو فی چارہ جوئی کی بھی نوبت نہیں آنے پاتی۔ اور۔۔۔

سفیر مینڈ وائل کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے دوست یہ تو مجھے کوئی نئی بات نہیں کہی۔ اس ضروری اور مفید کارروائی کا سہرا تھیں صرف روپیوں ہی کے سر باندھنا چاہیے شاہ عالم شاہ لوئی قلب بھی بڑھاپی کا بڑی کر چکے ہیں۔

مینڈ وائل میرا بھی یہی خیال ہو۔ لیکن اس سے میں اپنے ناچیز تجھے کا ثبوت دینا چاہتا تھا اور میں خوش ہوں کہ آپ کے بیان سے میرے کلام کی تائید ہو گئی۔

درحقیقت میرا یہ خیال ہو کہ اچیر یا کی وہ جماعت جو مجرموں کی رحمت کے نام سے موسوم ہو گئی صورتوں میں مفید و کارآمد ہو سکتی ہے۔

سفیر کوٹ تھا اور خیال صحیح جو۔ تمام ایسے اشخاص جس پر شاہ عالم بہت احسان فرمائی کا شبہ ہو گا تو ایسی جماعت میں شریک ہوئے بغیر سچیدے جاتے ہیں جہاں دفعۃً انکی حالت اس طرح

ایسی سازشی کارروائیاں سے خود ہی  
جان بچانے کی بجائے

سفیر مین سمجھا۔ اسی اثر نے کوٹلیہ کو پنا  
مناسب پر

یائند وائل "جی ہاں۔ اور اب میں جانتا  
ہوں کہ میری جھلک حسن لیاے کیونکہ  
ایک خبر سے جو مجھے ملی ہو کل شام کو کسی  
کارروائی کا عمدہ موقع ہو۔"

سفیر بہتر لیکس دوست میں یاد دلانا ہوں  
کہ تھے اس وقت تک کوئی ایسا جوت نہیں

وہ جس سے اس معاملے کی پوری پوری  
اصلیت ظاہر ہو سکے۔ یہ اسی لیے نہیں کہ

مجھے تمہارے بیان میں ٹھک ہو بلکہ  
یاد رکھو کہ مجھے دوسروں کو بھی کچھ سمجھنا ہی

مخصوصاً وزیر خارجہ اور شاہ کوئی غائب  
یہ نہ وائل بات کا ٹیکہ آپ خاطر جمع

رکھیں۔ یہ کارروائی جو اس اثر نے  
مستقل میں کہتا ہوں خود ہی ایسا نوایہ

عمرہ وہ اطمینان بخش ثبوت دیدہ گی  
سفیر اس پر بین جو جتا ہوں۔

ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور اس کا  
توا فی سید رہا جس نے اس نے

تجارت میں نہ ہو تو فیہ نہ ہو  
لوت لیا تھا از ہر جہت سے

ولی مسرت کے ساتھ کہ اچھا۔ اب میدان  
مالیا اور کامیابی یقینی ہو

لیکن تھوڑی ہی دیر بعد اس کے ولی میں  
بعض اہم خیالات پیدا ہوئے اور وہ کہہ

میں آہستہ آہستہ ٹھٹھٹھ ہوئے اپنے دل سے  
یہ باتیں کرنے لگا۔

دراگرچہ اس بغاوت کے اظہار سے اس  
نقص کے دفع کی عمدہ صورت نکلی آئی

تاہم یہ بغاوت خود بھی دفع ہو جانا چاہیے  
ورنہ سفیر کی نظر میں میری وقت فرمائی۔

علاوہ برین ملن پر کہ اسے کھانے کے اس  
بغاوت میں اس نگرہ کی شرکت محض میری

اختراع ہو بہر کیف میں اس بغاوت کو لڑنا  
ہوں اور اس میں ذرہ برابر ہمت نہیں!

جس خلو کو میں سفیر سے لکھوا تا جانتا ہوں  
اس سے یہ خواہش پوری ہو جائیگی لیکن اگر

سی وجہ سے خبر کچھ بڑی ہو جائے گی  
یادہ غمی خیال نہ رہے اس نے اپنے اسلئے

میل جو ساتھ لایا تھا کہ یہ راز فی شخص کر دے  
اس صورت میں یہ راز نہ ملے ایک شہنشاہ

نہیں جس کی اہمیت اور بڑائی  
میں نے اس سے پہلے ہی بتا دی

لیکن یہ راز اس سے خود ہی نہ ملے  
اسلئے اسے باخوبی پناہ دیا یا سچ کر

میںڈ وائل "اور سرخ کیونکر لگا ہے"  
 "اومند" "آج سہ ہر وہ ایک نہایت ہی  
 خوبصورت گاڑی میں ایک نوجوان بیٹا  
 اور ایک وجیہ شہین کے ساتھ نظر آئے۔  
 پھر کیا تھا۔ میں ایک ہانے سے اُسکے  
 ساتھ ہولیا۔ اور خداوند کے اس وقت  
 اس شخص سے پورا سرخ لگ گیا۔ کیونکہ  
 اس سے پہلے وہ اکیلا نہ مل سکا۔"

میںڈ وائل "میں بھی سے کہاں ہی ہوں؟"  
 "اومند" "کوئٹہ کوئٹہ کوئٹہ کے ہماں  
 تو اسوڑا سکوتر میں۔"

میںڈ وائل "نہایت عجیب" کوئٹہ کوئٹہ  
 کے ہماں؟"

اومند "جی ہاں میں غلامت نہیں کرتا  
 او۔ ہماں تک سرخ لگا ہوا اُس سے  
 ثابت ہوتا ہے کہ وہ جی ہماں ہی ہے؟"

میںڈ وائل "تم بھلے آدمی سے یہ سنا  
 کہ ان سے دوستی مانا ہے۔ میرے قبول  
 کر دے۔ مجھے ہر اومند لکیر آتا ہے۔"

کوئٹہ کے ایک اور ہماں نے  
 میں کہا "تم بھلے آدمی سے یہ سنا  
 میں نے یہ سنا ہے کہ وہ جی ہماں ہی ہے؟"

میںڈ وائل "نہایت عجیب" کوئٹہ کوئٹہ  
 کے ہماں؟"

سے محفوظ رکھنا چاہیے۔ ان کو کون میں  
 مجھے صرف ایک شخص سے ترہ ہے۔ وہی  
 ایک ایسا شخص ہے جو مجھے یمن ہو سکتا ہے  
 اور وہ آئون زبردستی ہر۔ ہاں اُس کا مجھے  
 سب سے بڑا خوف ہے کیونکہ جس عنوان سے  
 میں اُس سے پیر میں ملتا تھا اُس سے وہ  
 نتیجہ نکال سکتا ہے کہ میں فی الواقع وہ نہیں  
 ہوں جو میں نے اپنے کو کہا تھا۔ لیکن اُس  
 کیونکہ مجھ سے چھوٹے؟"

اتنے میں کمرے کا دروازہ کھلا اور  
 اومند وائل کوئٹہ میںڈ وائل کا ہمدرد  
 داخل ہوا۔

کوئٹہ کیونکر لگا ہے؟"

اومند "میں نے اور اہل چوٹی سی  
 بات کا سہ لگا یا ہے جو آپ نے سہ ہر دلی قہر  
 کوئٹہ کیونکر لگا ہے؟"

اومند "آپ کو خیال ہوگا کہ آپ نے  
 ایک بیٹی کا پتہ لگا ہے؟ وہ بایا تھا جو میں  
 سکتے ہیں لیکن ان دنوں میں اہل چوٹی  
 میں ہاں میں ہاں ملتی ہے۔"

میںڈ وائل "اے ایل ٹریویر؟ میں  
 صحت مند ہوں؟"

اومند "میں نے اُسے قید میں رکھا  
 پتہ لگا لیا ہے۔ اسکا سرخ زہر ہے۔ یہ مجھے  
 بس چار چھینا ہے؟"

اس موقع سے زیادہ مناسبت ہے؟ کہیں کوئٹہ الونیز کے پاس جانے کے لیے ایک حیلہ میرے پاس موجود ہے؟

اس ارادے پر مستقل ہونے کے بعد وائل نے گاڑی تیار ہونے کا حکم دیا اور جب تک گاڑی تیار ہوئے کہیں کے بسے اور پورے ٹھکانے کے ساتھ راستہ ہو گیا۔ ڈرائنگ روم سے نکلے اور گاڑی پر سوار ہوئے اور منڈ وائل کو مخاطب کر کے بولا:-

منڈ وائل: ”اڈمنڈ تم مسل لائن میں آئے ہیں جان جا کے میرا سلام کہو اور کہہ دو کہ کل سب کاموں سے فراغت کر رہیں۔ تاکہ میں کسی وقت آکے انھیں اپنے ساتھ لے جاؤں کیا آج سہ پہر کو مئے انکے لیے شراب اور دوسری چیزیں بھجوا دی تھیں؟“

اڈمنڈ: ”جی ہاں۔ میں نے خود سب چیزیں انکے لئے مکان پر روانہ کر دی ہیں۔“

منڈ وائل: ”بہتر جان کیا تھیں معلوم ہے کہ وہ اپنا عیال مکان پسند کرتی ہیں؟“

اڈمنڈ: ”یہ ناممکن ہے کہ وہ ایسی چیز ناپسند کریں۔ ایسے خوبصورت کمرے اور

شہر کے ایسے عمدہ مقام پر ان کی لیل کروں سے جو اس نو دولت سلیکٹڈ سٹریٹ میں

نے لے دیے تھے ہزار درجہ بہتر ہیں۔ آپ ہر بات ایسی ہی کر رہے ہیں۔“

منڈ وائل مسکرایا مگر کوئی جواب نہیں دیا۔ اور گاڑی پر سوار ہوئے چند ہی منٹوں میں کوئٹہ الونیز کے محل پر پہنچ گئے۔ گاڑی بھانٹا بڑھری ایک اندر بھگارا رزق برقی دردی پہنے اور بالوں میں پوڈر لگائے سٹریٹوں سے آتے رہنے کے سامنے آیا اور پوچھنے لگا۔ ”دین کس نام سے اندر اطلاع دوں؟“

جواب: ”کوئٹہ منڈ وائل۔“

خدا تکا رنے زینے پر والے دربان سے پتہ لگے کہ ”کوئٹہ منڈ وائل“ آئے دوسرے سے کہا۔ دوسرے نے تیسرے سے یہی نام بتایا۔

اس وقت منڈ وائل کو معلوم ہوا کہ کوئٹہ الونیز نے کوئی جلسہ کیا ہے اور خدا تکا ر سے کوئی بلایا ہوا اہم اجتماع ہے۔ میں چند لمحوں میں نفیس لباس میں بنے پرچہ رہی تھیں۔

تمام محل روشنی سے جگمگا رہا تھا متعدد خدا تکا ر ادھر اُدھر دوڑتے بھرتے تھے۔

اور لکڑی تلون کی صدائیں گونج رہی تھیں۔

تھوڑی دیر کے لیے منڈ وائل پر حیرت چھا گئی وہ سمجھا تھا کہ کوئٹہ الونیز آگئے ہونگے۔

اسکے خواب خیال میں بھی وہ تھا کہ یہاں ایسا جلسہ ہو رہا ہوگا۔ لیکن اب کیا کرنا

چاہیے؟ پلٹ جانا کس طرح ممکن ہے؟



اُسکے آنے کی خبر جیسے تک پہنچ چکی تھی۔ اس حالت میں واپس جانے میں انتہا سے زیادہ پرنامی تھی۔ علاوہ برین ایسے متوجہ نہ ہو سکتا تھا کہ وہاں کا ہواؤ کھلا ہوا تھا۔ ہذا تصور ہی پس و پیش کے بعد وہ سیدھا زینے پر چڑھتا ہوا چلا گیا۔

جلے کے صدر دروازے پر ایک خدمتکار نے پھر کسی قدر آواز سے "کوٹ مینڈ وائل" کہا اور یہ بیباک نہ طور سے جلے میں داخل ہو گیا۔

چونکہ شکار جاسہ میں زیادہ تر انگریز لوگ تھے جو نہ صرف مینڈ وائل کے نام ہی سے واقف تھے بلکہ اُسے پہانتے بھی تھے اور عام ہر دغزیری کی وجہ سے طبقہ امرا میں اُسکی بہت بڑی عزت ہوتی تھی لہذا فوراً بڑے بڑے انگریزی رؤسا اور اہل اعظام اُسے آداب بجا لائے۔ اور جیسے ہی اُس نے چارون طرف نگاہ دوڑائی بڑی بڑی بیگیوں کے تبسم اور گردن کے اشاروں سے سلام اُسکا استقبال کرنے لگے۔

اب اُسے خاطر خواہ اطمینان ہو گیا کیونکہ وہ بخوبی جانتا تھا کہ کوٹ انڈیز ایسے موقع پر کہ کوئی ناگوار برتاؤ نہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اُسکا یہ گمان غلط بھی نہ تھا۔ کوٹ انڈیز اُسکا نام سننے پر خستہ و خجل ہوا

اور اُسکی اس گستاخی پر آمادہ ہو کر باطلان پر تازہ سے پیش آنے کے لئے مین اُسکی بیگ صاحب اپنے شوہر کے پاس پہنچیں اور پوچھنے لگیں "کیا تم نے انھیں بلایا ہے؟ کوٹ مینڈ وائل ہرگز نہیں! مجھ سے ویدہ دلیری ہو اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسی جرأت کرنے میں وہ اپنی ناموری سمجھتا ہے تاکہ اخبارات میں ہمارے خاص خاص مہاتموں کی فہرست میں اُسکا نام بھی شطب جائے۔"

کوٹس "پھر تمہارا کیا ارادہ ہے؟" کوٹ "اُسے نصرت کرو۔ دفعہ اقبال کرو! لیکن تمہارا جت سے لوگ اُس سے بخندہ پیشانی مل رہے ہیں عورتیں تک اُسکی موجودگی پر خوش نظر آتی ہیں۔ اُسکی ہر دغزیری میں شک نہیں! اور شاید ممکن ہو کہ وہ کسی خاص کام سے آیا ہو۔ وہ نہایت ہی ہوشیار شخص ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ وہ ویدہ والستہ غلطی کرے اور بغیر بلائے چلا آئے۔"

کوٹس "علاوہ برین اُسے بہت سی راز کی باتیں معلوم ہیں" کوٹ "بیشک! خوب سوچ سوجھ لینا چاہیے۔" کوٹ "وہ آ رہا ہے۔ میں تو اپنے مہاتموں کی طرح اُسکے خیر مقدم کر دوں گا۔"

اتنے میں مینڈ وائل اس مہذب  
انداز سے جو اس کا خاص طریقہ تھا کوٹ  
کے قریب ہو گیا اور اس طرح دونوں سے  
صاحب سلامت کی گویا وہ بلایا ہوا  
مہمان ہو۔ دونوں میزبان اپنے ناخواند  
مہمان سے برعاطر و مدارت پیش آئے  
اور جیسے ہی کوٹیس دوسری طرف چلے  
کوٹ نے اہستہ سے پوچھا "شاید  
مانسیر ڈوی مینڈ وائل حسین مجھے کوئی  
مزدوری بات کہنا ہو؟"

مینڈ وائل "جی ہاں ابھی وجہ ہو کہ میں  
اس وقت حاضر ہوا" اور اب مینڈ وائل  
اس ٹھاٹھ سے اترنے لگا کہ دیکھنے والے  
خیال کریں کہ اس سے اور روسی نائے  
بہت بڑا تپاک ہو۔

کوٹ "اچھا دھڑ" دیکھ کر اس کی طرف  
لیجائے "میری دانست میں یہاں اطمینان  
کے ساتھ بائین ہو سکتی ہیں چاروں طرف  
دیکھو کیا نہایت سی اہم بات ہو  
اور اس کی ضرورت ہو کہ میں اپنے بھاس  
کرے میں جاؤں؟"

مینڈ وائل "جی نہیں پہلے میں اس  
گستاخی کے لیے معافی مانگتا ہوں اور  
یور لارڈ شپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں  
کہ مجھے یہاں جلیبہ ہونے کی کون کان

خبر نہ تھی"  
کوٹ "معافی مانگنے کی ضرورت نہیں  
جو تھین کہتا ہو کہ  
مینڈ وائل "میں اس کی ضرورت سمجھتا ہوں  
کہ ایون ریڈ ولسکی کا نام"  
کوٹ (قطع کلام کر کے) "میں جانتا  
ہوں۔ یہ وہی ایڈی ڈی سمب ہو چکے  
ساتھ وہ عورت ڈال سک سے بھائی تھی  
یعنی اسکا آشنا"

مینڈ وائل "جی ہاں وہی حسین معلوم  
گورنمنٹ روس بالفعل اسکی بابت کوئی  
خیال کھتی ہو یا اب اسے سرائے اور اسکی  
کارروائیوں سے کچھ غرض نہیں ہے  
کوٹ "یہ تم کیوں دریافت کیے ہو؟"  
مینڈ وائل "محض اسیلے کہ میں جانتا ہوں  
کہ یہ ایون ریڈ ولسکی کمان ہوا دوسری موقع

پر اسے اپنے تابوین لاسکتا ہوں"  
کوٹ "واقعی؟" کچھ سوچے "غالبا وہ  
اپنی پرانی آشنا کی تاک لگا رہا ہے؟"  
مینڈ وائل "مسل یہ ہو کہ ایون ریڈ ولسکی  
ایک بہت بڑا نقشہ بیچا کر نے کی فکر میں ہے  
میں نے اس کے سات ۶ بات کی ہے۔"

وہ بالکل غصہ اور اپنی جان سے  
بیزار ہے۔

کوٹ "تساہت مہستہ سے" اس قدر

راز معلوم ہو گئے۔

مینڈ وائل ”اسی لیے وہ نہایت ہی مخدوم تھے تو قسٹ دو بیگ۔ مجھے براہِ حرور و پیدائیگی مائیسروی مینڈ وائل تھے اسکی اطلاع دیکے مجھے بہت برا احسان کیا۔“

مینڈ وائل ”اور اب غالباً پور لاڈ شپ اس طے میں میری موجودگی کو نامناسب نہ خیال فرمائیں گے؟“

کوئٹ وہ اسکی کوئی وجہ نہیں۔ تم میری خاطر سے تنہا رہو۔ اور میں کوئٹس کی حالت سے تمہیں دعوت دیتا ہوں کھانا بائین کھانا۔ اب کچھ دیر نہیں ہو۔“

مینڈ وائل نے جھجک کے سلام کیا اور

دوسری طرف چلتے ہی کوئٹا کہ بکا یک

ٹھہر گیا اور کوئٹ کی طرف بغور دیکھے بولا۔

غالباً پور لاڈ شپ میرا ایک خطاب

جانتے ہوئے اور اگر دوسرے لوگوں کے

سامنے مخاطب فرمائیں تو صرف کوئٹ

مینڈ وائل کافی ہے۔“

کوئٹ اسکو اس کے ”اب میں نہیں

بھی لوں گا۔“

اب مینڈ وائل اس مقام سے چلتا ہوا

اور تقریباً ہر گوشے میں آنکھیں کو تلاش

کرنے لگا۔ بکا یک اسے معلوم ہوا کہ کسی

نے اس کے شانہ پر ہاتھ رکھا اور پلٹ

کے دیکھنے پر ایک کشیدہ قامت

وجہ صورت شخص نظر آیا۔ اسکی عمر چالیس

سال کے قریب ہوئی۔ اس کے بال

سنہری رنگ کے اور موجیں سموری

تھیں۔ اور بڑی بڑی نیلگوں آنکھیں۔

یہ گرینڈ ڈوک تھا جسے مینڈ وائل نے

معاہدہ کیا۔ کیونکہ وہ اسکی ایک تصویر

دیکھ چکا تھا۔ لیکن بالمشافہہ دیکھنے کی

اسی وقت کوئٹ آئی تھی۔ مینڈ وائل نے

چاہا کہ گرینڈ ڈوک کے آگے سے ٹکھانے پر

معاہدہ خواہ ہوا۔ وحدت کرے کہ میں نے

نہیں دیکھا لیکن حضور! اس نے معاہدہ

پر انگلی مار کھٹکے بات کرنے سے منع کیا اور

اشارہ کیا کہ ساتھ بیٹے آؤ۔

مینڈ وائل اپنے دل میں ”جر جرینڈ ڈوک

کو میری خواہش؟“ اس سے بہت رعبا بات۔

لیکن مجھے بہت ہی مہربانی سے کام

لینا چاہیے۔ کیونکہ کوئٹ کوئٹ سے کوئی

فقہہ چلنا مشکل ہے۔“

آخر گرینڈ ڈوک ایک بار اسے میں

چوہے حسین ایک بڑی بڑی اخبارات

اور کتابیں ان مہمانوں کے سامنے رکھ کر

رکھی تھیں جنہیں اس نے پڑھنا کا شوق تھا۔

گرینڈ ڈوک (وہ دانے کی طرف دیکھتے

ہوئے کہ کوئی آئے جائے؟) جناب! میں

میں نے وہاں یہ حضور کی سخت افزائی ہو۔  
 اتفاقاً مجھے ایون زید دوسری سے ملا تھا  
 ہو گئی اور بعض دنوں سے میں نے اپنے  
 دوست الوتیر سے کہا دیا  
 گرینڈ ڈیوٹ کونٹ سینڈ وائل مجھے  
 نہیں معلوم کہ یہ کیا باتیں ہیں؟ یہ میں  
 سیکھ نہیں پوچھتا کہ آپ کا بھید معلوم  
 ہو جائے نہ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ  
 آپ اسکے متعلق کیا جانتے ہیں اور  
 کس قدر غلطی کرتے ہیں نہیں اس سے  
 کوئی بحث نہیں میرا صرف یہ مطلب ہے کہ  
 آپ براہِ عملہ ہائی مجھے ایون زید دوسری  
 اسکے بھید پر شدید طور پر ملاقات کرادیں  
 میں وہاں جسے حضور کی خدمت سے  
 انکار نہیں  
 گرینڈ ڈیوٹ اتنا خیال رہے کہ بالکل  
 پریشیدہ طور سے ملاقات ہو یا ایسی ملاقات  
 نہیں میرے اسکے سوا اور کوئی نہ ہو کسی  
 بیٹھ مقام پر یا کسی باغ میں یا کسی  
 بل پر ٹھیک آدمی رات کو جہاں میں ممکن  
 ہو  
 میںڈ وائل بعد لینے کے انداز سے  
 معاوضہ کیا حضور اس پر حقائق حکم کرنا  
 چاہتے ہیں؟  
 گرینڈ ڈیوٹ (مسکراتے) نہیں نہیں!

فصول باتوں میں وقت صرف کرنا  
 نہیں چاہتا اتفاقاً میرا اس طرف گذر ہوا  
 جہاں آپ کونٹ الوتیر سے باتیں کر رہے  
 تھے اور ایک نام سن پایا اور کچھ نہیں  
 میشڈ وائل وہ حضور کو سنا نام ہے  
 گرینڈ ڈیوٹ (اور اور اور دیکھ کے چپکے  
 سے) تو ایون زید دوسری  
 میںڈ وائل بیشک حضور میں نے یہ سنا تھا  
 گرینڈ ڈیوٹ تو یہ شخص کہاں ہے؟  
 میںڈ وائل میں لندن میں  
 گرینڈ ڈیوٹ جناب میں علوم میں آئی  
 نیک نفسی پر کوئی استحقاق جہاں لائی جرات  
 کر سکتا ہوں اور آپ کی حقیقت کیا ہے میرا  
 کام کر دینے کا وہی فرستہ میں نہیں  
 بلکہ مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ آپ سس لینے  
 اس شخص کے متعلق کونٹ الوتیر سے  
 بات جست کیا کرتے ہیں  
 میںڈ وائل کیا حضور عالی بہم سے  
 اپنا مرکز خاطر خاطر فرما رہے ہیں؟ اس  
 صورت میں مجھے صاف صاف ادیک ہتی  
 سے جواب دینے میں زیادہ آسانی ہوگی  
 گرینڈ ڈیوٹ "خیر بہتر ہیں آپ کا نام  
 کونٹ میںڈ وائل سنا ہے یقیناً آپ ایسے  
 مغز لوگ کونٹ الوتیر سے کوئی نام نہ سب  
 معاملت نہ کرتے ہوئے؟"

اور اسکے بعد ڈیوک اس مکر سے نکل کے باہر چلا گیا جہاں یہ گفتگو ہوئی تھی۔  
 مینڈ وائل (موجھوں پر تاؤ دیتے ہوئے) ”ایک دوسری شاہزادی کی دوستی حتی الامکان کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتی“

بعد ازاں پھر وہ جلسے والے کمرے میں چلا گیا۔ لیکن اس وقت کی تلاش میں ان کی ساری کوششیں بیکار رہی۔ آرمکسین کو ہونڈے ڈھونڈتے تھے تھا کہ کین اور وہ کمین نظر نہ پڑی۔ اصل یہ کہ وہ شاہزادی راگزانا کے پاس پہنچی تھی جسے تو اعدا کی پابندی کی وجہ سے جلسے میں شریک ہونے کی اجازت نہ تھی کیونکہ اس مرتبہ وہ لندن میں حفیہ طور پر آئی تھی۔

آخر کار مینڈ وائل تلاش کھیلنے کے کمرے میں پہنچا۔ یہاں کونٹ الوئیز ایک مجمع میں خاص سفیرانہ تجربات کے متعلق بعض لطائف بیان کر رہا تھا۔ جو فی الواقع نہایت شوق و دلچسپی کے ساتھ سنے جا رہے تھے اور جبکہ خائے پر ایک بہت بڑا مقدمہ پڑا۔ مینڈ وائل بھی ایک فہمیں اصل انداز سے مزے کے سامنے پہنچا اور موجھوں پر تاؤ دیکے بعض ریمارک کرنے لگا۔ جو سچے خود

اسکا ذکر تک نہیں! (فراسنجیدگی سے) خدا گواہ ہو کہ میرا یہ ارادہ نہیں۔ آہ! شاید اسے مجھے ملنے میں خوف معلوم ہوگا لیکن آپ کہہ دیجیے کہ اسکا خیال غلط ہے۔ میں اسے کوئی ضرر پہنچا نہیں چاہتا میں اس سے صرف چند باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ ہاں صرف چند باتیں باتیں جتنی مجھے توجہ ضرورت ہو۔ کیا کچھ اور کہنے کی ضرورت ہے؟“

مینڈ وائل ”حضور اب کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ میں حضور کی سب خوش سب اتمام کردوں گا۔ اور یقیناً کل ہی اس سے ملونگا۔“

گرمینڈ ڈیوک اور آپ مجھے ایک چٹھی لکھ بھیجیے گا کہ اب اور کہاں ہیں اس سے ملوں۔ ہاں اگر کونٹ الوئیز آپ کا خط پہنچاتے ہوں تو مہربانی کر کے درجنگار کے لیے لکھا اور آپ کی شرافت اور ہیکلنسی سے مجھے امید ہو کہ اس بات کا کسی سے ذکر نہ کیجیے گا۔“

مینڈ وائل ”حضور یہ میرا شیوہ نہیں“ گرمینڈ ڈیوک ”اور میں بھی ایسا احسان فراموش نہیں کہ جن حضرات سے میرا کوئی کام نکلا ہے انکا احسان نہ ہوں۔“ یہ کلمہ بالکل صاف دلی سے کہا گیا

ایک لطیفہ تھے اور چیز دوسرے قہقہہ پڑا۔  
کوٹھ الونٹیز (مشرکے) ”  
کوٹھ مینڈوئل کا مذاق میرے لطیفوں  
سے بڑھ گیا“

مینڈوئل دل ہی دل میں بھول گیا۔  
اگرچہ اپنے انداز سے اسے کوئی بات ظاہر  
نہیں ہونے دی۔ اب ہر بات اس کے  
موافق تھی۔ یہاں روسی ناٹب کے  
چیدہ مہمانوں میں وہ بھی شمار ہوتا تھا  
اور کوٹھ ڈی مینڈوئل کے خطاب  
سے بکا راجا تھا سو چند رات اسی  
لطف و مسرت میں بسر ہوئی کھا تا بھی  
اسے نہایت خوشی سے تناول کیا اور  
دو بجے کے قریب خدمت ہو کے خوش  
خوش کلیرینڈن ہوٹل میں واپس آیا

## باب باون

باعنی اشخاص

دوسرے روز یعنی یک جولائی کی رات  
کو آٹھ بجے کے قریب ایک گاڑی کینڈلی  
واقع لوئر رینجٹ اسٹریٹ سے ڈائریلو  
کی طرف جاتی ہوئی دکھائی دی۔ اس  
گاڑی میں ایک عورت کسی قدر ذلیل  
کپڑے پہنے۔ اور چہرے پر سبز رنگ کی  
دیزیز نقاب ڈالے ہوئے تھی۔ اور

باس ہی ایک فطیلین سی۔ یہ فطیلین کوٹھ  
ڈی مینڈوئل تھا۔ لیکن عورت کا چہرہ  
نقاب کی ایسی زبردست تھون میں چھپا  
ہوا تھا کہ اچھا سا اچھا تیز نظر بھی بھانپ  
نہیں سکتا تھا۔

مینڈوئل ”بان بیاری الائنس تم سب  
بائین اچھی طرح سمجھتیں اور اپنے کپڑوں  
کاٹنے سے ہوشیار ہو؟“

الائنس ”ڈنٹن (میں عورت گاڑی میں  
بیٹھی ہوئی تھی) ”جی ہاں کوٹھ“  
خاطر جمع رکھیے“

مینڈوئل ”پھر سمجھ لو کہ جب تک سال  
گاڑی کی گھڑی آٹھ نہ بجائے اس وقت  
تک نال کرنا“

الائنس ”اس کے“ ”جو کچھ مجھے کرنا پڑا ہے  
میں خوب سمجھ چکی ہوں اور آپ خود  
دیکھ لیتے۔ اگرچہ مجھے اپنی ماں کی شرم  
یہ نہیں معلوم کہ اس کارروائی سے کوئی  
ٹیک تیسرے نکلے گا یا نہ“

مینڈوئل ”دونوں میں کوئی نہیں۔  
جی نہ چھوڑو۔ ہاں تنے وہ پیکٹ سنبھال  
لیا ہے؟“

الائنس ”خوب سنبھالے ہوئے ہوں۔  
یہ موجود ہے۔“

مینڈوئل ”اب یہاں پر میں تم سے

علحدہ ہو جاؤنگا۔ (ہاتھ ملا کے) یاد رکھو  
 کہ خوب ہوشیاری سے کام لینا۔ پیاری  
 الائنس میں تمھارا بہت ممنون ہونگا۔  
 یہ لکھے مینڈ وائل نے کمائی واپائی  
 اور گاڑی چلتے چلتے ٹھہر گئی۔ گاڑی سے  
 اترتے ہی وہ کوچیان سے یوں مخاطب  
 ہوا: ”تمہیں اس لیڈی کو ڈیوک آف  
 یارک کے رسالے کے قریب پہنچانا ہوگا۔  
 پتھر کے کھر بنے تک گاڑی لیے جاؤ جہاں  
 سے رسالہ پچاس گز کے فاصلے پر رہ جاؤ  
 ہو اور وہیں انھیں اُتار دو اس کے بعد  
 واپسی کا انتظار کرنا۔“

کوچیان ”بہت اچھا“

چند منٹ میں گاڑی اُس مقام پر  
 پہنچ گئی جہاں مینڈ وائل نے پتہ دیا تھا اور  
 اس لائن ڈسٹن اُتر پڑی۔ اور نقاب  
 کو احتیاط کے ساتھ برابر کرتی ہوئی آہستہ  
 آہستہ رسالے کی طرف بڑھی۔ تاہم اگرچہ  
 دبیر نقاب کے اندر اسکا چہرہ بالکل نہیں نظر  
 آ سکتا تھا لیکن وہ تمام سین کو بخوبی دیکھ رہی  
 تھی۔ اسوقت اگرچہ جون کا مہینہ تھا تاہم  
 چاندنی خوب چمکی ہوئی تھی۔ اور جب حوال  
 رسالے کے گرد و نواح میں بہت سے لوگ  
 جل بھر رہے تھے۔ تو ٹوڑے فاصلے پر ایسا  
 اور گاڑی بھی کھڑی ہوئی تھی۔ اور

تسکا کوچیان ایک بستہ قدر اور سونے تازے  
 آدمی سے جو ایک میلی کپلی جاگٹ اور  
 سونے کپڑے پہنے ہوئے تھا فرے فرے  
 کی باتوں میں مصروف تھا جن سیرھیون  
 سے اُتر کے پارک کو جاتے تھے اُپنر  
 دو آدمی اور بیٹھے ہوئے تھے انہیں سے  
 ایک کی قطع بڑھیون سے مشابہ تھی اور  
 دوسرا کوئی اہل حرفہ معلوم ہوتا تھا جو  
 بہت ہی حقیر مشہد اختیار کیے ہوئے ہو۔  
 مثلاً کوئی قلی یا غا کر دس یا مزدور۔ اور  
 بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دونوں کا  
 پر سے واپس جاتے ہوئے ذرا دم لینے  
 کے لیے بیان بیٹھ گئے ہیں اور تبا کو پیچے  
 گھر چلے جائیگے۔ زینے سے اُترتے ہوئے  
 ایک بروسی ملاح یا غلامی بیٹھا ہوا  
 اونگھ رہا تھا اور جب کبے اتھا منہ چہرہ  
 اور عجیب و غریب لباس دیکھ کے بہت  
 سے چھوٹے چھوٹے لڑکے سید خوش ہو رہے  
 تھے جو اس غلامی کو شراب کے نشے میں  
 مدہوش سمجھتے تھے۔

پارک سے نکلتے ہوئے عین سیرھیون  
 کے اوپر ایک پٹھان کراہ کراہ کے پڑنے  
 کی کوشش کر رہا تھا۔ اسکی مبرا بالکل چمکی  
 ہوئی تھی اور پاتوں اسقدر گزرتے تھے کہ  
 جب وہ ایک زینے پر قدم رکھتا تو بالکل

دوسرا قدم دوسری سیرجی تک پہنچا سکتا تھا۔ وہ ایک لکڑی کی سیلے ہوئے تھا اور پاؤں میں ایسے بڑے بڑے جوتے تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ اسے فیل یا گا عارضہ ہو۔ اسکا لباس بالکل اگلی وضع کا تھا۔ وارسی موشہ ندارد۔ اور جس پر بشمار چتریاں معلوم ہوتی تھیں ایک سبز رنگ کی عنکبوت کی طرح بنی ہوئی تھی جس سے آنکھیں تیز روشنی اور گرد و خبا سے محفوظ رہتی ہیں۔ اس کے لیے لیے بال ٹوٹی سے باہر نکلے ہوئے تھے اور اسکی قطع کچھ اسقدر مضحک تھی کہ تھوڑی دیر کے لیے جھوٹے چھوٹے لڑکوں کی توہم جی نمودار خلاصی کی طرف سے اسکی جانب مائل ہو گئی۔ یہ بڑھا سکتی تھی علوم ہوتا تھا کیونکہ اسے اپنے حقہ تھوڑے ہاتھ کو بہت بڑا تاہم اپنی جیب میں ڈال کے چند پانیان خنک اور سیرجیوں کے نیچے چھلک دین۔ سطح زمین میں ایک اچھا ہلڑ ہو گیا اور اسے آنکھیں لوٹنے لگے ان نوڈوں سے اسقدر رشور کیا کہ مدہوش غلامی ہو گیا۔ ایک بڑا اوکس بھل بیٹھا۔ سینہ پر نظر سے بڑھے کو دیکھ کر بدلی

تک یہ لگا کے خراٹے لینے لگا۔ بڑھے نے گھڑی نکال کے دیکھی اور غالباً کسی قدر بناوٹ کے تحت سیرجیوں پر چڑھنے لگا، اگرچہ سیرجی بہ نسبت اب زیادہ چالاکی نہیں پاتی جاتی تھی۔ جیسے ہی وہ چھاؤنی کے سرے پر پہنچا رسالہ کارڈ کی گھڑی نے ٹن ٹن آواز بجا دی۔ الائنس نے جو چھ سات قدم کے فاصلے پر تھی فوراً اپنا رومال زمین پر گرادیا اور ایک خوش بو شاک خٹکین نے خود راہ میں چلا جا رہا تھا رومال اٹھا کر اس کے سینہ میں دیدیا۔ اب وہ دو تین قدم آگے بڑھی لیکن توہر اکس نے اسکی سے اسے دوبارہ رومال گرادیا۔ اس غریبہ اسے خود چھلک کے رومال اٹھانا پڑا۔ سین رومال اٹھا کر جیسے ہی سیرجی کو نہ کیا وہ نہ سمجھے کہ وہی سیرجی قوت اس کے سامنے کھڑا ہوا ہوتا بدھا۔ (جلدی سے) لاؤ لاؤ۔ ڈپر

مین ہی جوتے۔  
الائنس ڈھن دھن آہستہ سے دم خاموش! لوہر پیکٹ حاضر ہے، بدھا! اچھا لاؤ۔ ڈپر جتنے اپنا وعدہ پورا کر دیا،

دوسرا قدم دوسری سیرجی تک پہنچا سکتا تھا۔ وہ ایک لکڑی کی سیلے ہوئے تھا اور پاؤں میں ایسے بڑے بڑے جوتے تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ اسے فیل یا گا عارضہ ہو۔ اسکا لباس بالکل اگلی وضع کا تھا۔ وارسی موشہ ندارد۔ اور جس پر بشمار چتریاں معلوم ہوتی تھیں ایک سبز رنگ کی عنکبوت کی طرح بنی ہوئی تھی جس سے آنکھیں تیز روشنی اور گرد و خبا سے محفوظ رہتی ہیں۔ اس کے لیے لیے بال ٹوٹی سے باہر نکلے ہوئے تھے اور اسکی قطع کچھ اسقدر مضحک تھی کہ تھوڑی دیر کے لیے جھوٹے چھوٹے لڑکوں کی توہم جی نمودار خلاصی کی طرف سے اسکی جانب مائل ہو گئی۔ یہ بڑھا سکتی تھی علوم ہوتا تھا کیونکہ اسے اپنے حقہ تھوڑے ہاتھ کو بہت بڑا تاہم اپنی جیب میں ڈال کے چند پانیان خنک اور سیرجیوں کے نیچے چھلک دین۔ سطح زمین میں ایک اچھا ہلڑ ہو گیا اور اسے آنکھیں لوٹنے لگے ان نوڈوں سے اسقدر رشور کیا کہ مدہوش غلامی ہو گیا۔ ایک بڑا اوکس بھل بیٹھا۔ سینہ پر نظر سے بڑھے کو دیکھ کر بدلی



نام سن پائینگے تو یہ تھاری خطا ہوگی  
میرا کوئی قصور نہیں۔ ابھی اگر چاہو تو  
کوئی دوسرا نام اختیار کر لو،  
سراییل (تھرا کے) لیکن یہ بات  
کیا ہے؟

قلی: ”تھیں خود ہی معلوم ہو جائیگا،  
یہ کئے ذیل صورت قلی ایک گناہ  
ہو گیا۔ اور خلاصی پڑی۔ اور وہ  
پستہ قد آدمی جو میلے پچلے پٹے پہنے  
ہوئے گاڑیاں سے بائیں کر رہا تھا  
سب ہلکے بے نصیب بیٹ پٹوٹ پٹے  
اور پٹوٹ دھلکے گاڑی میں لیجا کے ڈال دیا  
اور خود بھی گاڑی پر سوار ہو لیے۔  
جھلملیاں بڑھا دینیں اور گاڑی روان  
ہو گئی۔ تین چار آدمی یہ واقعہ دیکھ رہے  
تھے لیکن تمام کارروائی اس بھرتی سے  
ہوئی کہ یہ لوگ کچھ نہ بنا سکے اور یہ  
دیکھتے رہ گئے کہ ایک بوڑھے شخص کو  
چند عجیب و غریب لوگ پکڑ لے گئے۔  
جو شخص نظر ہر حال معلوم ہوتا تھا اور ہونہار  
ادھر ادھر ہٹل رہا تھا اس سے لوگوں نے  
دریافت کیا کہ یہ کیا باجرا ہو اور اسے  
صفائی سے جواب دیا۔ کچھ نہیں، صرف  
ایک بڑھا یا گل خانے سے بھاگ آیا تھا  
اسکے محافظ اسے پکڑ لیگئے!“

آلاس ڈٹن نے پکٹ اس کے  
ہاتھ رکھا اور ہدایت کے مطابق گاڑی  
کی طرف چلتی ہوئی جو اس کے انتظار میں  
کھڑی تھی۔

ڈٹن نے جلدی سے پکٹ کو جیب  
میں رکھ لیا اور کن انکھیوں سے ادھر  
ادھر دیکھنے لگا۔ مگر اب دیکھیں! وہی  
پروسی ملارح اس کے پاس ہو چکا اور  
شانے سے شانہ بھڑکے کھڑا ہو گیا اس وقت  
ڈٹن سے نقشہ تھانہ نیند کا خار۔ بلکہ  
بالکل باحواس اور جست و چالاک  
اور تیزو بھی معنی خیز! حتیٰ کہ اس نے مکرور  
ڈٹن سے کا بازو تھام کے کس قدر فریسی  
لے جے میں کہا ”تمہیں میرے ساتھ چلنا  
ہوگا؟“

اتنے میں وہ قلی بھی اچھا کر اسکی  
صورت سے ظاہر تھا، اس مقام پر  
آہو چلا اور ڈٹن کے کان میں کہنے  
لگا ”سراییل کنگسٹن! میں تھیں جانتا  
ہوں اور اب تھیں خود کو اپنی قسمت  
کے حوالے کر دینا چاہیے!“

ڈٹن قلی کا شانہ بکڑ کے ”تم کون ہو؟“  
قلی ”اس سے کچھ مطلب نہیں۔ ابھی  
میں ہی جانتا ہوں دوسروں کو نہیں  
معلوم اگر دوسرے لوگ بھی تمہارا اصلی

اس چلتے ہوئے فقیہ سے لوگوں کا اطمینان کر کے یہ قلی صورت شخص بھی وہاں سے کھسکا اور نو دو گیارہ ہو گیا۔

ہے مارکیٹ کے متصل ایک غیر معروف گلی کے ایک چھوٹے سے کافی خانے میں پہونچے اُسے اپنی وضع تبدیل کی۔ ہاتھ منہ دھو کر سیاہی چھڑائی اور اُچلے پڑے پہنے باندھ اسیر کی طرف روانہ ہوا۔ اور چند ہی منٹ میں کلینڈن ہٹل پہونچ گیا۔

وہی شخص راجے مالک کے کمرے میں داخل ہو کر حضور فتح پور اگر قناری اس غالی سے عمل میں آئی کہ باید و شاید پیش من نے اپنا کام نہایت خوبصورتی سے انجام دیا۔

مینڈ وائل (سراپیل کوٹا بھیس کیے ہوئے تھا) اُدھر وہ حضور اُسے تو عجیب بزرخ بنائی تھی بیشتر دالوں کے سی کان کاٹے تھے۔ ایک پُرانہ جانا بنا ہوا تھا۔ دائرہ میو عجیب صاف۔ اور گالوں پر خدا جالے کوٹنا رخن مل لیا تھا کہ مجھ پران ہی جھڑپان نظر آتی تھیں اس کے بعد اُدھر نے سارا واقعہ مفصل

بیان کیا۔ اور آپ مینڈ وائل جلدی سے کاکڑی پر سوار ہو کر جو پیشتر سے تیار کھڑی تھی دو دستہ اسے سفیر فرانس کی طرف روانہ ہو گیا سفیر نے مینڈ وائل کا نام سننے ہی فوراً اپنے پرانیہ بیت کمرے میں بلایا یہاں اس کے سوا

اور کوئی نہ تھا۔

مینڈ وائل پورا سینیسی دہ کا سفیر رہا جسے معلوم ہو رہی تھی کہ ایک سرسبز علاقہ کھول گئے اور آسین سے ایک سرسبز علاقہ نکال کے یہ ابھی ابھی اُن لوگوں نے لا کر مجھے دیا ہے۔

مینڈ وائل (اوہ اب تو پورا سینیسی کے ہیں اس بغاوت کا پورا ثبوت موجود ہو گا اگر کیا) نو دو میں نے سخت دھوکا کھا پایا۔

سفیر کوٹ جب تاکہ نہ آتے تھے میں وہ لفظ ہرگز نہ کھولتا۔ ہاں یہ تو بتاؤ کہ اگر اس کی عبارت اشاروں میں لکھی ہوئی ہو؟ مینڈ وائل (مسکرا کر) پورا سینیسی آسین کوئی شک بھی ہے۔ ان باغیوں میں بھی وہی دستور ہے جو سفیر دن میں لیکن میں آپ کو ان اشاروں کی فہمک نہ کیا کہ دو لگا آخر کیا ان باغیوں میں میرا شمار نہیں؟ کیا ہاں؟ سفیر نے بھی تہققہ لگایا اور اب دو دن اس طرح ہنسنے لگے گویا کوئی بہت بُری تم ہوئی ہے۔

آخر کار سفیر فرانس نے دہ نہری پکٹ کھولا جس کے سرسبز سرسبز کا پتہ نہیں ہو تھا آسین اکیسوا پوتہ کے بنکے نوٹ تھے اور ایک خط جس کی عبارت شاء و نہیں لکھی ہوئی تھی لیکن جسٹ عدہ مینڈ وائل نے فوراً اُن

ہو۔ کہوں خیال کر سکتا تھا کہ ایک نگر کسی  
غیر ملکی بادشاہ کے خونگاہ پاسا ہو گا۔  
مگر کوٹ یہ تو بتاؤ کہ تمہیں اسکا یقین ہو کہ  
آپ ڈچر اپنے روپ کے زور سے اپنی کیتہ پرورد  
کے لیے کوئی دور راہ ریعہ تو نہیں تراشی  
کوئی؟

مینڈروائل دیکھ سکتی اس سے غلط جج  
رکھیں جب اس سازش کو اور افاتہ ہو جائیگا  
تو ڈچر میں اتنا دہمیں باقی رہیگا کہ کوئی  
دوسری کارروائی کر سکے۔ پھر یہ حد سے  
آپ میری رائے پندھو روین۔

سفیر بہتر کوٹ تم ہر کام کو اس حد تک  
سے انجام دیتے ہو کہ میں تمام کارروائی کا  
تمہیں پوچھنا اختیار دینا زدن۔ اچھا اب  
آئندہ کیا تدبیر کرنا چاہیے؟

مینڈروائل تمہاری کر کے ایک خط لکھنے  
جسکی عبارت میں بتانا جاؤں گا۔ آپ دیکھیں  
کہ یہ خبر یہ فائدہ کا بند ثابت ہوگی۔

سفیر دیکھنے کا سامان سامنے رکھتے بتاؤ  
مینڈروائل نے خط کی عبارت بتانا شروع  
کی اور سفیر نے قلم بند کرتا گیا جب خط  
تمام ہو گیا تو مینڈروائل نے چہ بتایا اور  
وہ شہل بننا۔

وہ بنام مال سبیر مارل۔۔۔ نمبر۔۔۔ کو بنائی  
اسٹریٹ جابر لوہہ برج، لیمبہ۔

اشاروں کی فہرست میں سرورق پہلی درجہ سے  
تمام عبارت بہ۔۔۔ مانی پڑھ لیگی۔ اور آپ  
ہر یہ بتانے کی ضرورت نہیں تھی کہ اس خط میں  
تمام تر وہی باتیں درج تھیں جو کوٹ نے  
سفیر فرانس پر ظاہر کرنا ضروری سمجھی تھیں۔  
مینڈروائل۔ آپ تو پوسٹل کالیفین آیا  
تیرے جو باتیں میں نے کئی تھیں وہ حرفت بگرت  
صحیح ہیں۔

سفیر۔ اب مجھے یقین کامل ہو گیا۔ اور میں  
ہر شے غلطی غلطی کی طرف سے تھا۔ شک  
اداکرنا ہوں کہ ان سترہ برسوں میں بسبب  
حضور معظم تحت فرانس پر رونق افروز ہوئے  
میں۔۔۔ سب سے بڑی سازش تھی جسکا نئے  
پتہ لگایا۔ لیکن تم یہ بھی جانتے ہو کہ مقارن  
کوٹ مشن کا انجمن اسدیل محض زبانی شکریے  
سے نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ کوئی واقعی انجام۔

مینڈروائل۔ بات کا کسے؟ ابھی پندرہ  
زرا تو کتبہ کر رہے اور مجھے اس کام کو انجام  
ہو چاہیے دین جسے میں نے اس کامیابی کے  
ساتھ شروع کیا ہے۔۔۔ جسے بعد میں حق ثابت  
کی جو میری ہمت تھی۔ اتنا تو آپ کو اس خط  
سے ثابت ہو سکتا ہے کہ میں نے اس جماعت  
کے سب سے زیادہ مخدوش شخص کو ٹھکانے

لگا دیا ہے۔  
مینڈروائل۔ میں کیا شک۔ یہ ظہر میں آس

ایک دفعہ خطوط کے لیے کوئی مخطوطہ ملے تو اسے  
 کیا گیا تھا یا نہیں۔  
 جس کمرے کا نقشہ ہم ناظرین کے  
 سامنے پیش کرنے والے ہیں وہ اس گلی  
 کے ایک مکان کے عقبی حصے میں واقع تھا۔  
 یہاں کی ہر چیز بحیثیت اور ناہیاں تھی۔  
 فرش بالکل گندہ چھت اور دروازے میں  
 ہتھاکو کے دھومین سے سیاہ۔ مچھلیاں  
 بندھتیں اور اندر کی طرف سے لٹکتی ایک  
 موٹی سلاخ سے جکڑی ہوئی تھیں۔ اسی  
 دروازے پر سبز باتا کی موٹی تھیں۔  
 سے جڑو گئی تھیں تاکہ باہر سے چھلکے  
 کمرے کے اندر کا حال معلوم نہ کر سکیں۔  
 دروازے کی دھڑک رہی ہو ہے کی جا دیتی  
 چڑھی ہوئی تھیں اور آسین بھی اندر  
 کی طرف سے ایک نوہے کا سین اس طرح  
 لٹکا ہوا تھا کہ باہر سے حال لقا نہ کر سکیں۔  
 کو دروازہ توڑ کے اندر آنا کوئی آستان  
 کام نہ تھا۔ ایک چور دروازے کے درپے  
 سے ایک تہ خانے کا راستہ تھا جس میں سے  
 سامنے کے باورچیخانے میں نکل جائے لیے  
 ایک راہ تھی۔ اور یہاں سے ایک مچھلیاں  
 ایک ایک پٹی سی مرگاب بنی ہوئی تھی یہاں  
 یہ بھی تادیا نہ دہری ہو کہ اتنا یہ قلعہ نما  
 مکان اس مضبوطی اور استحکام کے ساتھ

میںڈ وائل اب پورائسی اس خط کو اپنے  
 کسی ملازم کے ہاتھ اسی پتہ پر بھیج دین اور اس  
 سے کہہ دین کہ دروازے پر جانے آہستہ سے  
 دو شک نہ اور جو کوئی باہر نکلے اس کے ہاتھ  
 میں آئے دیکھ چکے سے کھسک آئے،  
 اس کے بعد کوئٹہ میںڈ وائل حضرت ہوا  
 اور سفیر فرانس کے بلا توقف فوراً یہ خط  
 گرا بنائی اسٹریٹ بھیج دیا جہاں وہ دس بجے  
 کے عمل میں ہو چکے۔

اب ہم اس مکان کی اندرونی حالت  
 پر نظر ڈالتے ہیں جہاں یہ خط بھیجا گیا ہے۔  
 لیکن پہلے گرا بنائی اسٹریٹ کے حالات سے  
 ان ناظرین کو واقف کر دینا ضروری ہو جو  
 لندن کے گلی کو چون سے ابھی طرح نہیں  
 واقف ہیں۔ یہ ایک نہایت ہی ذلیل اور  
 بدنام محلہ جو خصوصاً جس زمانے کا ہم ذکر  
 کر رہے ہیں اس وقت اس گلی میں ایک مکان  
 بھی ایسا نہ تھا جس کی کسی بدکاری کا شریک  
 نہ ہو۔ اتفاق سے یہاں کے باشندوں کے  
 قرب و جوار میں بھی کوئی ایسا شخص نہیں رہتا  
 تھا جسے راجوئی کا شوق ہوتا اور بچہ لگا  
 کہ ان مکانوں میں کون کون سی مجرمانہ  
 کارروائیاں ہوا کرتی ہیں۔ بہر کیف یہ بات  
 پہلے کہ مذاق کے خلاف تھی۔ اور اب ہم  
 یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا یہاں اس قسم کے

اسکی پروا بھی نہیں کرتی تھیں۔ انکی داشت  
میں یہ اجنبی اشخاص کوئی سکساز جھیلے  
یا بد معاش ضرورت تھے لیکن اسکا افسوس  
سان و گمان بھی نہ تھا کہ یہ اسقدر مخدوش  
لوگ ہیں کہ کسی پولیٹکل مفسدہ پروا داری  
کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اسوقت جبکہ ہم اس مستحکم کرے کے اندر  
نظر دوڑاتے ہیں ٹھیک آدمی رات بھر  
ہو۔ اتنا کہ بیان صرف ایک شخص آیا ہو۔  
اسکی عمر چالیس برس کے قریب ہوگی  
اسکی صورت سے ظاہر ہوتا ہو کہ کسی زمانے  
میں یہ شخص ایک حسین اور خوشرو جوان  
ہوگا۔ لیکن اب مصائب و بدی اور  
غم و غصہ کی علامتیں اس خوبصورتی پر  
غالب آگئی ہیں۔ خط و قال کی قدر نمایاں  
اور دلکش تھے۔ لیکن چہرے کی رنگت تاریک  
تھی۔ منہ پر بڑی سی داڑھی تھی جسین  
جا بجا سفید بال بھی جھلک رہے تھے۔  
موٹھوں کی قطع سے پایا جاتا تھا کہ  
داخنوں کی بنیسی پر کوئی زوال نہیں  
آیا ہو۔ یہ شخص (جسے اعضا بھی ایک عمدہ  
تناسب رکھتے تھے) کسی قدر نامزدوں  
اور خراب کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ اور  
چونکہ وہ اسوقت اطمینان سے بیٹھا ہوا ایک  
سیاہ رنگ کی مٹی کا پائپ پی رہا تھا

ایک مصنوعی مسک بنا نیوالی جماعت کے لیے  
بنا یا گیا تھا اور یہ دورانہشی اور غور رکھی گئی  
تھی کہ اگر کسی وقت پولیس دوڑے آئے تو  
دروازہ اور جھیلے توڑنے میں اسقدر صبر  
کہ مجرم جو دروازے کی راہ سے سرنگ میں  
بہو کے قریب کی گلی میں نکل جائیں۔ لیکن اب  
وہ مسک بنا نیوالی جماعت منتشر ہو چکی تھی  
اس سے بے گشت نہیں کہ کیونکر اور بالفعل  
یہ مستحکم کرہ بعض مفسد اور فتنہ انگیز اشخاص  
کی مشورہ نگاہ کا کام دیتا تھا۔ کیونکہ یہ دہل  
نے جو قصہ غیر فرانس سے بیان کیا تھا اسین  
آئنا ٹکرائی حقیقت صحیح تھا۔ اگرچہ سربل  
کنسٹنٹن اور ڈوچ کی روایت یکدم بے بنیاد  
تھی۔

یہ مکان جسین یہ مستحکم کرہ واقع تھا،  
وہ بوڑھی عورتوں کے تفریح میں تھا جو  
آپسین بنین بنین تھیں۔ اور چونکہ یہ  
عام بد اخلاقی کی جگہ تھی لہذا بیان بجز  
اسکے اور کوئی بات قابل ذکر اور دلچسپ  
نہ تھی کہ کبھی کبھی گیارہ بارہ بجے رات کو  
چند اجنبی صورتیں ادھر ادھر ملتیں پھرتی  
نظر آجاتی تھیں۔ یہ بوڑھی عورتیں ان  
لوگوں کی ٹھٹھک کی اصلی غرض سے بالکل  
ناواقف تھیں اور چونکہ افسوس کرے گا  
کہ یہ ٹھٹھک دقت پر ملے جاتا تھا لہذا وہ

لہذا اسکی چڑھی ہوئی تیوری اور بل کھلے  
ہوئے انداز سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ  
میتا کو کے استعمال سے اسکے دل میں کسی  
شہر کی افسردگی نہیں پیدا ہوئی جو بلکہ  
اس سے اسکے فاسد خیالات میں اور  
جوش آگیا ہو۔ یکا یک یہ شخص اپنی جگہ سے  
اٹھا اور ایک الماری کھول کے بوتل۔  
شیشے کا گلاس۔ اور پانی کی سراجی نکالی  
اور جیسے ہی برآمدی اور آب خالص کو  
ہر مقدار ملا کے گلاس تیار کیا متاد و آد  
پر ایک خاص انداز سے دستک ہوئی۔  
اسنے اٹھ کے دروازہ کھولا اور اب جو شخص  
بیان داخل ہوا اسنے اپنا لمبا چوڑا بادلہ  
آمار کے کنارے رکھا جس میں وہ سر سے  
پاؤں تک جھپا ہوا تھا اور جبکے اونچے  
اونچے کار اسکے نصف چہرے تک پہنچے  
ہوئے تھے۔ اسی طرح ایک قسم کی جھپے دار  
ٹوپی بقیہ نصف چہرے کو اپنے حجاب  
میں لیے ہوئے تھی۔

مینڈ وائل (یہی شخص بھی آپا تھا) آقاہ  
زید و سکی آج کی میٹنگ میں تقریباً پہلے  
آگئے؟ غیر مجھے جسے چند منٹ کے لیے آگیا  
ملنے کی ضرورت بھی تھی۔  
زید و سکی مدد و افسی؟ کیون مینڈ وائل  
کیا کوئی خفیہ بات کہتا ہے؟

مینڈ وائل ایسی کوئی بات نہیں کہتا  
ہو جسے اس میٹنگ سے قطع ہو جائے۔  
جانتے ہو کہ میں بڑی بڑی جگہ پہنچا ہوں  
اور اسلئے یحسین یہ شے تجھ نہ ہوگا کہ کل  
رات کو مجھے کونٹا لونٹیر کی سلیم صاحبہ  
کی طرف سے دعوت کا پیغام آیا تھا۔  
زید و سکی خوب۔ بھر کیا ہوا؟  
مینڈ وائل وہاں شہر گریڈ ٹو ایک سے  
بات چیت ہوئی اور اٹنا گفتگو میں نہیں رہی  
زبان سے یہ بھی نکل گیا کہ ایک دوست  
مجھے بولند کے چرل ڈیپوٹر نے آگیا کی  
خبر ملی تھی۔ اسپر گریڈ ٹو ایک سے  
ہمہ تن گوش ہو کے دریافت کیلئے آئے۔  
یہ خبر کس سے ملی؟ میں نے کہا کہ اپنے ایک  
دوست سے جو بولند کے ہاشم سے ملے۔  
اور جتنا نام زید و سکی پر۔ لیکن یا کہ یہ  
تھا کہ وہ یہ نام سننے ہی چونک پڑیں گے۔  
غرض کہ وہ شہر کے پوچھنے لگے کہ کیا آپ کے  
دوست کا عیسائی نام ایون ہے۔  
زید و سکی (بے صبری سے) اور سننے  
کیا کہا؟

مینڈ وائل مجھے فوراً خیال آگیا کہ اس  
بارے میں سیکندرا اعتبار کی ضرورت ہے  
اور یہ کہ شاید میری زبان سے ایسی بات  
نکل گئی ہو جسے تم پوشیدہ رکھنا چاہتے ہو۔

مینڈ وائل "ہاں یا۔ ایک بات کہتا میں  
بھول گیا۔ وہ یہ کہ اسکا انتظام خفیہ طور  
پر ہونا چاہیے"

ٹریڈ ولسکی "اسے میں بھی پسند کرتا ہوں  
اسکے لیے کوئی ایسا مقام ہونا چاہیے  
کہ میں چاروں طرف نظر ڈال کے  
دیکھ لوں کہ ڈیو کسسا کیلئے ہیں۔ اور یہ کہ  
میرے ساتھ کوئی فریب نہیں کیا گیا ہو۔  
وہ میرے ٹھکانے کی راہ میں ٹرکی ہوئی  
ہیں۔"

مینڈ وائل "بہتر۔ بتاؤ تمہیں کون سا مقام  
پسند ہے؟ اور میں شہزادہ روس سے  
وہیں کا وعدہ لے لوں؟"

ٹریڈ ولسکی "بھروسہ کچھ سوچ کے" میرے  
خیال میں دائرہ کوچ آپھی جگہ ہے۔  
گیارہ بارہ بجے رات کو وہاں بالکل سناٹا  
ہوتا ہے۔"

مینڈ وائل "وکل شب کو؟"  
ٹریڈ ولسکی "وکل؟ نہیں یا رکل کیا  
پرسون بھی نہیں رلیکے تروں۔ آج کون  
نہیں ہے؟ کلر جون؟ اس حساب سے  
ہم۔ جون کو ٹھیک سا بھیس گیا رہ بجے  
رات کا وعدہ رہا۔"

مینڈ وائل "بہت مناسب بھی میں  
شاہزادہ صاحب سے کہہ دوں گا؟"

پس میں نے صاف کہہ دیا کہ مجھے اپنے دوست  
کا عیسائی نام نہیں معلوم۔ اور جب کہ ٹریڈ ولسکی  
نے مجھے ہتھارا علیہ بیان کرنے پر مجبور کیا  
تو میں نے ایسے بے سرو پا نشانے بتائے  
کہ وہ خاک بھی نہ سمجھ سکے۔ تاہم انھوں نے  
ان سٹریڈ ولسکی کو دیکھنے کی خواہش ظاہر  
کی اور مجھے کہنے لگے کہ آپ ایک مرتبہ  
ملاقات کر دیں لیکن میں معلوم میرے انداز  
سے انھیں یہ ظاہر ہو گیا کہ اس معاملے میں  
مجھے احتیاط کرنا پڑے گا اور وہ سے جو مجھے نہیں  
معلوم ہو سکی۔ بہر کیف کسی سبب سے انھوں نے  
شریفانہ برتاؤ کا وعدہ کیا اور قسم کھائی  
کہ میں آئے دینی اور عداوت سے نکلیں  
پیش آؤنگا بظاہر تھے وہ صرف چند باتیں  
دریافت کرنا چاہتے ہیں۔"

ٹریڈ ولسکی مینڈ وائل کے دل کا صید لینے  
کے انداز سے اس کے چہرے پر نظر جمائے وہ  
کیا تمہیں میرے اور شہزادہ روس کے  
تعلقات کی بالکل خبر نہیں؟"

مینڈ وائل "صفاً ہی نہیں بالکل نہیں۔  
گرینڈ ڈیو کے ان باتوں کے سبب  
اور کچھ نہیں کہا جو میں نے جسے بیان کر دین  
ٹریڈ ولسکی ایک منٹ تک کچھ سوچتا رہا  
اس کے بعد بولا "خیر میں شاہزادہ روس  
سے ملاقات کروں گا۔"

زید و سکی (کیس قدر پرچی سے) یا راب  
ایک بات کان کھول کے سن لو۔ لینے اگر  
مجھے ذرا بھی شہہ ہوا کہ اس گریڈ ڈیوک  
کو میرے ساتھ دغا منظور ہو تو میں ہاں  
تھاں لایا جیسا اسی طرح اڑاؤ کا جس طرح  
یمان اڑا سکتا ہوں

مینڈ وائل (یوروں پر بل وال کے) ہ  
زید و سکی یہ دیکھنا کہ باطل فضول درپہ  
ہیں یہ تعین ضرر ہو چکا ہے میں یہ کون سا  
فائدہ کرے؟

زید و سکی مدین میں کیا جانوں۔ انفرادیات  
لوگوں کے و لون کا حال معلوم کرنا سمجھت  
شکل ہو جاتا ہے۔ تم سے تو میں اچھی طرح  
واقف ہوں نہیں

مینڈ وائل علیٰ جمہال القیاس میں بھی  
تم سے بہت کم واقف ہوں

زید و سکی وہی البتہ تعجب انگیز ہے خصوصاً  
اس حالت میں کہ سب تو دونوں ایسا ہی  
کاہل و اٹی میں شریک ہیں۔ ایک ہی  
مقصد پیش نظر ہو۔ اور ایک ہی ذہن میں  
لگے ہوئے ہیں

مینڈ وائل یہ صورت اس لیے کہ وہ دو گت  
کو جابرانہ ٹکاتے و لی غرض ہے یہ چاہتے  
ہیں کہ فرانس میں جمہوریت کو مہیا ہو  
اقام ہو۔ ایک معنی تیر نظر دال کے

ایسے بھی کہ ہم لوگ قفس میں اوجھاتے  
ہیں کہ اتنی بڑی سلطنت کی حکومت  
میں کوئی فساد برپا کر دینے سے ہم کو  
ہر طرح فائدے میں رہینگے

زید و سکی ہیشک! اسپر میرا بھی صاف  
ہو۔ مینڈ وائل اگر میری زبان سے تھا  
خلاف کوئی کلمہ نکلیا ہو تو سچات کرنا

مینڈ وائل معاف! اتنی بڑی و خون  
میں ہم ایک دوسرے کی طبیعت کے  
بجوبی واقف ہو جائیں اور ان وقت  
متعین معلوم ہو گا کہ میری دوستی کس قدر

پہچی اور خالص ہے

زید و سکی مینڈ وائل ایسی نسبت بھی  
یہی خیال کر لو۔ اسکے ثبوت میں مختصر یہ

میں تم سے بیان کروں گا کہ مجھے شاہزادہ  
روس کے معاملہ سے کیوں لگا رہی ہوئی

اور میں نے روسی فوج سے یوں ملحد کی  
انتہا کی۔ والنت یہ ایک پوری

داستان تو

مینڈ وائل وہ خاموش! کوئی مددازہ  
کھٹ کھٹا رہا ہو!

مینڈ وائل (دروازہ کھولنے  
کے لیے) یہ ہے جسے ہنک اپنے دل میں  
خون یا بسا رہا تھا جسے شستون کو بھی  
میں نے نہ دیکھا تھا۔ یہ ہے جسے تم سے زیادہ  
میں نے دیکھا تھا۔ یہ ہے جسے تم سے زیادہ



حسب اجازت مسٹر بارل نے خط کھولا۔  
مگر عبارت پر نظر پڑے ہی وہ چونک پڑا۔  
بارل "این! فرانسیسی سفارت گاہ سے!  
اور بیان میرے نام!"  
حاضرین (ہم آواز ہو کے) "فرانسیسی  
سفارت گاہ سے ہے؟"  
بارل "ہاں! اور خود سفیر فرانس کی طرف  
سے! دیکھو یہ تحفظ موجود ہیں! واٹھ سارا  
راز فاش ہو گیا!  
حاضرین (بالا تفاق) "فاش ہو گیا؟"  
اور انہیں مینڈ وائل کی آواز سب پر  
فال ب تھی۔

بارل "فاش! ملٹ از ہام! کل باتین  
ظاہر ہو گئیں! ہمارے نام تک معلوم  
ہو گئے!"

مینڈ وائل (چاروں طرف نظر ڈال کے)  
"ہم میں کوئی چھپو ضرور ہے!"

حاضرین "بیشاک!" اور اب سب کے سب  
ایک دوسرے کو مشکوک نظروں سے  
دیکھنے لگے۔ اس وقت بھی مینڈ وائل کے  
تہور بہت سخت اور غضب آلود تھے۔

ایک فرانسیسی شہر ویا! ابھی جلدی  
نہ کرو۔ پہلے بارل کو خط پڑھ لینے دو!"  
مینڈ وائل (ایک شاہانہ ٹھاکھ سے اپنی  
کرسی پر بیٹھے) "اجی لاؤ مجھے خط دو!"

مینڈ وائل نے دروازہ کھولا اور ایک  
مفسدا در واخل ہوا یہ زید و سکی کا ہٹون  
تھا۔ یعنی پوکنڈ کا باشندہ اور جینڈ دیسی ہی  
جری اور دلیر جیسا مینڈ وائل نے سفیر فرانس  
سے بیان کیا تھا۔ اسکے آنے کے بعد ہی  
اس جماعت کے دو شخص اور وارد ہوئے  
یہ فرانسیسی تھے۔

زید و سکی "اب صرف بارل کی کسر ہو۔  
اسکے بعد ہم لوگوں کی تعداد پوری ہو جائیگی"  
بمشکل یہ الفاظ ختم ہونے لگے کہ پھر  
دروازے پر دستک ہوئی اور بارل نمودا

ہوا۔ یہ ایک خط ہاتھ میں لیے ہوئے  
تھا اور اپنے رفیقوں سے صاحب سلامت  
کرنے کے بعد ہی کہنے لگا "وہ یہی ان  
برٹھیون میں سے ایک ہے مجھے دیا ہے۔"

معلوم ہوتا ہے کہ اسے کوئی شخص دے گئے  
پیشتر دیکھ چلا گیا ہے۔ دوستو! یہ خط میں

اس کا بھی معاہدے کے مطابق آپ حضرات  
کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ جو خطوط میرے  
نام بحیثیت سکرٹری بیان آئیں وہ میں  
عام اتفاق اور سب کی موجودگی میں کھولوں

ایک فرانسیسی رجیٹو کاٹ کے اپنے لیے  
آپ شہرہ خیار کر رہا تھا "میں تحریک کرتا  
ہوں کہ فوراً کھول ڈالا جائے"  
مینڈ وائل "میں دوسرا محرک ہوں"

فتنہ و فساد کی آگ بھڑکاتا پھرتا رہا۔  
 یا آئوں زبڑ و سکی۔ یا آؤں سب سے  
 سابق کپتان افواج فرانس جو اپنی  
 بعض ناشائستہ مظالم کی علت میں برطانیہ  
 کو دیا گیا ہو۔ یا ہیڈ لائنٹی مینڈ وائل  
 جو ایک خانہ بدوش بدعاش ہے، جسکے  
 لیے فرانس کے قید خانے منتظر ہیں اور  
 جو اپنی جلسا زبوں کی با دہش ہیں  
 جلد انگلستان کے کسی جہاز کی مجلس یا  
 کسی کالونی میں جلا وطن ہو گیا ہو  
 یا ہنری پاچھڑ جو ایک زمانے میں بمقام  
 تونس طبابت کرتا تھا لیکن بہت عرصے  
 سے وہ ان کے مفسدون میں مشرک  
 ہو کے قرار ہو گیا ہو۔ یا لوئی کیلبر جو  
 مارسیا کا ایک دیوالیہ سوداگر ہے اور  
 پندرہ برسوں سے گرو ملکوں کی ہوا  
 کھا رہا ہے، ہر کیفیت اشتیاقی متذکرہ بالا  
 اس خط کو دیکھتے ہی یقین کر لیں کہ اب  
 انکی مفسدانہ تجارت کا خاتمہ ہو گیا۔  
 اور وہ قتل شاہ کے ناپاک ارادے میں  
 عاقبت تک کامیاب نہیں ہو سکتے  
 یہ ان حشر اعلیٰ حضرت کا کام نہیں جسیر  
 ایک عظیم الشان قوم کی قسمت کا دار  
 ہے۔ یہ لوگ ایک غیر ملکی وارسلطنت  
 کے ذیلی مقامات۔ غاروں اور خندقوں

اب سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے  
 صرف پارلیمینٹ کے لیے کھڑے رہا۔  
 یہ ایک ضعیف العمر شخص تھا۔ بال بصرے  
 حیرے سے جرات و استقبال برس رہا تھا۔  
 تنگ بین غضب آلود اور تنہا پر چڑھی  
 سو میں خط کی عبارت حسبِ میل تھی۔  
 دو سفارت نگاہ فرانس، یک جون سکاٹ  
 وہ ان اشخاص کے فاسد ارادے جو  
 اس مکان میں صلاح و مشورہ کیا کرتے  
 ہیں جہاں یہ خط اسوقت بھیجا جاتا ہے  
 سفیر فرانس کو جو بی معلوم ہیں، جو کافی  
 اطلاع یا بی کی بنا پر بشرط ضرورت ان  
 مفسدون کو انگریزی عدالت سے سزا  
 دیا جاسکتا ہے لیکن وہ ایسے شخصیت معاملہ  
 کو اس قدر طویل دینا پسند نہیں کرتا۔ لیکن  
 مذکورہ سروسٹ اس کارروائی پر اتفاق  
 کی ہے کہ ان پانچویں کے ناموں کی پوری  
 فہرست اور ان کے عمل علیہ سرحد فرانس  
 کے ہر شہر کے حاکم کے پاس بھیج دیے گئے ہیں  
 پس ہر مفسد کو معلوم ہو جاتا ہے  
 کہ ہر سرزمین فرانس کی طرف رخ کرنا انکے  
 لیے سخت خطرناک ہے۔ لہذا اسوقت یہ خط  
 کرکٹ پرنٹوں کی نظر سے گزرے جو کسی  
 زمانے میں دارسا کا ایک جوہری تھا  
 اور اب بیس برس سے تمام یورپ میں

پناہ گزین بین جہان سے ایک مناسب وقت میں ملکی قانون کے مطابق ہزار پاب ہونگے۔ سفیر نے کوران اغراض کے متعلق ایک سطر لکھنا بھی اتہا سے زیادہ ناپسندیدہ خیال کرتا ہوا لیکن وہ اس غلات طبیعت کا روائی پر اسلئے مجبور ہوا کہ ایک فساد نہ بجاعت کو متفرق و منتشر کر دینا اگر فرض منصفی ہو!

و دستخط — —

سفیر فرانس

اس خط کی عبارت سے جعفر جویش و خروش پیدا ہوا وہ حیطہ تحریر سے باہر ہو۔ بارل کا چہرہ غصے سے لال بھوکا ہو گیا اور عام فرانسیسیوں کی طرح جویش میں بھڑکے اُسے مٹھی باندھ لی اور غیظ و غضب کی حالت میں جھوم جھوم کے زمین پر باؤن ٹپکنے لگا۔ ہر شخص اپنا اپنا نام لے کر جانے سے باہر ہو گیا اور انہیں سینڈ وائل کا نمبر سب سے بڑھا ہوا تھا۔ اُسکے نام کے ساتھ چند پداطاریوں کی تصویر لکھی تھی اُس پر اسکا جویش گھبراہٹ کی حد تک پہنچ گیا جو جھپٹی کھانے لگا۔ اور اب سبکی خیز و تند نہ ہین اُسکی طرف متقل ہو گئیں گویا تمام مفسدون کو یہ خیال کر کے سخت برہمی ہوئی کہ ہم میں ایک ایسا شخص ہی

موجود ہو جو غانہ بد و فعل اور بد معاش ہو۔ نیز جس اشتعال انگیز لہجے میں یہ خط لکھا گیا تھا اس سے یہ لوگ آگ بولا ہو رہے تھے اور ضرورت تھی کہ کسی نہ کسی پر اپنا غصہ اتار دین۔ پس جیسے ہی بارل نے خط تمام کیا ہنسی یا بچڑھنے وائل پر چھک گیا اور ایک جھگڑا نہ بچے میں پوچھنے لگا۔ مد کیون جی سفیر نے جو تمھاری نسبت لکھا ہے کیا وہ صحیح ہے؟

مندی وائل "کسی کو برا بھلا کہنا کوئی مشکل بات نہیں۔ اس طرح تو کپتان بارل تمھیں بھی ایک موقوف شدہ افسر لکھ دیا گیا ہے۔ اور دوست کیلر تمھیں بھی ایک دیوالیہ سوداگر بنا دیا گیا ہے؟

کیلر "لیکن میں تو عزت کے ساتھ اپنا سر ٹفٹ با گیا۔" بارل "اور اگر میں نے چند بد معاش انگریزوں کو زعمہ بھلو دیا تو اس فوج میں میں ہی پہلا فریڈ تھا جس میں اکثر ایسا ہوا کرتا ہے؟ یا بچڑھنے ہر کیف کیلر نہ کار و بار میں دیوالیہ نکھانے سے تمھاری عزت پر حرف آتا ہے؟ نہ بارل جس وجہ سے جسے فرانسیسی فوج سے علیحدگی اختیار کی اس سے تمھاری کشتیاں جوتی ہے۔ ان باتوں کو آگ لگاؤ! میرے خیال میں یہاں جتنے لوگ ہیں سب

جلد ممکن ہوا اس انداز سے کمرے کے باہر نکل گیا گویا جان بچی لاکھوں یا لاکھوں کے۔ جب وہ مکان سے باہر ہو گیا تو دل میں خوش ہو کے کہنے لگا۔ ”میری زبردست محنت علیٰ تھی کیسے میری اپنی نسبت ایسے کلمے لکھوا دیئے کوئی غم نہیں کہ ان پاجون کا میری نسبت کیا خیال ہو گیا۔ ہر کیف یہ ان کے غم سے نہیں خیال کر سکتے کہ ان کا راز میں سے فاش کیا ہو“

لیکن اب ہم پھر اسی کمرے کی کیفیت قلمبند کرتے ہیں جہاں سے ابھی چند دن نکل کے گیا ہے۔

پانچ روزہ انجمن ناز عفتے میں سر کمال بچے ہوئے ”والہ اللہ اس خطے میں کمرے میں بدن میں آگ لگا دی ہو“

بارل (عفتے سے تیرے گھونسا مار کے خصوصاً اس خیال سے کہ ہمارے ساتھیوں میں ایک جھگڑا اور بد معاشی بھی تھا۔)

کرل پٹروٹ ”لیکن وہ کون ایسا بد معاش ہو جس نے ہمارا راز فاش کیا؟“ اور اب پھر اسکی قہر ہونے لگا ہیں سب پر بڑے نفیس۔

پانچ روزہ ”اور خدا جانتا ہو کہ اگر ذرا بھی مجھے شبہ گذرتا کہ کوئی شخص میرا جھوٹا

غرت دار ہیں اور اگر واقعی ایسا ہو تو ہم سیر کے حاسد اور خیر بر قیصہ لگا سکتے ہیں۔ اور اگر یہ اب یہیل بگڑ گیا تا ہم سیر کو ایک دندان ممکن جواب دے سکتے ہیں لیکن اگر ہم میں وہ حقیقت کوئی غماز ہو تو دوستو یاد رکھو کہ اس گستاخی کی پاداش میں ہماری کھالیں کھالی جائیں گی اور سمندر کی چٹک سے ڈھونڈ کے نکال دیے جائیں گے“

کرل پٹروٹ ”میں دماغ میں بڑھو اور نظریں ڈال کے“ مرد آدمی کچھ جواب دیا کیا واقعی تمہارے اطوار ایسے ہی ہیں جیسے اس خط میں لکھے ہوئے ہیں؟“

زیڈوسکی ”(طرز سے) لگا یا صاف صاف ہی تو کہہ دیجئے“

مینڈوئل ”راہی جگہ سے اٹھ کے“ اچھا جناب شیے! میں آپ کو کون سے ٹکڑہ ہی ہر دانا بہتر سمجھتا ہوں۔ یہی کیہتا ہوں آپ میرے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ اور ایسے میرا سلام قبول ہو“

پانچ روزہ ”والت پیسکے غضبناک تہورون“ جس کہ جہاں پانچ جسد جلد تم اس مغز جماعت سے نکلیا وہ اسی تہرہ ہو“

بایل ”گرچہ تم بان بخت کرو شیطان کے جواب؟“

مینڈوئل نے کہا وہ اڑھٹا اور جھوٹ

چاہتا ہے تو میں اُسے وہ سبق دیتا جو عمر  
بھر نہ بھولتا۔“

بارل بہت کثیف ایکافر مسلحہ ہے۔ اور  
وہ یہ کہ اب یہ کارروائی ختم ہو گئی۔ اگر  
روشنی طبع تو برین بلا شدی! اب جب تک  
ہم میں کا ایک شخص بھی شریک ہوگا کوئی تہنگہ  
نہیں ہو سکتا۔ اور خود مختار بادشاہ اطمینان  
کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر کے اپنی موت  
مہرے گا۔“

کیلز ”بیشک! اور اب ہم لوگوں کو  
صرف اتنا کام باقی رہ گیا ہے کہ اس کمرے  
کا چرھا ہوا کرایہ ادا کریں اور جسکا جلدھر  
سینک سائے چلا جائے۔“

کرل پٹر ونوف ”واہ وا! کیا بغیر یہ  
معلوم ہوئے کہ ہمارا راز کسے فاش کیا  
ہے لوگ جدا ہو سکتے ہیں؟“

تریڈوسکی ”اپنے ہموطن کرل سے“ آخر  
تقصیر کس پر مشہ ہے؟ مجھے تم لوگ کیوں  
گھور رہے ہو؟ اگر تمہیں مینڈوائل پر شبہ  
گھرا تھا تو میری داشت میں تم لوگ  
غلطی پڑتے۔“

پانچرڈ ”نہیں نہیں! سنا گمان بھی نہیں  
ہو سکتا۔ مینڈوائل ایک جلیا اور بدعاش  
شخص ضرور ہے! میں اُسے ہالہ پر ہنڈا نہیں  
فاش کیا۔ اگر ایسا ہوتا تو سفیر اُسے

ایسے سخت کلمے نہ لکتا۔“  
کرل پٹر ونوف ”بیشک! یہی بڑا سبب  
ہے۔ اسی طرح میرے چال چلن کے دھڑے  
اڑائے گئے ہیں۔“

پانچرڈ ”اور میرے بھی۔“  
کیلز ”اگر یہ سمجھو تو میں بھی کورا نہیں بچا۔“  
بارل ”اور میں بھی مستثنیٰ نہیں رہا۔“

صرف ایوں تریڈوسکی کچھ نہ کہہ سکا۔  
اب اُسے معلوم ہوا کہ اہل معاملہ کیا ہے جیسے  
وہ جوش و خروش کے عالم میں اب تک  
خیال نہیں کر سکا تھا۔ یعنی خطا میں اُسکا  
نام سننے سے ہو اور اُسے ساتھ کوئی نامعلوم  
کلمہ نہیں درج ہے۔ یہی وجہ دوسروں کے  
لئے قابل گرفت تھی اور دفعہ سب کے  
سب اُسے مشکوک نظروں سے گھورتے لگے۔  
تریڈوسکی ”دیکھو! کیا یہ آخر یہ کیا بات ہے؟“  
پٹر ونوف ”تم اس خطا میں کورسے پچھ رہے ہو۔“  
تریڈوسکی ”اچھا پھر؟“

پٹر ونوف ”اس سے ہر شبہ پیدا ہوتا ہے۔“  
تریڈوسکی ”اگر تم ایسا کہتے ہو تو بالکل جھوٹ ہے۔“  
پٹر ونوف ”میں چھوٹا ہوں؟ رہے اختیار  
تھیں میں بھر کے! بد معاش چٹا ہوا!  
اور اب اُسے جھپٹ کر تریڈوسکی کا گلا  
پکڑ لیا۔“  
تریڈوسکی ”تو خود غلط ہے! بے ایمان!“

یہ کیلکے زید و سلی نے اُسکے کلمے پر ایک گھونٹا رسید کیا۔

اب کرل پُرو نون کو تاب نہ رہی اور مارے غصے نے اُسکے منہ سے کف جاری ہو گیا۔ ایک بے اختیار جوش کے ساتھ اُس نے مزے سے چھری نکال لی چھری کی دھالیمپ کی روشنی میں کجلی کی طرح چلی اور معافیہ چھری زید و سلی کے سینے کے پار تھی۔

ضرب کاری لگی۔ ہاتھ ہوا بڑا۔ اور اب ایون زید و سلی دم توڑنے لگا۔

کیلکے "معاذ اللہ پُرو نون! تم نے تو خون ہی کر ڈالا!"

قاتل رہبر حمی سے "اسکی ہی منہ تھی! کیا یہ وہاں نہ تھا؟ کیا اسے ہمارا راز نہیں فاش کیا؟

بارل "اس میں کوئی شک نہیں!"  
یا پُرو "کرل اگر تم یہ کام نہ کرتے تو میں خود کر گزرتا،"

کیلکے "خیر خیر دوستو! میں شک نہیں کہ عین وقت پر ہر آدھی لیکن اب لاش کا کیا بندہ بے لست ہو؟ یہ پورھی عورتیں تو ہر گز راضی نہ ہوں گی کہ۔"

بارل "چپ چپ! ایسا نہ کوئی سن رہا ہو۔"

یا پُرو "اسکا کوئی خون نہیں۔ ان گھر و گھر یون اور دروازے کی باہر آواز نہیں جاسکتی۔ تاہم احتیاطاً آہٹ لے لو!"

سب نے دروازے کے پاس کان لگائے مگر کسی کی آہٹ نہیں معلوم ہوئی اس کے بعد یا پُرو بولا۔ "بالفعل دیکھو۔"

لاش کو یہیں چھپا دینا چاہیے۔ ٹھیکے خیال میں ایک ایسا ذریعہ ہو کہ کل رات

ایک اسکے اٹھایا جانے کا بندوبست ہو سکے۔ کیلکے جو کہ سیدہ پُرو نون سے معلوم ہوا تھا کہ

کل رات سے پہلے کچھ نہیں ہو سکتا۔"

یا پُرو "کچھ نہیں! ابھی وہاں سے لاش کو تو گون سے گھنٹو کرنا ہو جہاں اس کا

اٹھایا جانا ممکن ہو۔ اتنا ہم لوگ ایک جو کم میں نہیں ہی گئے ہیں۔ اس سے بچات

حاصل کرنے کے لیے کسی قدر ہوشیاری سے کام لینا چاہیے۔"

پُرو نون "دوستو یہ میرا فعل ہو اور میں نہیں چاہتا کہ میرے ساتھ دوسرے

بھی رجسٹر میں پڑیں یا یہی تکلیف گوارا کریں۔"

بارل "یہ نہیں ہو سکتا۔ ہم سب ایک حالت میں ہیں۔ اور سب کے اس کام میں جان لڑا دینے،"

پا پھر ڈھنسی میرا بھی خیال ہو۔ کیلنر کی طرف  
نظر ڈالے، اور مین امید کرتا ہوں کہ ہم  
مین سے کوئی بزدلی اور بودا پن نہیں  
ظاہر کریں گا۔

کیلنر ”پا پھر ڈاگر یہ تم میری نسبت کہتے  
ہو تو بالکل فضول ہو۔ یہ میرے لیے گالی  
سے کم نہیں۔ اور بہتر ہو کہ تم اپنی زبان  
نسبھاگے رہو۔“

بارل جس بس آپسین تو تو مین مین  
سے کوئی فائدہ نہیں۔ لاش کے بارے  
مین دوست پا پھر ڈ کی تجویز شکر ہے کے ساتھ  
قبول کرتا چاہیے۔“

پا پھر ڈ ”تو پھر لاش کو تھیلنے مین اٹھا  
نے چلو، یہ کہتے وہ چور دروائے کا تختہ  
اٹھانے پر آمادہ ہو گیا۔“

کیلنر ”یا درکھو کہ تھیلنے سے باور چنانہ  
کو بھی راستہ ہو۔ اگر ان بڑھیوں مین سے  
اتفاقا کوئی ادھر آنکھلے اور دیکھ لے۔“  
پا پھر ڈ ”اسکی تدبیر بہت آسان ہے۔  
ہم آس دروائے کو اندر کی طرف سے  
خوب جکڑ دینگے۔“

کیلنر ”لیکن چور دروازہ تو اندر سے نہیں  
بند ہو سکتا۔“

پا پھر ڈ ”نہیں۔ مگر ہم کمرے کے  
دروائے مین قفل لگا دینگے اور پتھر اپنی

ساتھ لیے جائینگے۔ زیادہ برین ان  
بڑھیوں کے ہاتھ پر ایک اٹھی رکھ دینے  
سے بالکل اطمینان ہو جائیگا۔“

اس تجویز کے مطابق لاش تھیلنے  
مین پو کھائی گئی پا پھر ڈ نے باور چنانہ  
کی طرف کے دروازے کو اندر سے خوب  
جکڑ کے اپنا اطمینان کر لیا بعد ازاں سب  
رخصت ہوئے۔ چلتے چلتے پا پھر ڈ نے  
کرل پٹرو نوٹ سے آئندہ شب کو بیان  
ملنے کا وعدہ لیا اور بارل وکیلنر کو یہ  
کہنے رخصت کیا کہ کل پچھین تکلیف کرنیکی  
کوئی ضرورت نہیں۔

## بایسٹ ترین

مینڈ وائل کی ملاقاتیں

دوسرے روز ناشتے کے بعد کوئٹ  
مینڈ وائل نے شہزادہ روس کو ایک  
اطلاعی جھٹی بھیجی کہ زید روسکی نے ہم  
جون کو رات کے ساڑھے تیارہ بجے  
واٹر لو بیج۔ حضور سے ملنے کا وعدہ  
کیا ہو۔ اس جھٹی پر پچھلے کسی قدیم حکمران کے  
لکھا تھا اور فوراً اک مین بھیج دیسی۔  
ایکے بعد مینڈ وائل اپنی گاڑی پر سوار  
ہوا اور وقتسراے سفیر نرائس کی رہ لی  
سفیر کو کوئٹ کیا خبر جو ہے۔“

مینڈ وائل "جس قدر باتیں مین نے  
یورسلیسی سے عرض کی تھیں سب کا انجام  
بخیر ہوا۔ بغاوت کا بالکل خاتمہ ہو گیا۔  
اور خود باغی معدوم ہونے کے برابر مین  
سفیر اور کوٹ تھر تو کوئی شبہ نہیں ہوا  
مینڈ وائل بالکل یقین۔ مین پہلے ہی  
سے جانتا تھا کہ یہ درق کیونکر اٹنے گا  
ان مفسدوں کو ایک دوسرے پر بالکل  
اعتبار نہیں (ہنسکے) وہ مجھے ایک آوارہ  
اور بدچلن شخص ضرور جانتے ہیں۔  
لیکن اسکا یقین کان یقین ہو کہ مین  
انکے اغراض کا حامی ہوں۔ اب  
یورسلیسی یہ بتائیں کہ اسل ٹگر نے  
متعلق کوئی اور خبر آئی یا نہیں جسے ہم  
خارج البلد کرنا چاہتے ہیں۔  
سفیر کوٹ خاطر جمع رکھو کہ اب اس  
شخص کا تم کبھی ذکر تک نہ سونگے جس  
جہاز پر وہ سوار ہو وہ سمندرون کو طر  
کرتا ہوا چلا جا رہا ہو۔ صرف وہ بعض  
بعض فرانسیسی بندرگاہوں پر کوئلہ  
لینے کی غرض سے ٹھہرے گا اور باہر آت  
بجیر یا چلا جائے گا۔ جہاں یہ قیدی فوراً  
مجرمون کی جینٹ مین بھرتی ہو کے  
بربر ہی قبائل سے ٹرنے کے لیے  
بھیجا جائیگا۔"

مینڈ وائل اس صورت میں کورسی  
کو یہ بھی نہ معلوم ہوگا کہ اسے  
یا نہیں یعنی کچھ اپنی نسبت  
کیا کچھ اقبال و انکار۔  
سفیر و ان باتوں سے مجھے مطلع آگاہی  
نہیں۔ اور نہ اسلی کوئی ضرورت ہو  
تم جانتے ہو کہ جس لفٹ چکر کو  
سپر دیا گیا ہے اسے ہایت کر دیا گیا  
اس سے کوئی غیر ضروری بات نہ  
جائے۔ اور خود اس کے کھنڈے  
کوئی توجہ کی جائے۔ اتوی میری  
مین کوٹ تمہارے حق الجنت کے  
متعلق گفتگو ہونا چاہیے۔  
مینڈ وائل اس کے متعلق جو حضور  
پر نور شاہ توئی غالب مناسب سمجھیں  
مجھے کوئی عذر نہیں۔ اگر لہذا انعام کی  
جو دہ ہو تو اب میرے خراجچون کو جاتے  
ہیں۔ مناسب ہو کہ روپیہ پیرس کے  
کسی خراجچی کی معرفت دیا جائے تاکہ  
یہ شبہ نہ پیدا ہو کہ یہ رقم کس نے دی  
اور کس خدمت کے معاوضے میں دی گئی  
ہاں اگر اسکے ساتھ حضور اقدس کوئی تھوڑا  
خوشنودی بھی خطا و یمنیں تو کو یا عمر  
کے لیے مجھے بندہ بیدم بنالیں گے۔  
اور کوئی وجہ نہیں کہ حضور نور مجھ پر ایسے



جانبان نثار کو اس نوازش سے محروم کہیں؟  
سفیہ کو نٹ خاطر جمع رکھو۔ میں تمہارے  
لیے کوئی کوشش اٹھانہ رکھوں گا۔  
اس گھلو کے بعد مینڈ وائل خصم ہوا  
اور اسکی گاڑی گرا سونرا سکوتر کی طرف  
برواز ہوئی۔ لیکن قریب کی ایک گلی  
تک پہنچنے کے بعد گاڑی سے اتر پڑا اور  
پاسیادہ کو نٹ انونٹر کے محل کی راہ لی  
کیونکہ اس موقع پر وہاں وہ اس شان  
وشوکت کے ساتھ جاتا نہیں جابھتا تھا  
جس سے ممکن تھا کہ گریڈ فریوٹ کو خبر  
ہو جائے اور وہ اسے روسی ٹائپ سے  
بے تکلف ملے جلتے دیکھ کے آؤنڈیو سی  
کے بارے میں اس سے بدظن ہو جائیں  
مینڈ وائل کے پہنچنے ہی کو نٹ انونٹر  
نے فوراً اسے اپنے پرائیویٹ کمرے میں  
بلا لیا جہاں وہ اکیلا بیٹھا ہوا تھا اور  
نہایت خوش اخلاقی سے پیش آکے سفا  
پوچھنے لگا۔ دیکھا اسوقت آپ انسی  
کام کے متعلق آئے ہیں جبکہ ہر سون  
کو ذکر کرتے تھے؟

مینڈ وائل دھمی ہان مالا لارڈ جیسے  
ایونڈیو سی کے بارے میں کچھ عرض  
کرنا ہے۔  
انونٹر دھمی میرا بھی خیال تھا میں خود

بھی اس معاملے کے متعلق غور کرتا رہا ہوں  
اور اگرچہ میں اس اہمیت کو تسلیم کرتا ہوں  
کہ مینڈ وائل ڈیو سی کا ایک ہی وقت  
لنڈن میں وارد ہونا کسی قدر عجیبہ معنی  
رکھتا ہے لیکن یہ اس قدر گھبراہٹ کی بات  
نہیں کہ مجھے کوئی تشویش پیدا ہو جائے۔  
مینڈ وائل آپ کو ضرور تشویش ہونا  
چاہیے۔ اسکے وجہ بھی موجود ہیں۔  
انونٹر ”وہ کیا ہے کچھ خلاصہ کیے؟“  
مینڈ وائل ”دینے زیدو سی کوئی نہایت  
ہی گہری حال چل رہا ہے۔ کیونکہ کسی  
ذریعے سے اسے شاہزادہ گریڈ فریوٹ  
کو اس بات پر آمادہ کرنے میں کامیابی  
ہوئی ہو کہ حضور مدوح اسے شرف ملا گا  
بخشیں۔“

انونٹر (چونکہ) ”این ایسی طرح  
ملک میں کوئی تھیں جس نے غلط فہمی  
سوائی!۔ یا میری انکسوں میں شک  
جھوٹنا جاتے ہو؟“

کیا؟

مینڈ وائل "اُس روز سے جس رات کو آپ نے اپنے ہوائون کے بھرے مجمع میں مجھے کونٹ کا خطاب دیا تھا۔ اور اس طرح میری دلی خواہش پوری کر دی تھی۔" الوئیٹز خون کا گھونٹ بنی کے رہ گیا لیکن چہرے پر زبردستی ہنسی پیدا کر کے بولا "دو ہر کیف کونٹ میں تسلیم کرتا ہوں کہ آپ کوئی ذلیل اور کم مرتبہ سفیر نہیں ہیں۔"

مینڈ وائل وہ قصہ مختصر مجھے آج سے کوئی ذلیل جاسوس بھی نہ سمجھنا چاہیے نہ روسیوں کا کوئی بے حقیقت اور بکھارا ایجنٹ۔ میں اپنے امکان بھر روسیوں کی خدمت بجا لانے کو تیار ہوں لیکن اسی شرط سے کہ میرے نیکدل افسر میری قدر کریں۔ عزت سے پیش آئیں اور انعام و اکرام سے میرا حوصلہ بڑھاتے رہیں۔"

الوئیٹز (اس خیال سے اس شخص کے ناز اٹھانے پر مجبور ہو کے کہ اس سے پہلے بھی بڑے بڑے کام نکل چکے ہیں اور آئندہ بھی نکلنے والے ہیں) "اچھا اب اصل بات کہو۔ تم کہہ رہے تھے کہ حضور گریٹڈویک نے ایون زیدوسکی

سے ملاقات کا وعدہ فرمایا ہے۔"

مینڈ وائل "مائی لارڈ اس

شکب بھی ہو؟"

الوئیٹز "لیکن اس ملاقات کی

غرض کیا ہو سکتی ہو؟"

مینڈ وائل (کندے تول کے

میرے فرشتوں کو بھی نہیں معلوم

یعنی طور پر جانتا ہوں کہ گریٹڈویک

زیدوسکی پر کوئی حملہ کرنے کا ارادہ

نہیں رکھتے۔"

الوئیٹز "لیکن خود زیدوسکی کی

غرض ہو؟"

مینڈ وائل "وہ اتنا آپ یقین کر لیں کہ

زیدوسکی کی چال کسی زبردست طالب

پریشانی ہی کیونکہ جیسا میں آپ سے

ہوں کہ وہ گوری گوری کو محتاج ہے۔"

الوئیٹز "بہر کیف آپ براہ نامین تو ہیں

کیونکہ مجھے کوئی اس حیرت انگیز معاملے

کے متعلق کوئی واقعی ثبوت درکار ہو۔"

مینڈ وائل "اگر آپ مناسب سمجھیں

تو اس ملاقات کو اپنی آنکھ سے دیکھ لیں۔"

الوئیٹز "ہاں؟ پھر تو واقعی آپ کو ہی خبر

ملی ہو؟"

مینڈ وائل "میں ابھی آپ کو سب باتیں

بتا دوں گا۔ مگر پہلے بعض شرائط طر ہو جانا

جا نہیں

الونٹیز ”فرمائیے“

مینڈ وائل ”اول یہ کہ آپ اس معاملے کے متعلق گریڈ ڈروک سے کوئی لفظ نہ کہیں۔ یعنی کسی ذریعے سے بھی انکو اسکی اطلاع نہ دینے دیں کہ میں نے انکار از فاش کیا ہے“

الونٹیز (چالاکئی سے) ”کیا تم سے اُنسے کچھ بات چیت ہو چکی ہے؟“

مینڈ وائل (بالکل صفائی سے) ”جی نہیں بلکہ چونکہ میں روسی عظمت و جبروت اور انکی پالیسی سے بخوبی واقف ہوں لہذا انکی روسی خیر و اے کو تاراج کرنا نہیں چاہتا“

الونٹیز (جبکا شبہہ کسیدہ کم ہو گیا اگرچہ پورے طور پر نہیں مٹ سکا) ”بہتر اب میں سمجھ گیا۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ گریڈ ڈروک کی اسکاٹون کان خبر نہونے پائی۔ اب جو باہین باقی ہوں وہ بھی کہہ دیجئے“

مینڈ وائل ”یہ کہ پورا سنیسی اس ملاقات میں کوئی غلطی نہ دلائیں۔ بلکہ جو کچھ کارروائی کریں بعد کو۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوگا تو کوئی نا کوئی شبہہ پیدا ہو جائیگا۔“

الونٹیز ”وہ بھی ہوگا لیکن اب بات بتا دیجئے یعنی اگر ملاقات کے بعد سی ڈروک کی خبر دیا جائے تو آپکو کوئی غدر ہوگا؟“

مینڈ وائل ”بجائے اسکی میری خود بھی صلاح ہے“

الونٹیز ”بس یہی لیجیے! اور اب جو ضروری باتیں باقی ہیں وہ بھی بیان کر دیجئے“

مینڈ وائل ”اس ملاقات کے لئے ہم۔ جون کو ساڑھے گیارہ بجے رات کو وعدہ ہوا ہے“

الونٹیز ”یعنی برسوں؟ اور کس مقام پر؟“

مینڈ وائل ”ڈائریج بر“

الونٹیز ”بہتر ایک بہرہ مفتہ رکھ دیا جائیگا کہ“

مینڈ وائل (بات کاٹ کے) ”یہ سمجھ لیجیے کہ ڈروک کی پوری ہوشیاری سے آئیگا۔ اگر اسے معلوم ہوا کہ کوئی اسکی تاک میں لگا ہوا ہے“

الونٹیز (مسکراتے) ”میں کارروائی میں بے احتیاجی کا عادی نہیں۔ انشا اللہ“

اگر سب باتیں تمہارے بیان کے مطابق آئیں تو دیکھ لینا کہ ڈروک کی ملاقات کے بعد ہی کس صفائی سے پکڑ لیا جاتا ہے۔

اور دو سب روز تم میرے پاس آ کے اپنے حق و محنت کے لیے جو تمہارے نزدیک مناسب ہو مجھے کہہ دینا“

مینڈ وائل ”وہ بہت خوب اس کے متعلق“

پہلے ہی صاف صاف ذکر آچکا ہو۔ اچھا اب میں رخصت“

مینڈ وائل نے سلام کیا اور اپنے خیال میں اس موخری پالیسی کی کامیابی پر دل ہی دل میں خوش ہوتا ہوا روانہ ہوا مینڈ وائل اپنے دل سے ”میں نے گریڈ ڈیوٹ کو بھی اپنا دوست بنایا اور کونٹ انوشیز کو بھی ہر مرتبہ سے زیادہ نصیب دلایا کہ گورنمنٹ روس کو میری خدمات قدر ضروری ہیں اور وہ کس فیاضی سے اُنکا معاوضہ دینے کو تیار ہو سکتے ہیں یہ بات کہ نہ زیادہ سکی سے نجات حاصل ہوگی! اہم ہوا اب وہ پھر عنقریب سائبیریا چلا جائیگا!“

اب مینڈ وائل سفیر روس کی کوشی سے باہر نکل آیا۔ لیکن آج بھی بیان کیوجہ سے اسے آئینل کا دیدار نصیب نہوا۔

اپنی گاڑی تاک یا بادیہ چلے وہ پھر سوار ہوا اور تین بجے تک متفرق لوگوں سے ملاقات کرتا ہوا سیدھا آؤٹے ہاؤس پہنچ گیا۔

حسب معمول ننگ و خنقاب پوشون والے چلے کی صبح کو تھارن بری جانے والی تھی۔ لیکن وہاں سر ایل کلکٹن والے واقے سے اسے استعد ہوا لگا گیا تھا کہ وہ اسوقت شہر سے باہر قدم نکالنا نہیں

چاہتی تھی جب تک مینڈ وائل کے اپنی کارروائی نہ بیان کرے اور اُسے طور پر اطمینان نہو جائے۔

اسوقت وہ چھوٹے سے اور باریک نفیس طور پر راستہ کرے میں بھی ہوئی تھی۔ اور اگرچہ اسے مینڈ وائل کے اس وعدے پر پورا بھروسہ تھا کہ میں کچھ بھی دشمن سے تحفین نجات دلاؤں گا۔ لیکن بلکہ اسے عقیدہ تھا کہ اسے اسکی بوجھ قدرت حاصل ہو! تاہم قدرتی طور پر اسے کسی قدر تشویش لاحق تھی۔ اور یہی اسوقت تک منع نہوئی جب تک کہ اسے دروازہ یا ٹو بات نہیں کھلا اور حد سیکار نے آگے بڑھ کرے کونٹ مینڈ وائل کا نام نہیں لیا۔

مینڈ وائل (خدمتگار کے جاتے ہی محبت بھرے لہجے اور تیورون سے) ”میری پیاری میری!“

”وجہ (ا) یہ ہے میں گویا بات بغیر سوال کیے معلوم ہو جائے، بسبب لائسنس جتنے مجھے بچا لیا! مجھے اسکا یقین ہو! گویا کوئی میرے کان میں کہہ رہا ہو!“

مینڈ وائل ”پیاری میری واقعی ایسا ہی ہو!“

”وجہ (۲) یہ تو میں پہلے ہی سے جانتی تھی!

لیکن اُف! اب جان میں جان آئی! اور اب ڈچر نے ایک لمبی سانس لی جس سے اُسکا خوبصورت جسم اوپر اٹھ کے رہ گیا۔

مینڈ وائل "میں نے تم سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اُدھر پہلی جون کورات کے اُٹھ بچے اُدھر تھا رادشمن تھیں ستانے کے قابل نہ رہیں گے۔"

ڈچر "بیشک ہسولائی ہی تم نے کہا تھا! اور اب وہ ایک محسوس قاتل انداز سے آگے بڑھی اور مینڈ وائل کا ہاتھ اُسکی نازک کمر میں حلقہ ہو گیا۔

مینڈ وائل "جان جہان میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ اب بھی وہ تھیں نہیں ستائیں گے۔"

ڈچر ہنسن آگئی۔ لیکن مینڈ وائل پر اسے پورا بھروسہ تھا اور جبکہ چپکے چپکے پوچھنے لگی۔ "تجھے کون کاروائی کی؟ کس تدبیر سے تجھے اس محنت سے نجات دلائی؟"

مینڈ وائل "مسکرا کر" جان میں یہ خیال نکرو کہ میں نے اُسکی ناپاک زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ نہیں! میرا یہ مطلب یہ تھا کہ اُسکی جان لیلون۔ وہ زندہ ہو اور نکسیر تک نہیں پھونکے۔"

ڈچر "خدا کا ہزار ہزار شکر! یہ بڑی

جو کمر کی بات تھی! مینڈ وائل "تاہم تمہارے لیے مجھے۔ جو کمر بھی گوارا تھی! اور اب اسے ڈچر کے لبوں کا بوسہ لے لیا۔

ڈچر "آخر اُسکا کیا حشر ہوا؟" مینڈ وائل "اب تو وہ ایک دور و دراز ملک کو جا رہا ہو جہاں سے تمہارے ستانے کے لئے زندہ نہیں بلیٹ سکتا۔

اُسکی منزل مقصود فریقہ کی جاتی ہوئی زمین اور ریگستان میں جنگل ہو جہاں وہ فرانس کی کسی مجرم جہنم میں بھرتی ہو کے اسوقت تک اپنے اعمال کی سزا بھگتا کر بیٹھ گیا۔ کسی دشمن کی شمشیر آبدار اسے زندگی کی کشاکش سے نجات دے دے۔"

ڈچر "واللہ اعلم کہ میں ایسی زبردست قدرت کہاں سے آگئی؟"

مینڈ وائل "مجھے دربار فرانس میں ایک زبردست رسوخ حاصل ہوا اور اسوجہ سے سفیر فرانس میری تھی میں ہیں۔ اسی سبب سے جنگی بجائے میں سارا کام ہو گیا۔ اور اب میری تھیں اس محنت کی طرف سے کوئی خدشہ ہونا چاہیے جو تھیں اس طرح فراتا اور وہم کاتا تھا۔ عین بلکہ تم سے کسی قسم کی باز پرس بھی نہیں ہو سکتی۔"

ڈچر "لیکن اگر وہ ان لوگوں سے

اصل حقیقت بیان کر دے جنگی حراست  
میں ہو؟

مینڈاؤل: اب وہ ایک حرف بھی  
زبان سے نہیں نکال سکتا۔ وہ اپنا اہلی  
نام بتا نہیں سکتا اور جنگی حراست میں ہی  
وہ اس کے نام سے واقف نہیں وہ اپنی  
اہلیت چھپانے کے لیے ضرور کوئی دوسرا  
نام اختیار کرے گا یا اگر وہ خاموش رہا  
تو وہ لوگ خود ہی اس کو کوئی نام رکھ دیں گے  
بھلا تیری تم یہ تو خیال کرو کہ وہ ان حالات  
کو زبان سے نکال سکتا تھا کہ سطرچ ایک  
انگش بیرنٹ ہو کے جلسہ ازی کے جرم  
میں گرفتار ہوا؟ کیونکہ چلنے نے میں  
وہ مردہ قیاس کر لیا گیا؟ کس طرح پھر  
جی اٹھا؟ اور کیونکہ ایک نوجوان اور  
حور خاتون پر ایک کثیر المقدار روپیہ  
کے لیے اس وقت دباؤ ڈال رہا تھا جب  
اسکی گرفتاری عمل میں آئی؟ نہیں یہ  
باتیں وہ ہرگز نہیں کہہ سکتا! وہ بخوبی جانتا  
ہو کہ ایسی باتوں پر کوئی اعتبار نہیں کرے گا  
بلکہ لوگ ہنسنے لگائیں گے بہر کیف تم ہر طرح  
مطمئن رہو اور کوئی اندیشہ نہ کرو! یہ  
ڈچر مدہ ہیو لاٹھی میں ہر طرح مطمئن ہوں  
مجھے کوئی غم نہیں۔ آفت! تم کس قدر  
زبردست شخص ہو! تم میں عجیب غریب

قدرت ہو! تمہیں تا مینڈی بھی ہوا تو تمہیں  
فرشتہ رحمت سے کم نہیں؟

مینڈاؤل: اگلے سے لگا کے  
حور جنت! پیاری میری تم جانتی ہو کہ  
کس سچے دل سے ہر خدا ہوں راہوں میں  
صد اقت سے تمہاری رفاقت! اور تمہاری  
کی قسم کھا چکا ہوں یہ  
ڈچر مدہ میں جانتی ہوں! میں جانتی ہوں  
تم ایسی ہی دوسرے رفاقت کا بغور  
دے چکے ہو۔

مینڈاؤل: اور تم؟ پیاری میری  
ڈچر مدہ میں اپنا وعدہ نہیں پھینکتی  
اور اب ڈچر نے بغیر مانگے ہاتھ نہ  
متھ بڑھا دیا۔

مینڈاؤل: اللہ عشق میں خود بخود  
میرے کیا تم میری ہو جاؤ گی؟ میری  
ہو کے رہو گی؟

ڈچر مدہ ہیو لاٹھی میں اپنا وعدہ ضرور  
پورا کرو گی اب مجھے کوئی چیز عجز  
نہیں۔

خوبصورت ڈچر یہ الفاظ کہنے کو تو  
کہ گزری مگر غم سے اسکا عجیب حال  
ہو گیا۔ ہول سے گال لال انگارہ ہو گیا  
اور کلیجہ ہاتھوں اچھلنے لگا۔ مینڈاؤل  
اسے بار بار اس کے سے لگا رہا تھا۔

حتے کہ ڈچرنے ایک خاص انداز سے کہا کہ یہ کمرہ ایسا نہیں جہاں کسی کے کمرے کی مخالفت ہو۔ بلکہ اسکے عوض میں کسی دوسرے مقام پر ملنے کا وعدہ ہوا اور مینڈو ائل تھوڑی دیر کے لیے ڈچر سے رخصت ہو کے چلا گیا۔ آدھ گھنٹے کے بعد ڈچرنے گھنٹی بجائی اور گاڑی کسوا کے تختارن برسی کو روانہ ہو گئی۔

گیارہ بجے رات کو جبکہ آسمان پر ستارے چمکنے ہوئے تھے۔ مطلع صاف تھا۔ تازہ اور لطیف ہوا کے خوشگوار جھونکے آرہے تھے۔ اور ماہ جون کا دلکش موسم اپنی بارود کھارہا تھا۔ یکایک ایک شخص تختارن برسی کے باغ کی چھائیوں سے نکل کے محل کی طرف جاتا ہوا دکھائی دیا۔ عمارت کی آخری حد تک پہنچ کے وہ ایک چھوٹے سے دروازے کی طرف منہ کرکے کھڑا ہوا جو دو گھنے درختوں کی آڑ میں چھپا ہوا تھا اور جنگی وجہ سے اس مقام پر بالکل اندھیرا تھا۔ گونٹ مینڈو ائل۔ یہی شخص نے ایک کھڑکے کے دروازہ کو لاٹکے متعلق اسے پہلے سے ہدایت کر دی تھی اور ڈیوڈھی تین داخل ہوا جہاں ایک لیمپ جل رہا تھا۔ لیمپ کی روشنی میں وہ فوراً دیکھنے پر چڑھ گیا

اور اوپر کے ایک درجے میں پہنچا۔ یہاں بھی روشنی ہو رہی تھی اور ایک ہی نظر میں اسے معلوم ہو گیا کہ اب کونسا دروازہ کھولنا چاہیے۔ اس دروازے کے پاس پہنچنے اسے شکستہ گھٹائی اور دروازہ کھل گیا۔ اب وہ ایک کمرے میں داخل ہوا جہاں معطر و معتدل ہوا آرہی تھی۔ یہ ایک غلط تکرار تھا جو ڈچر کی خواہش سے ملا ہوا تھا اور یہاں خود حوروش ڈچر شب خوابی کے لیے کھانا لباس میں اس کا انتظار کر رہی تھی۔ ڈچر کو دیکھتے ہی مینڈو ائل نے گلے سے لگا لیا اور اسے اپنے شرمائے ہوئے جہرے کو اس کے سینے میں چھپا کے چپکے چپکے چند لفظوں میں اس کا خیر مقدم کیا۔ عین اسی حالت میں باہر کی طرف سے کسی کے پاؤں کی آہٹ معلوم ہوئی جو دوڑتا ہوا آ رہا تھا اور ڈچر گھبرا کے بولی — ”ارے کیا ہوا؟“

مینڈو ائل نے بغیر کسی بدحواسی کے دروازے کی طرف لپک کے شکستہ چڑھا دی۔ ڈچر وہ شاید لیونیا کسی کام سے آئی ہو گی!“

اتنے میں کسی نے دروازہ پر دو ہتھ مارا اور ڈچر کے منہ پر ہوا کیاں اُڑتے لیکن۔ مینڈا اُٹل نے چپکے سے کہا۔ دو یہ تمہارے شوہر معلوم ہوتے ہیں! ہونہو ڈیوگ مین!

ڈچر بھرائی ہوئی آواز میں "نہیں نہیں! وہ ایسی حرکت کبھی نہیں کریں گے!" یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔

دروازہ برابر بیٹھا جا رہا تھا۔ اور اب اس کے ساتھ یہ آواز بھی آئی۔ "میری کھولو! دروازہ کھولو! ارے میں خری مجھے بھوت پرست گھیرے ہوئے ہیں! ہاے اندر جڑ پلین بھی جھپٹی جاتی ہیں! کھولو! جلد ہی کھولو! ادھر ایک زنا نے لہجے میں یہ خوفناک اور دل ہلا دینے والی آوازیں آ رہی تھیں! ادھر دروازے پر زور زور دو ہتھ پر رہے تھے۔

ڈچر دوبارہ! میں سمجھ گئی۔ دروازہ کھول دینا چاہیے۔ یہ ڈیوگ کی والدہ ہیں! میں انہیں جلد رخصت کر دوں گی تم ادھر چلے جاؤ! یہ لکے ڈچر نے خواجگاہ کا دروازہ کھولا اور مینڈا اُٹل کو اس میں ڈھکیل دیا۔

اس کے بعد آسنے جھپٹ کے باہر کا دروازہ کھولا اور اس کی ساس

وحشت زدہ انداز سے اپنے شانوں پر گھرائی ہوئی نظریں ڈالتی تھیں۔ اندر گھس آئیں۔ کیونکہ انہیں یہ تھا کہ ان کے کاندھوں پر بھوت اب اس سوار ہیں۔ ان کے بدن پر شب بخوابی کی گون کے سوا کوئی کپڑا نہ تھا۔ اور ان کا آرام کرسی پر گر کے وہ اپنے حیرت انگیز خیالات کو جو انکے دماغ میں سما رہے ہوئے تھے بیان کرنے لگیں وہ بھر پور کامپ رہی تھیں۔ لیکن سر دہائی کی وجہ سے نہیں! کیونکہ یہ چون کا منہ اُپر دیکھ کر موسم تھا۔ بلکہ اس خوف کو کہ وہ جو ان کے دل میں سا گیا تھا۔ یہ ایک چھالیس برس کی عورت تھیں۔ قد بلند و بالا اور ہاتھ متناسب تھے جب تک ان کے حواس اکل نہیں ہوئے تھے۔ یعنی جب وہ اپنے شوہر پر فائز تھیں اور ان کا سہارا قائم تھا۔ ان کے خط و حال نہایت شاندار۔ کچھ خوبصورت۔ اور امیرانہ شان شوکت ظاہر کرتے ہونگے۔ اور اگر چہ اب بھی ان خصوصیات کی بہت سی علامتیں باقی تھیں۔ لیکن امتداد اور ماہ اور ضعف قلب اپنا اثر دکھائے تھے۔ یہ رہا تھا۔ کیونکہ بالی سفید ہو چکے تھے۔



پیشانی پر چھتران پر گئی تھیں۔ آنکھوں میں ایک خاص کیفیت پیدا ہو گئی تھی اور جیتو نوں میں وہ غیب میں رہا تھا۔ اعضا کی نزاکت بھی تشریف لیا جلی تھی اور جسم کا گوشت جا بجا سے ٹک آیا تھا۔ تاہم دانتوں میں ابھی وہی چمک دمک باقی تھی۔

بیوہ ڈچر ”واہ! پیاری میری تھیں مجھے اس قدر انتظار نہیں دکھانا چاہیے تھا۔ مجھے تم سے ایسی امید تھی ام بہت ہی نیک اور حلیم! آفت! وہ بھوت پریت مجھے سانیوں کے کورڈوں سے مارا کرے بھگا رہے تھے! شاید مجھے کبھی کوئی خطا ہوئی ہوگی؟ لیکن نہیں! ہرگز نہیں! یہ ضرور ہو کہ ایک زمانے میں مجھے ہر برت کی شادی تمہارے ساتھ منظور نہ تھی لیکن آخر کار وہ کر گذرا اور میں نے گوارا کیا۔ دیکھو میری! ایسا شکوہ بیان بھی گھس آئیں! اللہ دروازے میں قفل ڈال دیا! میری دانست میں مسٹر کونٹلیں بھی کوئی انسان نہیں جو بلکایا کہلاتی پچھل۔“

ڈچر (منہایت ہی محبت بھرے اور تسلی دینے والے لہجے میں) ”پیارے امان جان مسٹر کونٹلیں آپ پر جان شاد کرتی ہیں۔“

اور آپ بھی اُن سے اس قدر مانوس ہیں کہ بیوہ ڈچر ا بات کا کٹم میں تھا اے سو کسی نے مانوس نہیں! میں جا ہتی ہوں کہ بیان تمہارے پاس رہوں اے اتنے میں دروازے پر پھر دستک ہوئی نیک ڈچر نے لبک کے دروازہ کھولا اور مسٹر کونٹلیں بیوہ ڈچر کی محافظ نظر آئی اس کی عمر بچا س کے قریب تھی۔ یہ ایک بھاری بھر کم عورت تھی۔ اگرچہ کسی طرح بد مزاج اور تند خون میں معلوم ہوتی تھی۔ اُس کے چہرے پر سخت مزاجی کا نام و نشان لبک نہ تھا۔ بلکہ ایسی عورت معلوم ہوتی تھی جس کے مزاج میں استقلال کے ساتھ نمک حلائی اور خیر خواہی شامل ہو۔ ڈچر کسی قدر بگڑ گئے ”معاذ اللہ! یہ کیا واقعہ تھا؟“

یہ ایک ڈچر کی ساس نے مسٹر کونٹلیں کو دیکھ لیا اور وہ در کے خوابا ڈالنے لگی۔ میں گھس گئیں۔ طرہ یہ کہ اندر سے شگفتی چڑھالی تاکہ ڈچر اور مسٹر کونٹلیں اُن کے پاس نہ آسکیں جو اُن کے پیچھے دوڑی تھیں۔ اب ڈچر کو کہنے تو لہو نہ تھا۔ کیونکہ اُس کی ساس اور عینہ دامل دونوں ایک ہی کمرے میں بند ہو گئے تھے۔

مسٹر کونٹلیں و حضوری تھیں جانے کہ

مجھے خود اس واقعہ کا بچہ افسوس ہو۔ میں ہمیشہ اپنے کمرون کے سببہ وازوں میں غفل ڈال دیا کرتی تھی اور حضور جانتی رہیں کہ کبھی اپنے سر جانے کے تکبیریں رکھنے سو یا کرتی تھی لیکن آج نہیں معلوم کیا شامت تھی کہ بالکل دھیان نہ رہا۔ اور شاید دم کی دم میری آنکھ بھی لگ گئی۔ یا یہ اس طرح دے پانوں نکل بھاگین کرے ڈچر اخص سے بات کاٹ کے اور زمین پر پانوں ٹپکے؟ اس سے کچھ بحث نہیں۔ کوئی بد احتیاطی ضرور ہوئی؟ مسٹر کونٹلیس ڈچر کے غصے سے متعجب ہوئے کہ حضور میری دانت میں یہ کوئی بہت بڑی بد احتیاطی نہیں ہو۔ اسیلے اتفاقات پیش ہی آجایا کرتے ہیں۔ اور میرے لیے ان چار برسوں میں جب سے میں ہر گریس کی ٹکرائی پر غور ہوتی ہوں یہ پہلا ہی اتفاق ہو کہ ایسا واقعہ پیش آیا۔ ڈچر اخصی ٹپکے اور یہ خیال کر کے کہ میرے غصے سے کچھ اور ہی شب نہ پیدا ہو جائے؟ یہ نہ سچ کہتی ہوں مسٹر کونٹلیس میں ہر تار اخص نہیں ہوتی۔ بلکہ انھوں نے اس زود سے درد سے پردہ تھڑ مارا کہ میرا کالج دھک سے ہو گیا اور جو اس خاتے رہے۔ لیکن ہاں! اسکی کیا وجہ کو قحہ وہ

تھکاری صورت سے بیزار ہو گئی تھی۔ مسٹر کونٹلیس دو حضور یہ معلوم ہو گیا کہ اسے اسے خواص باختہ لوگوں کو رہے کیا خیال پیدا ہو جاتا ہو۔ لیکن اگر آپ دروازے کے پاس جا کے اپنی ساس کو دم دلا سادین تو وہ باہر نکل آئیں گی اور پھر میں ساری رات جانتی رہوں گی حال پھر حضور کو ایسی تکلیف نہ برداشت کرنا پڑے۔

آخری چند منٹ کے لیے ڈچر میرا ہی گہرا ہٹ طاری ہو گئی تھی کہ کوئی تیر اسکے خیال میں نہیں آتی تھیں لیکن اب کسی قدر اس کے خواص درست ہونے اسے دروازے کے پاس جا کے دم دلا سے کے لیے میں کہا۔ امان جان اب مجھے اندر آنے دیجیے! دروازہ کھولے! آپ جانتی ہیں کہ میں آپ کو پریشان نہیں کروں گی؟

اسکے جواب میں مکرے کے اندر سے ایک دھننا جھج کی آواز آئی اور ڈچر کو معلوم ہوا کہ گویا مردہ قبر میں سے جھج ڈچر کے رد میں کھڑے ہو گئے کیونکہ اسکی ساس نے جھج پر چھ مارا ناشر و ع کر دی حتیٰ کہ مسٹر کونٹلیس نے کہا کہ حضور دروازہ توڑ ڈالنا چاہیے۔

اور یہ بھانپنے کے لیے کہا سے کوئی شبہ ہوا  
یا نہیں۔ کہنے لگی وہ نہیں معلوم یہ کیا  
بات ہو گی؟

مسٹر کونٹلیں پر جسکے انداز سے کوئی  
بات نہیں پائی گئی جو ڈچر کے لیے باعث  
تشویش ہو۔ ”حضور فرمائیں تو میں نہیں  
بیان سے لیجاؤں“

اجازت ملنے پر مسٹر کونٹلیں نے اس  
مضمون کو اس لہجے کو دم دلاسا دینا شروع  
کیا اور بالآخر اسکی باتوں نے بیان نہ  
اثر کیا کہ بیوہ ڈچر کی وحشت، اپنی محاذ فک  
کی طرف سے کم ہونے لگی۔ کیونکہ اب وہ  
اُس سے خوف کھاتی ہوئی کہ نہیں معلوم  
ہوئی تھیں بلکہ اس طرح مخاطب ہوئیں  
تو یاد ہی نہیں اس خطے سے پاسکتی ہو  
ڈچر ایچون کی طرح بے سلاستہ ہوئے وہ  
بیاری امان جان ہی ٹھیک ہو مسٹر کونٹلیں  
کے ساتھ بے تکلف چلی جائے۔ یہ آپ کی  
پوری عفا فائت کر سکی۔ ان اسیب زدہ  
کردن میں بیکار بھیجی ہوئی ہیں۔

بیوہ ڈچر اپنی بوجھ کے لیے نہ بھروسے  
بالوں کے جوڑے پر ہاتھ پھر کے ”میری  
کیا تمہاری ہی صلاح ہو کہ میں ملی جاؤں؟“  
ڈچر ”میری میں خیر ہر شے ہو کہ اب اپنے  
کمرے میں جا کے آ، ام جیجی علی الصبح

یہ الفاظ مشکل ختم ہوئے تھے کہ  
وقفہ شگفتہ گھوم گئی اور دروازہ پاٹو پانس  
کھل گیا۔ بیوہ ڈچر خوفزدہ اور پانس  
اڑتی ہوئی صورت لیے باہر نکل گئیں در  
جلدی سے دروازہ بند کرنے اور اس میں  
قفل لگا کے ایک آرام کرسی پر ہانپتی ہوئی  
گریں اور کہنے لگیں۔ یہ بھوت! آسین  
بھوت ہو گا“

بھوت بیوہ ڈچر دروازہ کھولنے کے  
باہر نکلیں اس وقت ڈچر کو ایسا معلوم ہوا  
کہ گویا کمرے کے اندر کسی گھڑکی کے بند ہوئے  
کی ہوئی ہوئی۔ اس طرح اسکی جان میں جان  
آئی اور تمام خوف جس سے اسکی جان پر  
پڑی ہوئی تھی وقفہ بنا آ۔ اب وہ بیوہ  
دختر اپنی ساس کی طرف بڑھی اور اسنے  
گلے میں ہاتھ ڈال کے تسلی و تسنی آمیز  
طے کہنے لگی۔

بیوہ ڈچر نہایت ہی خوف اور گھبراہٹ سے  
بھوت! بھوت! وہ! میں اپنی آنکھ سے  
دیکھ چکی! وہ کفن تک پہنچے ہوئے ہو!  
شاید پریت ہو! پریت! انیک رو میں  
گوری ہوئی، میں۔ میری رو میں کالی!  
دروازے کی طرف دیکھ کے ”اے ایسا ہنو  
وہ بیان آ جائے!“

نیک ڈچر نے مسٹر کونٹلیں پر نگاہ ڈالی

اب وہ اپنی ساس سے مخاطب ہو کر  
تشفیٰ و تسلی دینے والی باتیں  
حتیٰ کہ مسٹر کونٹلیں نے خواہ  
کھولا اور آئین داخل ہوئی یہ ایک  
وسیع کمرہ تھا اور نہایت تکلف سے سجایا  
ہوا تھا صرف اس وقت کی وجہ سے اس میں  
وہ بھی روشنی ہو رہی تھی جو ایک دوسری تھی  
کے لمبے سے نکل رہی تھی اور جو کمرے کی  
آخری حد میں ایک سنگار مین پر رکھا ہوا تھا  
مسٹر کونٹلیں نے کمرے کے اندر جاتے ہوئے  
دروازے کے دو ٹون پٹ کھول دیے تھے  
لیکن چونکہ وہ اپنی ساس کی طرف سے  
کئے گئے تھے تھکی ہوئی تھی لہذا اسے کمرے کے  
اندر کی حالت نہ معلوم ہو سکی اور اس طرح  
اسے کمرے کی بند ہونے کے بارے میں ہنوز ایک  
بڑبڑ باقی تھا خصوصاً یہ خیال اور بھی  
بڑھ گیا تھا کہ اسے اسے اسے اسے اسے  
یہ بھی کہ خدا جانے وہاں سے پہلے  
میں بیٹہ داخل کی ٹانگہ نہ ٹوٹ گئی کہ وہ  
وہ کھڑکی کے نیچے ایک بڑا ہوا ٹرپا ہوا  
اور ہر چیز اپنی ساس کو پہلا رہی  
تھی اُدھر اسے کان دوسرے کمرے کی  
طرف مسٹر کونٹلیں کی آہٹ پر گھٹنے  
تھے۔ اس کی قوت ساہرا اس وقت سے زیادہ  
تیزی سے نہیں دیکھا سکتی تھی۔ گویا

میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی،  
بیوہ ڈیوڈ (خواجگاہ کے دروازے کی طرف  
دیکھ کے) لیکن میں نہیں اس کمرے میں  
نہیں چھوڑ سکتی،  
مسٹر کونٹلیں (ڈیوڈ کے کان میں) ان  
سری سو والی لوگوں کے لیے سب سے  
ہترہ یہ بات ہو کہ حتیٰ الامکان انکا خوف  
دور کر دیا جائے۔ بیوہ ڈیوڈ سے مخاطب  
ہو کر) آپ تھوڑی دیر اپنی بیوہ کے پاس  
ٹھہریں صرف ایک منٹ! اور میں کمرے  
میں جا کے دیکھ آتی ہوں،  
بیوہ ڈیوڈ نہیں نہیں! دیاں آپ سب  
موجود ہوں! دیکھو میرا کہا تو! پری پری  
ارواح ہو! جوت جوت!،  
ڈیوڈ: تمہاری باتوں سے نہیں اور بھی  
خوف پیدا ہوتا،  
مسٹر کونٹلیں: نہیں میں اسے اسے  
سے واقف ہوں اور جانتی ہوں اسے اسے  
انکی تسلی ہوگی،  
یہ کہتی ہوئی مسٹر کونٹلیں خواجگاہ کے  
دروازہ کی طرف پڑھتی۔ ڈیوڈ نے اسے  
روکنا چاہا لیکن مغای خیال کر کے کہ اندر  
کی کھڑکی بہ ہونے کی آواز آئی تھی اسکی  
دھجی ہو گئی اور اپنے دل میں کہنے لگی  
وہ نکل گیا سو کا اب کوئی کچھ نہیں!

مسٹر کونٹلین بیوہ دُخ سے ستلی آمیز  
 لہجے میں ”پاری میڈم وہاں اس وقت  
 ننگ ڈوجر کو ایسا معلوم ہوا گویا مسٹر کونٹلین  
 نے اُس پر ایک معنی خیز نگاہ ڈالی ”پاری  
 میڈم آپ یقین جانے کہ اس کمرے میں  
 کوئی نہیں ہو۔ میں نے ہر جگہ نقل لگا دیا ہے۔  
 اب نہ وہاں کوئی بھوت ہو نہ بھتی کالی  
 گوری کوئی ارواح نہیں“

بیوہ دُخ جزا تھے پر ہاتھ رکھکے اور سطح  
 دیکھکے گویا اب اُنکے تمام خیالات دور ہو گئے  
 تھے بخوبی اپنا اطمینان کر لیا ہے۔

مسٹر کونٹلین وہاں میں نے بخوبی اطمینان  
 کر لیا۔ اب آئیے میرے ساتھ چلیے۔ اور  
 آرام سے سو رہیے۔ بس اُٹھیے۔ کل صبح ہم  
 آپ باغ کی سیر کرینگے اور پورگریس  
 عہدہ عہدہ بھول چنگے گلدستہ بنائینگے۔“  
 بیوہ دُخ جزا چلاو! اب میسلوب ہو کر  
 اُٹھ کھڑی ہوئی اور اپنی ہو کو محبت سے  
 گلے لگائے مسٹر کونٹلین کے ساتھ ہوئی۔

لیکن دروازے کے پاس پہنچ کے  
 وہ پھر ٹھٹک گئیں۔ اور مسٹر کونٹلین نے اُنکے  
 ننگ ڈوجر کو ایسی عجیب اور پر معنی نگاہ  
 سے دیکھا کہ اُسکی روح پرواز کر گئی اور معلوم  
 ہوا گویا اس عورت کی چشمِ خنک کو نے اُسکا راز  
 تمام خل میں زبانِ حال سے بکار کے کھدیا

جو بات اُسکی نظر کے سامنے نہ تھی اُسکا بفس  
 نقشہ اُسکی قوتِ سامعہ اُسکی آنکھوں  
 کے سامنے چھینچ رہی تھی۔ اُسکا دل  
 مسٹر کونٹلین کے پاؤں کی ہر چاب کے ساتھ  
 ساتھ تھا کبھی اس کو نے میں بھی اُس کو نے  
 میں کبھی کھڑکیوں کی طرف۔ اور اُسکے  
 ساتھ ہی یہ ہول بھی کہ ایسا ہولناک وائل  
 اُن کھڑکیوں کے نیچے پڑا ہوا اب تک گراہ رہا  
 ہو! کبھی مسہری کی طرف اور وہاں سے  
 لکڑی کے ایک بہت بُرے اور نہایت نفیس  
 توشخانے کی طرف حسین ڈوجر کے کمرے اور عہدہ  
 عہدہ ڈریس رہتے تھے مسٹر کونٹلین اس  
 توشخانے کے ہر دروازے کو کھول کھول کے  
 دیکھنے لگی۔ اور اب بیماری سے وہ میں کے دل  
 میں شکے لگ گئے۔ کیا مسٹر کونٹلین کو  
 واقعی کوئی شبہہ گذرا ہے؟ یادہ محض بیوہ  
 دُخ کی تسکین خاطر کے لیے اس طرح کو نا کونا  
 جیسا نہ رہی ہے؟ ان خیالات کے آتے اس  
 نابک انا اور عالی مرتبہ قانون کے منہ  
 پر ہوا نیاں اڑنے لگیں۔ اُسکے جو اس باجہ  
 ہو جانے کے لیے یہی خیال کیا کہ تھا کہ دفعہ  
 خواجگاہ نے اندر سے چپکے چپکے کاٹا بھوسی کی  
 آواز بھی اُسکے کانوں تک پہنچ گئی۔ اب  
 قریب تھا کہ وہ بالکل بدعوا ہو جائے لیکن  
 اتنے میں مسٹر کونٹلین کمرے سے باہر نکلتی

دونوں کے جانے کے بعد دروازہ بند ہوا اور اب نیک و خیر غم و غصہ کھاتی ہوئی خواہنگاہ میں پہنچی۔ اس نے مین اینڈ وائل بھی تو بخانا سے نکل آیا اور ڈچر ایک وحشیانہ انداز سے ہائے کر کے ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

مینڈ وائل ”میری مہراؤ نہیں! جی نہ چھوڑو! راز محفوظ رہو!“ یہ کہنے وہ آگے بڑھا اور ڈچر کو گلے لگا تا جا ہا۔ لیکن اسے غصے سے پیچھے ہٹا دیا اور کہنے لگی ”میں جیتے جی مر گئی! ہاے میں کسی کام میں نہ رہی!“

مینڈ وائل ”نہیں پیاری نہیں! یہ تم کیا کہتی ہو؟“

ڈچر ”میں سچ کہتی ہوں! کل تمام دنیا کو خبر ہو جاوے گی کہ میں نے ایک یا کو اپنے کرے میں چھپایا تھا۔“

مینڈ وائل ”میں پھر کہتا ہوں کہ گھبراؤ نہیں۔ پیاری میری پیرس لو کہ تمہارا راز محفوظ رہو!“

ڈچر ”یہ تم کیونکر کہہ سکتے ہو؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں نے اس عورت کے پیور نہیں ہیجان لیے؟ نہیں بلکہ میں تو یاتین کرنے کی آواز تاک سن چکی ہوں!“

مینڈ وائل ”میں نے اسے اسی راز سے کہو لا تھا۔ خدا گواہ ہو کہ میں تمہارے لیے اپنی جان پر بھی ہل جانے کو مستعد ہو گیا تھا۔ لیکن یہ کوشش فاش ہو گئی۔“

مینڈ وائل ”میں نے اسے اسی راز سے کہو لا تھا۔ خدا گواہ ہو کہ میں تمہارے لیے اپنی جان پر بھی ہل جانے کو مستعد ہو گیا تھا۔ لیکن یہ کوشش فاش ہو گئی۔“

مینڈ وائل ”میں نے اسے اسی راز سے کہو لا تھا۔ خدا گواہ ہو کہ میں تمہارے لیے اپنی جان پر بھی ہل جانے کو مستعد ہو گیا تھا۔ لیکن یہ کوشش فاش ہو گئی۔“

مینڈ وائل ”میں نے اسے اسی راز سے کہو لا تھا۔ خدا گواہ ہو کہ میں تمہارے لیے اپنی جان پر بھی ہل جانے کو مستعد ہو گیا تھا۔ لیکن یہ کوشش فاش ہو گئی۔“

زلفین سمجھے کر لیں۔ اور مینڈ وائل کے  
چہرے پر اپنی بڑی بڑی آنکھیں جاکے  
بولی وہ ہنسی لانی اسوقت میں معافی  
چاہتی ہوں۔ جہاں تھے مجھے ہزاروں  
اُحسان کیے ہیں وہاں اور بھی۔ میرا  
گوشت پوست بھاری ہو اگر تم بھی یہی  
سمجھو! لیکن اسوقت میں اتنا کرتی ہوں  
کہ مجھے تنہا ہی ہلکتا دو! آف اسوقت  
مجھے زیادہ کھنے کی طاقت نہیں! میری  
طبیعت شست ہر مہر اول بیٹھا جا تا تو  
میں ہاتھ جوڑتی ہوں کہ مجھے اکیلا  
چھوڑ دو!“

کونٹ نے خیال کیا کہ ڈچر کے موجودہ  
برتاؤ میں بجز اسکے اور کوئی غیر معمولی  
اور عجیب انگیزات نہیں ہو کہ اسلئے  
کی وجہ سے اُس پر خوف طاری ہے۔  
علاوہ برین کیا وہ یہ نہیں کہ چلی ہو کہ  
میں تمہارے قابو میں ہوں اور اگر تم  
میرے حقوق کی پوری نگہداشت کرو گے  
تو میں جان و مال سے تمہاری لونڈی  
ہوں؟ اس طرح اگر یہ ایسی خوبصورت  
اور حور و ش نازین کو چھوڑ کے جاتے  
ہوئے عشق و محبت کی آگ اُسے  
خاک سیاہ کیے دیتی تھی تاہم اُسے  
یہی مصلحت معلوم ہوئی کہ اسوقت

مینڈ وائل ”اصل یہ ہو کہ تمہاری جب تم نے  
مجھے اس کمرے میں جھپٹا دیا تھا تو مجھے  
خیال ہوا کہ اندر سے دروازہ بند کر لوں  
لیکن ساتھ ہی یہ بھی خیال آیا کہ شاید تمہاری  
مصلحت کے خلاف ہو اور تم خود ہی سب  
کام ہو شیاری سے انجام دے لو گی۔  
بلکہ ابھی میں نے اپنی رائے سنیں کی تھی  
کہ تمہاری ساس دفعہ اندر کھسکیں  
اور وہ بھی اس قدر جلد کہ میں اپنے کو کہیں  
سمجھا نہ سکا۔ اور بجز اسکے جا رہا تھا کہ  
ایک کونے میں دلب رہوں۔ اسے تمہاری  
ساس سنگار میں کی طرف بلکیں (دھمکی)  
معلوم کس غرض سے؟ لیکن مجھے خیال ہوا  
کہ وہ میرا پتہ لگے گی ہیں۔ اب میں اپنی  
جان پر کھیل کے دے پاؤں کھڑکی کی طرف  
جھپٹا۔ لیکن انھوں نے مجھے دیکھ لیا اور  
اسکے بعد جو کچھ گزرا وہ تم قیاس کر سکتی ہو  
ڈچر ہائے اب جان بچنے کی کوئی تدبیر  
نہیں“

مینڈ وائل ”بیاری میری جی نہ چھوڑو!  
جراث سے کام لو!“ یہ کہے وہ پھر اُسے گلے  
لگانے کی غرض سے بڑھیا۔  
لیکن ڈچر نے پھر غصے سے اُسے ہٹا  
دیا۔ اور دفعہ کھڑکی ہو گئی سینے پر ایک  
کپڑا اٹھا کے ڈال لیا۔ چہرے پر کبھی ہوئی

اسکی بات مان لینا ہی بہتر ہے۔  
 مینڈو اگل "میری بھارا حکم میرے  
 سر آٹھوں پر" اور اب چونکہ اُسے  
 صرف ہاتھ ملانا چاہا نہ کر سکے لگنا لہذا  
 ڈچر نے اسی سے اپنا ہاتھ دیدیا اور  
 اُسے آنھوں سے لگا کے اُسے چوم لیا  
 ڈچر اُسے خلو تکرے کے دروازے  
 تک پہنچا آئی۔ اور وہاں سے  
 مینڈو اگل اُسی پرائیوٹ زینے اور

چور دروازے کی راہ سے باہر چلا گیا۔ اسکی  
 مہنجی اُسکے پاس موجود تھی۔  
 دوسرے روز صبح کو سات بجے  
 آٹھ بجے کے درمیان تھارن پری کل  
 مین ایک قیامت خیز تنگاسا اور ہر گھبراہٹ  
 کیونکہ مسٹر کوٹلین اپنے بستر پر  
 پائی گئی۔ یہ پورے قتل عمل کا  
 اور اب تک ایک زبردست چال تھی  
 سینے میں بھٹکا ہوا بجنیسہ موہر تھا



نام کتاب	نام کتاب
خواب کلکتہ - اول و دوم	جذبہ عشق -
دو حصہ مسلمانوں کے طرز	خون ناحق - مترجمہ منشی خلیل الرحمن
معاشرت اور خصوصاً اہم عقد نکاح پر	صاحب - اس میں عنادہ دیگر
مفصل بحث -	مفید مطالب ہونے کے
لعبت فرنگ - مسی بہ افسانہ	سراغ، سامانی پولیس قابل
نادر الحقیقت اس فسانہ پر دلعنوخ	ملاحظہ ہے -
کو کتاب برونز اسٹیجیو باؤنڈریس سے	ولستان - مترجمہ بابور امجدی داس
منشی عدیم النظیم خوش نظر صاحب	صاحب بھارگواس کی ہرولٹری
منشی رام خاں صاحب نے ترجمہ	دیکھنے پر منحصر ہے -
فرمایا اگر کوئی صاحب اسکے عنوان کو	شہید جفا -
ملاحظہ فرمائیں پھر کیا ممکن کہ بغیر	ناول بیتا - درود جلد
تمام کیے کتاب دل کو چین پڑے -	فسانہ لارنس ورتھ - کامل
قصہ حاجی بابا اصفہانی - مترجمہ	الف لیلہ اردو نمبر - بطر ناول
کتاب ایڈوینچر آف دی حاجی بابا	مصنفہ بیڈت رتن ناتھ صاحب
آف اصفہان مصنفہ کپتان موریر	اس میں قصص راتوں کی ترتیب
صاحب مشہور سیاح ممالک ایران	سے نمبر وار درج ہیں - ہر دو جلد
مترجمہ منشی امراؤ مرزا حیرت دہلوی -	ناول اسرار - نیگرو مینس کا ترجمہ
جفا و قاتل - اس میں عاشق کی وفادار	دیگر نو سید -
معشوق کی جفا کے پہلو کو نہایت دلکش	راز عشق -
طریق سے بیان کیا گیا ہے -	گناہ بے لذت - مترجمہ منشی
حجاب عصمت - پرہیز کے معلق کی گئی	خلیل الرحمن صاحب -
تکلم -	سے بگڑے -
آلو کی دم فاختہ -	طویلہ کی بلبلد کے سر - ایک
کلیج کی کھوٹی -	ظریفانہ رنگ کا ڈراما -

